شیخ محمد بن ابراہیم الحمد

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ

اہل سنت وجماعت

القرآن

السنة

مترجم

مولانا عبدالجبار سلفی

نظرثانی وحواشی

ابوخزیمہ محمد حسین ظاہری

مرکز البحوث العلمیہ والدراسات الاسلامیہ

اوکاڑہ - پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

شیخ محمد بن ابراھیم الحمد

عقیدہ

اہل سنت وجماعت

مترجم: مولانا عبدالجبار سلفی

نظر ثانی وحواشی

ابو خزیمہ محمد حسین ظاہری

مؤسس و رئیس

مرکز البحوث العلمیہ والارشادت الاسلامیہ

اوکاڑہ پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

طبع على نفقة
فاعل خير الكويت

ناشر ———— محمد حسین ظاہری
اشاعت دوم ———— فروری 2000ء
تعداد ———— 1100
مطبع ———— موٹروے پریس

[illegible]

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Ph:7351124 - 7230585

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ نمبر
کلمہ شکر	۵
عرض ناشر	۷
تقدیم شیخ ابن باز	۱۱
مقدمہ المؤلف	۱۳
پہلا باب	۱۷
اسلامی عقیدے کا مفہوم	۱۷
عقیدے کی تعریف	۱۷
اصطلاحی تعریف	۱۸
عقیدہ اسلامیہ	۱۹
علم العقیدہ کے موضوعات	۱۹
علم العقیدہ کے اسماء والقاب	۲۰
سنت	۲۱
شریعت	۲۲
ایمان	۲۴
اصول الدین یا اصول الدیانۃ	۲۴
علم الکلام	۲۵
فلسفہ	۲۵
تصوف' الٰہیات	۲۶
ماوراء الطبیعہ	۲۶
تیسری بحث	۲۷
سنت کی تعریف	۲۷
علمائے عقیدے کی اصطلاح	۲۹
جماعت کی لغوی تعریف	۲۹
اہل السنہ والجماعہ وجہ تسمیہ	۳۰
اہل سنت و جماعت کے دوسرے نام	۳۰
اسلامی عقیدے کی خصوصیات	۳۲
ماخذ کی سلامتی	۳۲
عقل سلیم اور فطرت سلیم	۳۴
عقیدہ اہل سنت کی سند رسول اللہ	۳۴
تابعین آئمہ دین سے متصل	۳۴
وضاحت' سہولت بیان	۳۵
اضطراب و تناقض اور اشکال سے سلامتی	۳۵
یہ عقیدہ محالات پیش نہیں کرتا	۳۷
نصرانی اور یہودی عقیدہ	۳۸
نصیری اور خارجی عقائد	۳۹
قمری اور بہائی عقائد	۴۰
نور رسول اللہ حاشہ	۴۰
دوام واستقراء اور اثبات	۴۱
باطل عقائد	۴۲
عقیدہ صحیحہ فتح کا ذریعہ	۴۳
سلامتی اور نجات	۴۳
عمل اور ارادے کی سلامتی	۴۵
لین دین' اخلاق' چال چلن	۴۵
طاقتور جماعت کی تشکیل	۴۶
صحیح علم اور عقیدہ	۴۶
روح' دل اور بدن کے تقاضے	۴۹
عقل اور اعتراف	۵۰
انسانی جذبات کا اعتراف	۵۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکلات کا حل ۵۲
اھلسنت والجماعت کی خصوصیات ۵۳
کتاب وسنت پر اکتفاء ۵۴
اتباع اور ابتداع ۵۶
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ۵۷
توکل علی اللہ ۶۰
دنیاوی فراخی اور زہد ۶۲
خوف امید اور محبت ۶۴
رحم ٗنرمی ٗشدت ۶۷
عدل ۷۰
علمی امانت ۷۱
مرجیہ اور وعیدیہ ۷۴
مسئلہ تکفیر ۷۴
قدریہ اور جبریہ ۷۸
غالی اور گستاخ ۷۹
عقل پرست اور اہل سنت ۸۴
اہل سنت کا توسط واعتدال ۸۷
حکمرانوں کے بارے میں موقف ۹۰
کرامات اولیاء اور اعتدال ۹۶
مسئلہ شفاعت اور عقائد دیوبند ۹۶
اہل سنت اور اہل بدعت کے درمیان فرق ۱۰۳
اہل سنت اصول میں متفق ہیں ۱۰۰
اہل بدعت کی مجالس سے کنارہ کشی ۱۰۶
فرضی مسائل پوچھنے کی مذمت ۱۰۷
جہاد فی سبیل اللہ ۱۱۱
جہاد کی اقسام ۱۱۱

رافضیوں کا طرز عمل ۱۱۹
گمراہ فرقوں کا اہل سنت کے ساتھ معاملہ ۱۱۹
حسن خلق ۱۲۳
محدثین کا جمع احادیث کے سفر کرنا ۱۲۶
قدوۃ الصالحین اور غرباء کون؟ ۱۳۰
فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ ۱۳۱
دعوت الی اللہ پر ثابت قدمی ۱۳۲
محمد بن عبد الوہاب کی خدمات ۱۳۲
اہل سنت ٗتکفیر سے اجتناب ۱۳۹
صحابہ کرام کے متعلق عقیدہ اہل سنت ۱۴۱
مودودی صاحب کی خلافت وملوکیت پر
تنقید (حاشیہ) ۱۴۲
صحابہ کا ایمان معیار اور کسوٹی ہے ۱۴۴
اہل سنت کے عوام گمراہ علماء سے بہتر ہیں ۱۴۵
عقل پرستی کا انجام ۱۴۵
امام شوکانی سے رجوع کرنا ۱۴۸
فلسفیوں کا قریب المرگ اظہار ندامت ۱۴۹
سید انور شاہ کشمیری کا اعتراف حقیقت ۱۵۰
پانچ روزہ پروگرام کی تفصیل (حاشیہ) ۱۵۰
شریعت وطریقت ۱۵۴
حزبی حضرات کی علم دشمنی ۱۵۶
روافض کا طرز عمل ۱۵۸
شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا مشاہدہ ۱۶۰
منہج اہل سنت وجماعت ۱۶۳
خاتمہ ۱۶۴
اہل بدعت کا علمی خیانت کرنا ۱۶۸
دعوت کا آغاز کہاں سے ہو (حاشیہ) ۱۶۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمہ شکر

زیر نظر کتاب "عقیدہ اہل سنت و جماعت" کو اللہ تعالیٰ نے بے حد مقبولیت عطا فرمائی اردو خواں طبقہ میں بہت پذیرائی ہوئی۔ پاکستانی، انڈین احباب نے انتہائی مسرت کا اظہار کیا، نیز کویتی احباب میں بھی خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

چونکہ اردو میں پہلی مرتبہ اس موضوع اور انداز کی کتاب طبع ہوئی خصوصاً اہل سنت و جماعت کے اوصاف و خصائص اور اہل سنت کے اوصاف کے ساتھ دوسرے باطل فرقوں کا تقابلی جائزہ اور حزبیت و حزبی لوگوں کا منہج و کردار اس سے کتاب کے حسن اور مقبولیت میں مزید اضافہ ہو گیا میں نے اس بات پر تفصیلی حاشیہ لکھا تاکہ لوگوں پر حق و باطل واضح ہو جائے اور وہ سچ اور جھوٹ میں بآسانی تمیز کر سکیں اور اس بات سے بخوبی واقف ہو جائیں کہ اہل حق صرف اہل سنت و جماعت (اہل حدیث) ہیں۔

باقی تمام فرقوں کے دعاوی کی حقیقت بھی آشکارا کر دی گئی۔ فللّٰہ الحمد

اس ایڈیشن میں طباعت کی غلطیوں کی تصحیح کر دی گئی ہے اور قرآنی آیات پر اعراب بھی لگا دیئے گئے ہیں تاکہ عوام الناس کو دقت پیش نہ آئے۔

فرمان نبوی ﷺ: ﴿من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ﴾ کو پیش نظر رکھتے ہوئے تمام احباب جنہوں نے اس کتاب کی طباعت کے سلسلے میں اپنے مفید اور قیمتی مشوروں سے نوازا یا مالی تعاون کیا میں دل کی گہرائیوں سے سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت کی کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار کرے۔ آمین

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو مقبول و منظور فرمائے اور میرے لئے، میرے والدین، شیوخ و اساتذہ، بہن بھائیوں اور اہل خانہ و محسنین کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ جاریہ بنادے۔

وهو سميع قريب مجيب ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

ابو خزیمہ محمد حسین ظاہری

مؤسس مدیر

مرکز البحوث العلمیہ

والدراسات الاسلامیہ

اوکاڑا پاکستان

۲۷ جنوری ۲۰۰۰ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

عقیدہ اہل سنت وجماعت کے موضوع پر کئی ایک کتابیں نظر سے گزریں لیکن زیر نظر کتاب اپنے فوائد، ترتیب، معلومات کے اعتبار سے یکسر مختلف معلوم ہوئی چونکہ اس کتاب میں عقیدہ اہل سنت وجماعت کا مفہوم، اس کی خصوصیات اور اہل سنت کے خصائص و اوصاف کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے یہ تمام خوبیاں کسی ایک کتاب میں موجود نہ تھیں مؤلف نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ کتاب کے موضوع کا حق ادا کیا ہے جس قدر اہل سنت کے اوصاف وخصائص اس کتاب میں جمع کر دیئے ہیں شاید کسی اور کتاب میں ایک جگہ نہ مل سکیں۔ اردو زبان میں اس انداز کی کوئی کتاب موجود نہ تھی اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ اردو خواں طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔

اس کے ترجمے کے لئے معروف مترجم مولانا عبدالجبار صاحب سلفی کی خدمات حاصل کی گئیں۔ ترجمہ میں ادبیت، علمیت سلاست و روانی و ترجمانی تمام خوبیاں جمع کر دی گئی ہیں چونکہ کتاب اپنے عنوان کے لحاظ سے نہایت اہم ہے اس لئے کوشش کی گئی کہ اس پر حواشی لکھ کر اس کی اہمیت کو مزید اجاگر کیا جائے لہٰذا وضاحتی نوٹس لکھ کر برصغیر پاک وہند میں پائے جانے والے عقائد و نظریات کا اہل سنت کے عقائد و نظریات کے ساتھ تقابل بھی پیش کر دیا گیا تاکہ متلاشی حق اور قاری، حقیقت حال سے مکمل واقفیت حاصل کر لے اور باطل و گمراہ فرقوں اور غلط عقائد و نظریات سے اجتناب کرے اور حق کو اپنا کر دنیا و آخرت سنوار لے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلف صالحین، متاخرین اور معاصرین اہل علم نے ہمیشہ عقیدہ کی اہمیت پر زور دیا اور عوام الناس کو اس کی دعوت تحریر و تقریر، زبان و قلم سے ہمیشہ دیتے رہے۔
گو اہل حق ہمیشہ قلیل تعداد میں رہے لیکن انہوں نے حق بات لوگوں تک پہنچانے میں کسی خوف و خطرہ، لعنت، ملامت کی پروا نہیں کی اور نہ ہی مداہنت سے کام لیا یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق یہ ہمیشہ حق پر قائم رہیں گے کوئی ان کا بال بیکا بھی نہ کر سکے گا اور یہی فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ ہے۔

اس کی مکمل تفصیل آپ کو اس کتاب میں ملے گی۔ میں یہاں ایک حوالہ پر ہی اکتفا کروں گا چونکہ برصغیر میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ سے عقیدت و محبت کا اظہار تقریباً تمام فرقے کرتے ہیں جبکہ حنفی حضرات بطور خاص ان کے ساتھ اپنا تعلق ظاہر کرتے ہیں بلکہ بریلوی حضرات ان کے نام کی نذر و نیاز اور گیارہویں بھی دیتے ہیں اور انہیں پکارتے ہیں اور پوجتے ہیں اور اللہ کی بجائے ان سے مانگتے ہیں کہ "یاشیخ عبدالقادر شیئا للہ" اس حد تک شرک کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ جبکہ شیخ ان تمام عقائد و نظریات سے بری الذمہ ہیں۔ وہ اپنی مشہور و معروف تصنیف میں تمام فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "واما الفرقة الناجية وهي اهل السنة وقد بينا مذهبهم" ان سب میں نجات پانے والا فرقہ اہل سنت و جماعت کا ہے اور مذہب و اعتقاد اہل سنت کا اوپر بیان ہو چکا ہے۔ مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "وما اسمهم الا اصحاب الحديث واهل السنة على ما بينا" (کہ جو نام اہل بدعت اس فرقے کے رکھتے ہیں) یہ کوئی نام اس فرقے کے نہیں ہیں اگر نام ہے تو اصحاب حدیث و اہل سنت ان کا نام ہے۔ (غنیۃ الطالبین، عربی اردو۔ مترجم محبوب احمد۔ ناشر مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور۔ ص ۱۵۱، ۱۵۲) جبکہ حنفیہ کو مرجیہ میں شمار کرتے ہیں۔ دیکھیں ص ۱۴۲۔

معلوم ہوا کہ اہل سنت و جماعت فقط اہل حدیث ہیں ان کے علاوہ جن فرقوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے نام کے ساتھ اہل سنت لگایا ہے وہ نہ تو اہل سنت ہیں اور نہ ہی ان کے عقائد کو اپنائے ہوئے ہیں بلکہ برصغیر میں تو کوئی حقیقی حنفی بھی موجود نہیں چونکہ حنفیت کے تمام دعوے دار وحدت الوجود کے قائل ہیں جبکہ حنفی مذہب میں وحدۃ الوجود کا کوئی وجود نہیں پایا جاتا۔ اس کی مختصر وضاحت حواشی میں کردی گئی ہے۔

یہ کتاب اہل سنت وجماعت کے عقائد و نظریات اور خصوصیات کو جاننے کے لئے ممد و معاون ثابت ہوگی۔ان شاءاللہ

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں عقیدہ اہل سنت وجماعت کو سمجھنے اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو لوگ اس سے محروم ہیں انہیں اس عقیدہ حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالی ہماری اس کوشش کو مقبول و منظور فرمائے اور میرے لئے، میرے والدین، شیوخ و اساتذہ، بہن بھائیوں اور اہل خانہ و محسنین کے لئے صدقہ جاریہ بنادے۔

وهو سميع قريب مجيب ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

ابو خزیمہ محمد حسین ظاہری

مؤسس و رئیس

مركز البحوث العلمية

والدراسات الاسلامية

اوکاڑا پاکستان

یکم دسمبر ۱۹۹۹ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ

امابعد

میں اپنے محترم بھائی فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم الحمد کی تصنیف پر مطلع ہوا جو اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو خصوصی طور پر عنایت کردہ نافع علم اور عمل صالح اور ان کے اخلاق کریمہ کے بیان پر مشتمل ہے۔ انہوں نے اس مبارک کتاب کا نام رکھا ہے۔

"عقیدہ أهل السنة والجماعة مفهومها، خصائصها وخصائص اهلها"

میں نے اس کتاب کو اہل سنت کے عقائد اور ان کے اخلاق کی وضاحت کے معاملے میں بہت مستحکم، معتدل اور مفید پایا ہے۔

اللہ رب العزت ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے اجر کو دوگنا فرمائے اور ہمیں اور انہیں خاص طور پر نفع مند علم اور صالح عمل سے آراستہ فرمائے۔ اس کتاب کی عظیم افادیت اور اہمیت نیز اہل سنت کے اوصاف واحوال کی خوبی بیان کے پیش نظر میں ہر پڑھنے سننے والے مسلمان کو اس کے مطالعے اور اس سے استفادے کی وصیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے استدعا ہے کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو نفع مند علم اور عمل صالح کا پابند بنائے اور مسلمان حکمرانوں کو دین کی سمجھ عطا فرمائے اور سب کو آزمائش کے وقت پھسلنے سے بچائے۔ کیوں کہ وہ بہت قریب اور سننے والا ہے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتی اعظم سعودی عرب رئیس

مجلس کبار العلماء

ومرکز البحوث العلمیہ ودار إفتاء

۹/۵/۱٤۱۵ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا، اما بعد

اسلامی عقیدے کی تعلیم و تفہیم اور اس کی طرف دعوت دینا ہر دور کا اہم فریضہ ہے۔ کیونکہ اعمال کی قبولیت عقیدے کی صحت پر موقوف ہے۔ اور دنیا و آخرت کی خوش نصیبی اسے مضبوطی سے تھامنے پر منحصر ہے اور اس عقیدے کے جمال و کمال میں نقص یا خلل ڈالنے والے ہر قسم کے امور سے بچنے پر موقوف ہے۔ اور عقیدہ اسلامیہ جو کہ عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ کی صورت میں آپ کے سامنے ہے یہ وہ صحیح عقیدہ ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا۔ اور یہ عقیدہ انبیاء و مرسلین اور قیامت تک کے داعیان اسلام و مصلحین امت کا عقیدہ ہے۔

اور اس عقیدہ کی طرف دعوت دینے کا طریق کار یہ ہے کہ اس کی راہیں واضح و آشکارا کی جائیں۔ اور اس کی خوبیاں پھیلائی جائیں۔ اور اس کے خصائص اور اس کے حاملین کے اوصاف اجاگر کئے جائیں۔

اور متشددین و مبطلین کی کج روی اور ان کے غلو کی نشان دہی اور اس کا رد کیا جائے تاکہ سبیل اور دلیل واضح اور آشکارا ہو جائے اور ان پر حجت قائم ہو جائے اور معتدل راستہ روشن ہو جائے۔ یہ طریق کار لوگوں میں اس عقیدے کو محبوب بنا دے گا۔ اور انہیں اس طرف متوجہ کرنے کا باعث ہوگا۔ اس کے حاملین کو اسے مضبوطی سے تھامنے اور اس پر پہرہ دینے میں مدد و معاون ثابت ہوگا ۔ ہم ایک ایسے دور میں ہیں جس میں ہوا پرستی یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خواہش پرستی عام ہے۔اور مختلف قسم کی گمراہیاں پھیل چکی ہیں۔ ہر کوئی اپنی بدعات کو رائج کررہاہے اور باطل کی طرف دعوت دے رہاہے۔اور اسے حق کا لبادہ اوڑھا رہا ہے۔ اور اسے حسین کلام کی صورت میں پیش کررہاہے۔ تاکہ نوخیزوں کے دل اس کی طرف مائل ہوجائیں اور کچی عقل رکھنے والے نوجوانوں کے کان اس کی طرف متوجہ ہوں اور وہ انہیں رشد وہدایت اور راہِ حق سے بھٹکا سکے۔اس صورت حال میں اسلاف کرام کی پیروی کرنے والے اہل السنۃ والجماعۃ پر لازم ہے کہ وہ آواز حق بلند کریں اور لوگوں میں اپنا عقیدہ پھیلائیں تاکہ ازلی خوش نصیب کو اللہ تعالی ہدایت دے اور جو کوئی مرے تو دلیل دیکھ کر مرے اور جو زندہ رہے تو دلیل سے زندہ رہے۔

انسان کو جس وقت کفار وملحدین کے راستے اور مومنین کے راستہ میں فرق نظر آجائے تو وہ ہدایت اور گمراہی، روشنی اور اندھیرے کے درمیان زمین و آسمان کا فرق محسوس کرے گا۔ کیونکہ چیزیں اپنے متضاد سے پہچانی جاتی ہیں۔اور کسی چیز کے حسن کو اس کی ضد ہی دوبالا کرسکتی ہے۔ (مثلاً سفید کی ضد سیاہ۔ سردی کی ضد گرمی۔ روشنی کی ضد اندھیرا۔ خوبصورت وحسین کی ضد بدصورت وقبیح وغیرہ) بنابریں میں نے اپنی کم مائیگی کے باوجود یہ صفحات لکھے ہیں۔ان کا عنوان ہے۔

"عقیدہ أهل السنة والجماعة مفهومها، خصائصها وخصائص أهلها"

یعنی اہل سنت وجماعت کا عقیدہ، اس کا مفہوم، اس کی خصوصیات، اس کے حاملین کے اوصاف وخوبیاں۔

اس بحث اور مقالے کا دائرہ اس مقدمے کے بعد دو ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پہلا باب

اسلامی عقیدے کا مفہوم اور اس کی خصوصیات: اس کے تحت دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل: اسلامی عقیدے کا مفہوم۔ اس کے تحت تین مباحث ہیں۔

پہلی بحث: عقیدے کی تعریف

دوسری بحث عقیدے کے علم کے القاب اور نام یعنی علم العقیدہ کے مجوزہ نام اور القاب۔

تیسری بحث اہل سنت و جماعت کی اصطلاحات۔

دوسری فصل اہل سنت و جماعت کے عقیدے (اسلامی عقیدے کی) خصوصیات۔

دوسرا باب

اہل سنت و جماعت کی خصوصیات۔ یہ باب ان خصائص و اوصاف پر مشتمل ہے جو اہل السنۃ والجماعۃ کو دوسروں سے ممتاز کرتا ہے۔

خاتمہ

اور یہ مشتمل ہے ان دلائل کے خلاصے پر جو اس مقالے میں آ چکے ہیں یاد رہے یہ مقالہ متقدمین اور متاخرین اسلاف کے اقوال کا مجموعہ ہے۔

اس مجموعے میں جو حق ہے وہ محض اللہ کے فضل سے ہے اور جو بات خلاف حق اور غلط بات ہو تو وہ راقم الحروف کی طرف سے ہے اور شیطان اور نفس امارہ کی طرف سے جو ہر وقت برائی کی طرف آمادہ رہتا ہے۔

اور آخر میں اللہ رب العزت سے اس کے اسمائے حسنیٰ اور صفات علیا کے ذریعے سوال کرتا ہوں کہ وہ اس کاوش کو نفع مند بنائے اور اسے اپنی بزرگ و برتر ذات کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالص کر دے اور اپنے مقدس رسول سیدنا محمد ﷺ کے طریقے کے مطابق بنائے۔

اس کے ساتھ ساتھ میں ہر اس شخص کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے اس مقالے کی تیاری میں میرے ساتھ تعاون کیا ان میں سے خاص طور پر والد محترم جناب علامہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز جنہوں نے اس مقالے کو کمال مہربانی سے سنا اور اس پر تعلیق وتقدیم لکھ کر میری کاوش کو عزت بخشی۔ اللہ ان کو بہترین جزا عطا فرمائے اور ان کا اجر وثواب زیادہ کرے اور ان کی عمر و علم میں برکت دے۔

اس کے ساتھ میں اپنے معزز بھائی شیخ سلیمان بن ناصر العلوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کو پڑھا اور چھاپنے کا مشورہ دیا۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

اور میں اس کتاب کے ہر قاری سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے استدراکات وملاحظات کے ذریعے میری مدد فرمائے۔ اس کو میری طرف سے ہدیہ دعا شکریہ پہنچے گا کیوں کہ آدمی بذات خود کچھ بھی نہیں اور اپنے بھائیوں کی نصرت سے بہت ہوتا ہے۔ اور سب مسلمان ہاتھوں کی طرح ہیں جو ایک دوسرے کو دھوتے ہیں۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ علی نبینا محمد والہ وصحبہ اجمعین

محمد بن ابراهیم الحمد زلفی

۲۸/۲/۱۴۱۵ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا باب

اسلامی عقیدے کا مفہوم اور اس کی خصوصیات: اس کے تحت دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل: اسلامی عقیدے کا مفہوم

دوسری فصل: اسلامی عقیدے کی خصوصیات: جو کہ اہل السنۃ والجماعۃ کا ہے۔

پہلی فصل

اسلامی عقیدے کا مفہوم

اس کے تحت تین مباحث ہیں۔

پہلی بحث: عقیدے کی تعریف

دوسری بحث: علم العقیدے کے نام اور القاب

تیسری بحث: اہل السنۃ والجماعۃ کی اصطلاحات۔

پہلی بحث: عقیدے کی تعریف

اول: عقیدے کی لغوی تعریف

لفظ عقیدہ

لفظ عقیدہ عقد سے ماخوذ ہے اور یہ جوڑنے اور سختی سے باندھنے کو کہتے ہیں۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کا مفہوم ادا کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ احکام (مضبوط کرنا) ابرام (پختہ) تماسک (پکڑنا) مراصۃ (سیسہ پلائی دیوار کی طرح مضبوط) توثق (پختہ)۔

یمین مؤکد اور عہد پر عقد کا اطلاق کیا جاتا ہے نیز بیع وشراء پر بھی عقد کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس لازمی عقد کے ذریعے خریدنے اور بیچنے والے کے درمیان ربط ہو جاتا ہے۔ ایک کپڑے کے باندھنے کو بھی عقد کہتے ہیں۔ اور اسی سے **عقد الازار** ۔ چادر باندھنا ہے۔ کیونکہ اسے مضبوطی سے باندھا جاتا ہے[1]

دوم: اصطلاح میں عقیدہ کی تعریف

اصطلاح عام میں عقیدے کا اطلاق پختہ ذہن پر کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ ذہن حق پر ہو یا باطل پر ہو اگر ذہن جازم کا حکم صحیح ہو تو عقیدہ صحیح ہوگا جیسے اللہ رب العزۃ کی واحدائیت پر مسلمانوں کا اعتقاد۔ اگر ذہن جازم کا حکم باطل ہو تو عقیدہ بھی باطل ہوگا۔ جیسے عیسائیوں کا عقیدہ کہ اللہ تینوں میں تیسرا ہے[2] اور اسی طرح اس کا اطلاق ایمان جازم اور قطعی حکم پر ہوتا ہے جس میں کسی قسم کا شک نہ ہو اور اس سے مراد وہ ہے جس پر انسان ایمان رکھتا ہے اور اس کا دل اس پر جم جاتا ہے اور اسے باندھ لیتا ہے۔ اور اسے مذہب بنا لیتا ہے۔ اور اسے بطور دین اپنا لیتا ہے۔ قطع نظر اس بات کے کہ وہ صحیح ہو یا غلط[3]

---

[1] معجم مقاییس اللغۃ لابن فارس ۸۶/۴-۹۰۔مادہ **عقد**، ولسان العرب ۲۹۶/۳-۳۰۰ والقاموس المحیط ۳۸۳،۳۸۴

[2] چونکہ عیسائی تین معبود مانتے ہیں اللہ، عیسیٰ اور مریم علیہما السلام۔

[3] مباحث عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ للشیخ ناصر العقل ص ۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوم: عقیدہ اسلامیہ

عقیدہ اسلامیہ اللہ رب العزۃ اور اس کے فرشتوں، رسولوں اور اس کی کتابوں پر اور آخرت کے دن اور اچھی یا بری تقدیر پر پختہ ایمان رکھنے سے عبارت ہے۔ اور اس چیز پر من وعن ایمان رکھنے کا نام ہے جو قرآن کریم اور سنت صحیحہ میں مذکور ہو اس کا تعلق اصول دین سے ہو یا اوامر ونواہی سے یا خبروں سے اور اس پر سلف صالحین کرام کا اجماع ہو۔ اور یہ عقیدہ نام ہے اس حقیقت کا کہ حکم، امر، تقدیر اور شرع میں اپنے آپ کو اللہ کے سامنے جھکا دینا اور اس کے رسول کی اطاعت اور اتباع اور اسے ہر جھگڑے میں فیصل تسلیم کر لینا۔[1]

چہارم: علم العقیدہ کے موضوعات

اہل السنۃ والجماعۃ کے مفہوم کے مطابق عقیدہ اسم علم ہے اس علم کا جو پڑھایا جاتا ہے اور وہ توحید، ایمان، امور غیب، نبوات، قضاء، قدر، اخبار اور احکام قطعیہ کے تمام اصول وقواعد کے تمام پہلوؤں کو محیط ہے۔

اور عقیدہ اپنے متعلقہ ان امور کو بھی شامل ہے جن پر سلف صالحین کرام نے اتفاق کر لیا ہے مثلاً ولاء اور براءت، یعنی دوستی اور لاتعلقی اور احترام صحابہ اور احترام امہات المؤمنین رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

اور اس میں کفار ومبتدعین اور تمام ادیان وفرق اور ھوی پرستوں (نفسانی خواہش پرستوں) کا رد نیز باطل مذاہب اور گمراہ فرقوں کا ابطال اور ان کے متعلق موقف وغیرہ عقیدہ کے مباحث داخل ہیں۔[2]

---

[1] حوالہ مذکور دیکھیں مباحث عقیدہ ص ۹

[2] حوالہ مذکورہ ص ۹، ۱۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دوسری بحث

علم العقیدہ کے اسماء والقاب

اول: اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک علم عقیدہ کے القاب اور اسماء[1]

اہل السنۃ والجماعۃ کے ہاں علم عقیدہ کے القاب اور اسماء ہیں جو اس کے مترادفات بھی ہیں اور اس پر دلالت بھی کرتے ہیں۔ ان میں چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ عقیدہ

عقیدہ جیسا کہ ابھی گزرا اور اعتقاد اور عقائد کو کہا جاتا ہے سلف صالحین کا عقیدہ، اہل السنۃ والجماعۃ اور اہل حدیث کا عقیدہ اور وہ کتابیں جو اس لقب کا استعمال کرتی ہیں وہ یہ ہیں۔

شرح اصول اعتقاد اهل السنه والجماعة لا لکائی ت۴۱۸ھ اور عقیده السلف اصحاب الحدیث للصابونی ت۴۴۹ھ اور اعتقاد للبیهقی ت۴۵۸ھ حواله مذکوره ص ۹-۱۰

---

[1] دیکھیں۔مباحث فی عقیدة اهل السنة والجماعة ص ۱۰،۱۱ و مفهوم اهل السنة والجماعة عند اهل السنة والجماعة دکتور ناصر العقل، ومقدمات فی الاعتقاد للشیخ ناصر القفاری ص ۵،۱۱ ومقالة للشیخ عثمان جمعة ضمیریة فی مجلة البیان عدد ۵۴ ص ۱۹ وعدد ۵۵ ص ۱۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲- توحید

اردو وحد یوحد توحیدا کا مصدر ہے۔ یعنی کسی چیز کو ایک بنانا۔ لغت میں توحید کا معنی ہے اس بات کا حکم کہ چیز ایک ہے۔ اور اصطلاح میں اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی کو ربوبیت، الوہیت، اسماء وصفات میں وحدہ لا شریک جاننا اور یہ نام اس قبیل سے ہے جو کسی چیز کے اعلی مباحث کی وجہ سے تجویز کیا جاتا ہے یا تغلیبا بولا جاتا ہے جو دیگر کتب اس عقیدے پر لکھی گئی ہیں اور ان میں یہ نام ذکر کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱- کتاب التوحید من صحیح البخاری۔ جو امام بخاری کی جامع صحیح میں ہے۔

۲- کتاب التوحید ومعرفۃ اسماء اللہ عزوجل وصفاتہ علی الاتفاق والتفرد ابن مندہ ت ۳۹۵ھ

۳- کتاب اعتقاد التوحید لابی عبداللہ محمد بن خفیف ت ۳۷۱ھ

۴- کتاب التوحید لامام محمد بن عبدالوہاب ۱۲۰۶ھ

۵- کتاب التوحید مولفہ امام ابن خزیمہ [1]

۳- السنۃ

لغت عرب میں طریقہ اور سیرت کو سنت کہتے ہیں۔ البتہ شرع شریف میں اس کا اطلاق مختلف معانی پر ہوتا ہے۔ اس لئے یہ اپنے موضوع کی تبدیلی سے مختلف معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا اطلاق علم حدیث پر ہوتا ہے اور مباح وغیرہ پر بھی ہوتا ہے۔ علم عقیدہ کو سنت کا نام دینے کا سبب اس کے متبعین کا اپنے آپ کو سنت رسول اور سنت صحابہ کا پابند کر لینا ہے۔ اس بنا پر یہ نام اہل سنت کا شعار بن گیا۔ جس طرح کہا جاتا ہے سنت اور

---

[1] تعلیقات سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز اثابہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعت۔ یعنی تضاد بولتے وقت۔ اور اسی طرح کہا جاتا ہے یہ بھی صحیح ہے یا اہل سنت اور شیعہ اور اس علم پر علمائے کرام نے کتابیں لکھیں اور ان کا نام "کتب السنۃ" رکھا

ان میں سے چند مشہور کتابوں کے نام ذیل میں دیئے جارہے ہیں۔

۱-کتاب السنۃ۔ للامام احمد بن حنبل الشیبانی ت ۲۴۱ھ

۲-السنۃ۔ للامام اثرم ت ۲۷۳ھ

۳-السنۃ۔ للامام ابوداؤد السجستانی ت ۲۷۵ھ

۴-السنۃ۔ للامام ابن ابی عاصم ت ۲۱۱ھ

۵-السنۃ۔ للامام عبداللہ بن احمد بن حنبل ت ۲۹۰ھ

۶- السنۃ۔ للامام خلال ت ۳۱۱ھ

۷- السنۃ۔ للامام عسال ت ۳۴۹ھ

۸-شرح السنۃ۔ لابن ابی زمنین ت ۳۹۹ھ

۴-شریعت

کہا جاتا ہے کہ الشریعۃ والشرعۃ اور یہ نام ان احکام پر بولا جاتا ہے جو اللہ نے دین میں جاری کیے اور ان پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ مثلاً نماز، روزہ، حج اور زکوۃ۔

اور شریعت کا لفظ شرعۃ سے مشتق ہے اور یہ سمندر کے کنارے کو کہتے ہیں اور اسی قبیل سے اللہ رب العزۃ کا یہ فرمان ہے :

﴿لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنھاجا﴾ (سورۃ مائدۃ ۴۸)

اس آیت کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ الشرعۃ: الدین، المنھاج: الطریق[1]

---

[1] دیکھیں معجم مقاییس اللغۃ مادہ شرع ۳/۲۶۲-۲۶۳ ولسان العرب ۸/۱۷۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

معلوم ہوا کہ شریعت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ہدایت کے طریقوں سے مشروع قرار دی اور ہدایت کے عظیم راستے ایمان اور عقیدہ کے مسائل ہیں۔ اور شریعت کا لفظ بھی لفظ سنت کی طرح متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً۔

ا اس کا اطلاق ان عملی اور علمی امور پر کیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائے۔

ب اور اس کا اطلاق ان مخصوص احکام پر بھی کیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ ہر نبی کو اس کی امت کے لئے دوسرے نبی کی آمد تک دیتا ہے اور وہ حسب ضرورت بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً: عبادات، معاملات، کی تفصیلات۔ اسی بنا پر کہا جاتا ہے دین اپنے اصل کے اعتبار سے ایک ہے اور شریعتیں متعدد ہیں۔

ج اور بسا اوقات اس کا اطلاق ان امور پر کیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں کے لئے جاری فرمائے مثلاً: اصول اعتقاد، اطاعت، نیکی۔ یہ ایک نبی کی دعوت سے دوسرے نبی کی دعوت تک نہیں بدلتے۔ رب العزۃ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿شرع لکم من الدین ما وصّی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصّینا بہ ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ﴾ (سورۃ الشوریٰ: ۱۳)

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہی شریعت مقرر کردی ہے جس کے قائم کرنے کا حکم اس نے نوح علیہ السلام کو دیا تھا اور جو ہم نے بذریعہ وحی تیری طرف بھیجی اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو دیا تھا۔

اور اس کا اطلاق خصوصاً ان عقائد پر کیا جاتا ہے جو اہل سنت ایمان کے طور پر اپناتے ہیں۔ تو انہوں نے اپنے اصول اعتقاد کا نام شریعت رکھ لیا۔ عقیدے سے تعلق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنے والی کتابوں میں اس نام کی کتاب الشریعۃ ہے جو علامہ آجری ت ۳۶۰ھ نے تحریر فرمائی ہے۔

۵- الایمان

عقیدے کے علم پر اسم ایمان کا اطلاق بھی کیا جاتا ہے اور وہ تمام اعتقادی امور پر مشتمل ہوتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله ﴾ (سورۃ مائدۃ: ۵) اور جو شخص ایمان سے منکر ہوا اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

یہاں ایمان سے مراد توحید[1] ہے اور عقیدے کے متعلق لکھی جانے والی کتابوں میں اس نام کی کتاب "کتاب الایمان" امام ابو عبید القاسم اور کتاب الایمان امام ابن مندہ نے بھی لکھی ہے۔

۶- اصول الدین یا اصول الدیانۃ

ارکان اسلام اور ارکان ایمان اور تمام اعتقادی امور، اصول الدین کہلاتے ہیں۔

عقیدے پر لکھی جانے والی کتب میں اس نام کی کتاب "الابانۃ عن اصول الدیانۃ" مؤلفہ ابو الحسن اشعری ت ۳۲۴ھ اور "اصول الدین" مؤلفہ امام بغدادی ت ۴۲۹ھ ہے اور بعض علماء نے تنبیہ کی ہے کہ یہ نام جائز نہیں اور دین کو اصول و فروع میں تقسیم کرنا ایک جدید امر ہے۔ یہ بات سلف صالحین کے دور میں نہ تھی۔ انہوں نے کہا ہے کہ اسے تقسیم میں مقید نہ کیا جائے۔

---

[1] دیکھیں: الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم دکتور سلیمان القرعاوی ص ۱۸۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور بسااوقات اس کے غلط اثرات بھی پڑ سکتے ہیں۔ اسلام سے ناواقف آدمی یا اسلام میں داخل ہونے والا انسان اعتقاد رکھ سکتا ہے کہ دین میں فروعات بھی ہیں جو نہ بھی اپنائی جائیں تو خیر ہے۔ یا کہا جائے گا کہ دین میں مغز اور چھلکے ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ بہتر ہے کہ عقیدہ یا شریعت کہا جائے یا مسائل علمیہ اور عملیہ یا علمی اور عملی باتیں۔[1]

دوم: علم العقیدہ کے وہ القاب اور اسماء جو اہل السنۃ والجماعۃ کے علاوہ باقی فرقوں کے ہاں متعارف ہیں[2]

۱۔ علم الکلام

متکلمین کے سب فرقوں کے ہاں اس کا اطلاق عقیدے پر کیا جاتا ہے۔ جیسے معتزلہ، اشاعرہ وغیرہ۔ اور یہ نام غلط ہے کیوں کہ علم کلام کا مصدر انسانوں کی عقلیں ہیں اور یہ علم ہندوؤں اور یونانیوں کے فلسفے پر مبنی ہے جب کہ توحید کا منبع وحی الٰہی ہے۔

علم کلام حیرانی، اضطراب، جہالت اور شک کے سوا کچھ نہیں۔ اس لئے اسلاف کرام نے اس کی مخالفت کی ہے۔ جبکہ توحید، علم و یقین اور ایمان سے عبارت ہے۔ علم الکلام اس مقدس علم کے ساتھ منسلک ہی نہیں کیا جا سکتا ہے۔ چہ جائیکہ اس پر اس کا نام رکھا جائے۔

۲۔ فلسفہ

اور یہ اصطلاح بھی علم توحید و عقیدہ پر غلط طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ مزید برآں علم توحید

[1] دیکھیں کتاب تبصیر اولی الالباب ببدعة تقسیم الدین الی قشر ولباب للشیخ محمد بن احمد بن اسماعیل المقدم

[2] دیکھیں مباحث فی عقیدہ اہل السنة ص ۱۱ ومقدمات فی الاعتقاد ص ۵،۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعقیدہ پر اس کا اطلاق ناجائز ہے کیونکہ فلسفہ کی بنیاد اوہام، فضولیات اور خیالی عقلیات اور خرافات پر ہے۔

۳۔ تصوف

بعض صوفیاء، مستشرقین اور فلاسفہ اس کا اطلاق علم عقیدہ وتوحید پر کرتے ہیں یہ اطلاق بھی بدعت ہے کیونکہ اس کی بنیاد صوفیاء کی اعتقادی خرافات اور صوفیانہ گورکھ دھندے پر ہے۔ (جس کو نہ سمجھے اللہ کرے کوئی)

۴۔ الٰھیات

یہ نام متکلمین، مستشرقین اور فلاسفہ کے ہاں مشہور ہے وہ اس کو علم اللاھوت بھی کہتے ہیں۔

مغربی یونیورسٹیوں میں اس کے شعبہ جات بھی ہیں اور وہ الدراسات اللاہوتیہ کے نام سے مشہور ہیں۔

۵۔ المیتافزیقیا (ماوراء الطبعیۃ)

یہ نام فلسفیوں اور مغربی سکالروں اور ان مقلدین میں مشہور ہے اور سب لوگ جس مذہب کے متعلق اعتقاد رکھتے ہیں اسے اختیار کرتے ہیں اور اسی کا نام دین اور عقیدہ رکھ لیتے ہیں۔ لیکن جب مطلقاً اسلامی عقیدے کا لفظ بولا جائے گا تو مراد اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہوگا کیوں کہ یہ عین اسلام ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے بطور دین پسند فرمایا۔

اور جو عقیدہ اسلاف کے عقیدے کے مخالف ہوگا وہ اسلام میں شمار نہیں کیا جائے گا اگرچہ اس کی نسبت اسلام کی طرف ہی کی جاتی ہو بلکہ یہ عقیدے ان کے موجدین کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طرف منسوب کیے جائیں گے۔

اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے اور بسا اوقات بعض سکالر، جغرافیائی یا تاریخی نسبت سے یا محض دعوی سے متاثر ہو کر اسے اسلامی لکھ دیتے ہیں۔ لیکن تحقیق کے لئے وقت اسے کتاب و سنت پر پیش کیا جائے گا جو اس کے موافق ہو گا وہ حق ہو گا۔ اور وہ دین اسلام میں شمار ہو گا اور جو عقیدہ کتاب و سنت کے خلاف ہو گا وہ اس کے قائل کی طرف رد کر دیا جائے اور اسی کی طرف اس کی نسبت کی جائے گی۔

تیسری بحث

اہل سنت و جماعت کی اصطلاحات

اول: سنت کی تعریف

لغت میں سنت سے مراد طریقہ اور سیرت ہے۔ لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے مشہور قصیدے میں کہتے ہیں۔

من معشر سنت لهم اباء هم
ولكل قوم سنة وامامها[1]

اس گروہ سے جن کے آباؤ اجداد نے ان کے لئے طریقہ جاری کر دیا اور ہر قوم کے لئے طریقہ اور اس کا امام ہوتا ہے۔

---

[1] دیوان لبید بن ربیعہ ص ۱۷۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا شاعر کہتا ہے:

رب وفقني فلا اعدل عن

سنن الساعين في خير سنن

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں بہترین طریقوں میں کوشاں رہنے والوں کے راستے سے نہ ہٹوں۔

ابن منظور کہتے ہیں السنۃ سے مراد سیرت ہے خواہ اچھی ہو یا بری ہو۔

خالد بن عتبہ الھذلی کہتا ہے:

فلا تجزعنْ من سيرة انت سرتها

فاول راض سنة من يسيرها[1]

اپنے اختیار کردہ طریقے سے مت گھبرا کیوں کہ جو پہلے کسی راستے پر چلتا ہے وہی اس راستے سے پہلا خوش ہونے والا ہوتا ہے۔

علمائے عقیدہ کی اصطلاح میں سنت کی تعریف

علمائے عقیدہ کی اصطلاح میں سنت سے مراد وہ طریقہ ہے جسے علم واعتقاد اور قول وعمل کے اعتبار سے رسول مقبول ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے اپنایا اور یہ وہ سنت ہے جس کی اتباع واجب ہے۔ اور اس کے حاملین کی تعریف کی جاتی ہے اور اس کے مخالفین کی مذمت کی جاتی ہے۔ اور سنت کا اطلاق عبادات، اعتقادات کے طرق پر کیا جاتا ہے۔

---

[1] لسان العرب ۲۲۵/۱۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اس کے متضاد امور پر بدعت کا اطلاق کیا جاتا ہے[1] اس لئے کہا جاتا ہے فلاں اہل سنت ہے یعنی سیدھے اور پسندیدہ راستے پر چلنے والوں میں سے ہے[2]

دوم: جماعت کی تعریف

جماعت کی لغوی تعریف

جماعت کا لفظ جمع کے مادہ سے ہے اور وہ جمع، اجماع اجتماع کے گرد گھومتا ہے۔ اور یہ لفظ تفرق کا متضاد ہے۔ ابن فارس کہتا ہے: "الجیم والمیم والعین اصل واحد"۔ کہ جیم، میم اور عین ایک اصل ہے اور کسی چیز کے ملنے پر دلالت کرتا ہے کہا جاتا ہے "جمعت الشیء جمعاً[3] کہ میں نے کوئی چیز جمع کی۔

علماء عقیدہ کی اصطلاح میں جماعت کی تعریف

علماء عقیدہ کی اصطلاح میں جماعت سے مراد اسلاف امت ہیں۔ ان سے مراد صحابہ کرام اور تابعین عظام اور قیامت تک آنے والے علماء دین ہیں جو نیکی اور تقوی میں ان کی پیروی کرنے والے ہیں اور وہ کتاب وسنت پر مبنی حق صریح پر متفق ہو گئے ہیں۔[4]

۱۔ ابحاث فی عقیدہ اہل السنۃ ص ۱۳

۲۔ لسان العرب ۳/۲۲٦

۳۔ معجم مقاییس اللغۃ ۱/ ٤۷۹ مادۃ جمع

٤۔ شرح العقیدۃ الواسطیہ للشیخ محمد خلیل هراس ص ٦۱ تحقیق علوی الفاطمی وشرح العقیدۃ الطحاویۃ ص ۳۸۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سوم: اہل السنۃ والجماعۃ اور ان کے نام کی وجہ تسمیہ

اہل سنت والجماعۃ: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس چیز پر عمل پیرا ہوئے جس پر نبی کریم ﷺ اور ان کے صحابہ تھے اور وہ رسول کریم ﷺ کے طریقے کو مضبوطی سے تھامنے والے تھے۔ اور وہ صحابہ کرام اور تابعین اور ان کی پیروی کرنے والے آئمہ ہدایت ہیں۔ اور یہی لوگ ہدایت پر قائم رہے۔ اور وہ ہر جگہ اور ہر وقت ابتداع (بدعات) سے بچتے رہے اور وہ قیامت تک باقی رہیں گے اور غالب رہیں گے[1] ان شاء اللہ

وجہ تسمیہ یعنی اس نام کی وجہ اور سبب

ان کے اس نام کی وجہ یہ ہے کہ وہ ظاہر اور باطن، قول و عمل اور اعتقاد میں سنت نبوی پر اکٹھے ہیں اور ان کی نسبت سنت نبوی کی طرف ہے۔[2]

چہارم: اہل السنۃ والجماعۃ کے دوسرے نام

اہل السنۃ والجماعۃ کے دوسرے نام بھی ہیں جن سے وہ متعارف ہیں[3] ان میں سے

۱- اھل السنة والجماعة

۲- اھل السنة جماعت کی اضافت کے بغیر یعنی اس کے ساتھ لفظ "الجماعۃ" ملائے بغیر

---

[1] مباحث فی عقیدہ اھل السنة ص ۱۳، ۱٤

[2] دیکھیں! شرح عقیدہ واسطیہ ڈاکٹر صالح الفوزان ص ۱۰ وفتح رب البریۃ بتلخیص الحمویۃ للشیخ محمد بن عثیمین ص ۱۰

[3] دیکھیں! شرح العقیدۃ الطحاویۃ ص ۵۱۲ و شرح الواسطیہ للشیخ صالح الفوزان ص ۱۰۰۹ ومباحث فی عقیدہ اھل السنة ص ۱٤، ۱٦

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳-اهل الجماعة

۴- الجماعة

۵-السلف الصالح

۶- اهل الاثر۔ نبی کریم ﷺ سے مروی سنت کو اپنانے والے۔

۷- اهل الحديث ۔ کیوں کہ وہ روایتاً اور درایتاً حدیث نبوی پر عمل پیرا ہیں اور ظاہر و باطن ہر دو صورتوں میں ان کی پیروی کرتے ہیں۔

۸- الفرقة الناجيه ۔ کیوں کہ وہ بدعات ، ضلالتوں ، شرارتوں سے دنیا میں نجات پاتے ہیں۔ اور سنت نبوی کی تابعداری کی برکت سے قیامت کے دن بھی نجات پائیں گے۔

۹- الطائفة المنصورة: یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے تائید والے۔

۱۰- اهل الاتباع: کیوں کہ وہ کتاب سنت اور سلف صالحین کے راستے کی اتباع کرنے والے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دوسری فصل

اسلامی عقیدے کی خصوصیات یعنی عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ۔[1]

عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ جو کہ صحیح معنوں میں اسلامی عقیدہ ہے اس میں بہت سی گوناگوں خصوصیات ہیں جو دوسرے کسی عقیدہ میں نہیں پائی جاتیں۔ اور یہ بات محض خوش فہمی نہیں بلکہ حقیقت حال ہے کیونکہ یہ عقیدہ اسی وحی الہی سے عبارت ہے جس کے آگے باطل آسکتا ہے نہ پیچھے۔ اس کے مندرجہ ذیل امتیازات اور خصائص ہیں۔

۱: ماخذ کی سلامتی

کیوں کہ اس کا اعتماد کتاب و سنت اور سلف صالحین کے اجماع پر ہے اور یہ عقیدہ چشمہ صافی سے سیراب ہو کر پھلا پھیلا ہوا ہے۔ نفسانی خواہشات اور شبہات کے گدلے پن سے بچا ہوا ہے۔ اور یہ خصوصیت عقیدہ اہل سنت و جماعت (جو در حقیقت اسلامی عقیدہ ہے) کے علاوہ دنیا کے کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ کیوں کہ یہود ونصاریٰ نے اپنے ملاؤں اور پیروں کو اللہ کے سوا رب بنا لیا اور صوفیا کے عقیدے کا محور، کشف، الہام، تخمین، خواب اور بشارتیں ہیں۔ اور رافضیوں کے عقیدے کا مصدر و منبع ان کے خیال کے مطابق جفر میں موجود ہے اور علاوہ ازیں جو کچھ ان کے علماء کے اقوال ہیں۔[2]

---

[1] دعوة التوحيد للهراس ص ۲۵۲، ۲۵۷ رسائل في العقيدة للشيخ محمد بن عثيمين ص ۴۳، ۴۴ ومباحث في عقيدة اهل السنة والجماعة ص ۲۹، ۳۴ ووجوب لزوم الجماعة وترك التفرق دكتور جمال بن احمد بن بشير بادی ص ۲۸۶، ۲۸۷

[2] دیکھو الرد الكافي على مغالطات الدكتور علي عبدالواحد وافي لاحسان الهي ظهير ص ۲۱۱، ۲۱۶، اصول مذهب الشيعة الامامية الا ثني عشرية الدكتور ناصر القفاری ۲/ ۵۸۶، ۵۸۸، ۶۰۹ اور مسألة التقريب بين اهل السنة والشيعة الدكتور ناصر القفاری ۱/ ۲۴۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رہے متکلمین تو ان کا ماخذ عقل ہے۔ ان کے علاوہ باقی فکری مذاہب اور نظامہائے باطلہ مثلاً کیمونزم[1] سیکولرازم[2] کا اعتماد منحرفین کے گھسے پٹے افکار اور کفار ملحدین کے دماغ سوز نظریات پر ہے۔ جو اللہ کے بندوں کی گردنوں پر اپنی گھٹیا خواہشات اور ذاتی اغراض مسلط کرتے ہیں۔ لیکن الحمد للہ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ان کے دجل وفریب اور کج روی سے پاک وصاف ہے۔

۲: اس عقیدے کی بنیاد اللہ رب العزت اور اس کے رسول کے سامنے بے چون وچرا سر تسلیم خم کرنے پر ہے۔

کیونکہ وہ غیب ہے اور غیب تسلیم کرنے پر قائم ہے اور اسلام کا قدم سوائے تسلیم اور استسلام کے ثابت نہیں رہ سکتا۔[3]

تو غیب کو تسلیم کر لینا مومنوں کی بلند اور عظیم صفات میں سے ہے جن کی اللہ تعالیٰ نے تعریف بیان کی ہے۔ جیسے اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ﴾ (البقرۃ:۲،۳)

یہ کتاب اس میں کچھ شک وشبہ نہیں ڈرنے والوں کی رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ کیونکہ عقلیں غیب کا ادراک نہیں کر سکتیں۔ اور اپنے عجز وقصور کی بنا پر مفصل

---

[1] مذاهب فكرية معاصرة محمد قطب ص ۴۰۹ والكيد الاحمر جنكة الميدانى والشيوعية فى موازين الاسلام لبب السعيد ولقد اصول الشيوعية صالح بن سعد اللحيدان

[2] يكيمس العلمانية للشيخ د.سفر الحوالى ص ۲۱،۲۴،۲۳،۱۴۳،۱ والعلمانية وثمارها الخبيثة للشيخ محمد شاكر الشريف ـ

[3] شرح عقيدة طحاوية ص ۲۰۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طور پر شریعتوں کی معرفت کا ملکہ نہیں رکھتیں جس طرح انسان کی سماعت قاصر ہے اور اس کی نظر کمزور ہے اور اس کی قوت محدود ہے اسی طرح اس کی عقل بھی کمزور ہے۔ اس لئے ایمان بالغیب اور اللہ کے سامنے جھکنے کو واجب قرار دیا گیا۔ رہے دوسرے غیر اسلامی عقائد و نظریات۔ تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ ان عقائد پر انسانی آراء اور عقول اور خواہشات حکومت کرتی ہیں اور یہی کچھ ادیان و امم کے فساد کی جڑ ہے کیوں کہ ایسا کرنا عقل کو نقل اور رائے کو وحی اور ہوائے نفس کو ہدایت پر مقدم کرنے کے مترادف ہے۔[1]

۳: یہ عقیدہ عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کے موافق ہے۔

عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ فطرت سلیمہ کے مطابق اور عقل صریح کے موافق ہے کیونکہ عقل صریح شہوات اور شبہات سے خالی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ صحیح نص کے خلاف نہیں ہوتی اور صحیح نص سے مراد وہ حدیث ہے جو ہر طرح کی علتوں اور جرحوں سے سلامت ہو۔ جبکہ دوسرے عقائد اوہام اور ظن و تخمین کا مجموعہ ہوتے ہیں جو فطرت اور عقل کو اندھا کر دیتے ہیں۔

۴: اس عقیدے کی سند قول و عمل اور اعتقاد کے اعتبار سے رسول اللہ ﷺ تابعین آئمہ دین سے متصل ہے۔

اہل سنت کے خصائص میں سے اس خصوصیت کا اعتراف بہت سے مخالفین نے بھی کیا ہے مثلاً شیعہ وغیرہ۔

---

[1] المهدي حقيقة لا خرافة للشيخ محمد بن اسماعيل ص ١٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمد للہ اہل السنۃ والجماعۃ کے اصول اعتقاد میں کوئی بھی ایسا اصل نہیں پایا جائے گا جس کی بنیاد یا دلیل کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ یا سلف صالحین کے اجماع پر نہ ہو۔ جب کہ دوسرے عقائد مبتدعہ کی سند نہ کتاب سے ملتی ہے نہ سنت سے نہ اجماع سلف سے۔

۵: وضاحت، سہولت، بیان

یہ عقیدہ آسان اور ایسا واضح ہے جیسے سورج نصف النہار پر ہو۔ اس میں کوئی التباس، پوشیدگی، اور دقت نہیں۔ اس کے الفاظ واضح اور معانی ظاہر ہیں۔ عالم اور عامی چھوٹے اور بڑے سب سمجھتے ہیں۔

کیوں کہ اس کے لانے والے اللہ کے رسول ﷺ ہیں جو ایسی صاف اور روشن شریعت لے کر آئے ہیں جس کی رات بھی دن کی طرح ہے۔ سوائے ہلاک ہونے والے کے اور کوئی اس سے روگردانی نہیں کر سکتا۔ اس کی وضاحت پر جبریل علیہ السلام کی مشہور حدیث بطور مثال پیش کی جا سکتی ہے[1]

اس حدیث میں سہولت، بیان کے اعتبار سے اسلام کے اصول پرو دیئے گئے ہیں۔

۶- اضطراب و تناقض اور اشکال سے سلامتی۔

ان چیزوں میں سے کسی کے لئے اس عقیدے میں گنجائش نہیں۔ اور ایسا ہو کیسے سکتا ہے کیونکہ یہ تو وحی الٰہی ہے جس کے نہ آگے باطل آسکتا ہے نہ پیچھے۔ البتہ دوسرے عقائد ان کے تناقض، اضطراب اور اشکالات کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ مثلاً ان رافضیوں کو لے لیجیے۔ کہتے ہیں اماموں کو کان وما یکون کا علم ہے۔ ان پر کوئی چیز مخفی نہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ انہوں نے کب مرنا ہے اور وہ اپنی طرف سے اجازت کے بغیر نہیں مرتے[2]

[1] صحیح مسلم کتاب الایمان ۱/ ۳۶، ۳۷ رقم (۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ان کے دین کے اصول میں ہے۔ آئمہ کے بارے غلو کرنا وہ ان کے لئے وہ صفات ثابت کرتے ہیں جو ان کے لئے تو کجا انبیاء کے لئے بھی ثابت نہیں۔ پھر ہم ان کے دین کے اصولوں میں دوسرا اصل دیکھتے ہیں جس کو وہ خود توڑتے ہیں چنانچہ ان کے دین میں ایک تقیہ بھی ہے۔ جب ان سے پوچھا جائے کہ تمہارے امام چھپتے کیوں تھے؟ کس لئے حق کا اعلان نہیں کرتے تھے؟ وہ کہیں گے تقیہ کرتے تھے ہم کہیں گے کس سے؟ جواب دیں گے دشمنوں سے۔ کون سے دشمن؟ تم بذات خود تو دعائی کرتے ہو کہ امام جانتے ہیں کہ انہوں نے کب مرنا ہے اور وہ اپنی اجازت کے بغیر نہیں مرتے ہیں اور صوفیوں کا بھی یہی حال ہے ان کے تناقض بہت زیادہ ہیں۔

اس کی مثال بھی سن لیجئے! ان میں سے کچھ صوفی اعتقاد رکھتے ہیں کہ نبی ﷺ اول المخلوقات ہیں۔ یعنی سب سے پہلے پیدا ہوئے بلکہ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ تمام کائنات نبی ﷺ کے نور سے پیدا ہوئی۔[1] اس کے باوجود میلاد کراتے ہیں۔ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ میلاد کیوں مناتے ہو تو؟ جواب دیں گے کہ نبی ﷺ عام الفیل فلاں تاریخ، فلاں دن

(گزشتہ سے پیوستہ) ۲؎ دیکھیں! الموجز فی المذاهب والادیان المعاصرة۔ د ناصر العقل د ناصر القفاری ص ۱۲٤، عقیدة الامامة عند الشیعة الاثنی عشریة د علی السالوس ص ۸۰، ۸۵ اور عقیدة الامامة عند الجعفریة فی ضوء السنة وللسالوس اور بذل المجهود فی مشابهة الرافضة للیهود عبدالله الجمیلی ۲/٤٥٦، ٤٦٨۔ دیکھو الخطوط العریضه لمحب الدین الخطیب تحقیق محمد مال الله ص ٦٩ اور الشیعة والسنة لاحسان الهی ظهیر ص ٦٦ والشیعة الامامیة الاثنی عشریه فی میزان الاسلام ربیع بن محمد السعودی ص ۱۹۰، ۱۹۳ الخمینی وتفضیل الائمه علی الانبیاء محمد مال الله

[1] دیکھو هذه هی الصوفیة للشیخ عبدالرحمن وکیل ص ۷٤، ۷۵ والفکر الصوفی فی ضوء الکتاب والسنة للشیخ عبدالرحمن عبدالخالق ص ۳۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پیدا ہوئے۔

دیکھا آپ نے تناقض۔ یہ کوئی عجیب اور بعید معاملہ نہیں ہے بلکہ ہر باطل میں تناقض کا پایا جانا لازمی امر ہے اور یہی معاملہ تمام فکری گمراہ مذاہب کا ہے۔ کیمونسٹوں کو لیجئے۔ کیمونزم الحاد کی بنیاد پر قائم ہوا اور تمام ادیان و مذاہب سے منحرف ہوا اور یہ پرچار کیا کہ کوئی خدا نہیں اور زندگی مادے کا نام ہے اور جب ہٹلر نے دوسری جنگ عظیم میں روس پر یلغار کی تو مجرم سٹالن نے گرجے اور مساجد کھولنے کا حکم دیا کہ اللہ کے سامنے گڑگڑایا جائے۔

۷: یہ عقیدہ بسا اوقات عقل کو دنگ کر دینے والے امور تو پیش کرتا ہے لیکن محالات پیش نہیں کرتا۔

اسلامی عقیدے میں عقل کو جلا بخشنے والے حقائق ہیں اور بسا اوقات افہام و شعور ان سے دنگ رہ جاتے ہیں۔ مثلاً غیب سے تعلق رکھنے والے حقائق۔ قبر میں جزا و سزا، پل صراط، حوض کوثر، جنت اور دوزخ اور صفات الہیہ کی کیفیت، عقلیں ان امور کی حقیقت اور کیفیت کو سمجھنے میں دنگ رہ جاتی ہیں لیکن محال نہیں گردانتی بلکہ یقین کر کے اس کی مطیع و فرماں بردار بن جاتی ہیں۔ کیوں کہ یہ سب امور وحی الٰہی کے ذریعے معلوم ہوئے ہیں جس وحی کو رسول امین لایا ہے۔ جو اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ اور یہ اس قرآن کا بیان ہے جس کے آگے پیچھے باطل نہیں ٹھہر سکتا۔[1]

---

[1] دیکھو درء تعارض العقل والنقل ۱۴۷/۳، والفرقان بین اولیاء اللہ واولیاء الشیطن ص ۸۹، والدرۃ المختصر ۃ فی محاسن الدین الاسلامی لابن سعدی ص ۴۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البتہ دوسرے عقائد تو وہ ایسے ناممکنات واستحالات پر مشتمل ہیں جن کے ناممکن اور محال ہونے پر عقلیں بداہتاً فیصلہ دیتی ہیں۔ جیسے یہودیوں کے عقائد۔ مثلاً یہودی کہتے ہیں کہ وہ اللہ کا پسندیدہ قبیلہ ہیں۔ اور اللہ نے ان کو افضل و برتر پیدا کیا ہے۔ اور دوسری اقوام کو گدھے بنایا ہے۔ اس لئے یہودی ان سے دور رہتے ہیں۔ غور کرو عقل سلیم فوراً اس فضول دعوی کے محال ہونے کا فیصلہ دیتی ہے کہ احکم الحاکمین کی شان کے یہ لائق کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ان کو حقیقی عزت و شرف دے اور دوسری اقوام کو اس قدر ذلیل و رسوا کرے۔

اور نصرانیوں کے بارے میں ایسا ہی ہے کیوں کہ وہ کہتے ہیں کہ ﴿إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ﴾ کہ اللہ تینوں میں تیسرا ہے۔ اور باپ، بیٹا، روح القدس ایک ہی الٰہ ہیں۔ تینوں کا ایک ہونا (اور ایک کا تین ہونا) محال ہے اور ناممکن ہے یہ ایسے عقائد ہیں کہ عقلیں اسے محال قرار دیتی ہیں[1]

اسی لئے اہل عقل کے ایک گروہ نے کہا کہ عام لوگوں کے مقالات واقوال کا کوئی نہ کوئی تصور پایا جاتا ہے سوائے عیسائیوں کے مقالات واقوال اور دعاوی کے۔ اس لئے کہ انہوں نے جو بھی عقائد و نظریات بیان کئے وہ بغیر سوچے سمجھے بیان کئے۔ بلکہ انہوں نے جہالت کی بنا پر کلام کی ہے اور اپنے کلام میں دو نقیض جمع کر دیئے ہیں ایسی دو مختلف باتیں کہی ہیں جن کو سمجھنا محال ہے۔ اسی لئے بعض اہل عقل نے کہا ہے کہ اگر دس عیسائی جمع ہوں تو وہ ایک معاملہ میں گیارہ مختلف باتیں کہیں گے۔ اور دوسرے نے کہا کہ اگر تو بعض

---

[1] العلمانية للشيخ د. سفر الحوالي ص ۹۹، ۱۱۰، ۱۱۱ و محاضرات في النصرانية للشيخ محمد ابو زهرة ص ۱۱۴، ۱۱۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں سے اور ان کی بیوی سے اور اولاد سے ان کے عقیدۂ توحید کے بارے میں سوال کرے تو ہر مرد اور اس کی بیوی اور اولاد کا ایک دوسرے سے مختلف جواب ہوگا[1] اور جب گمراہ فرقوں کے عقائد پر گہری نظر ڈالیں گے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ ناممکنات اور استحالات پر مبنی ہیں۔ مثلاً رافضی کہتے ہیں کہ قرآن عظیم جو مسلمانوں کے سامنے ہے اور جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا ہے یہ ناقص اور محرف ہے اور مکمل قرآن امام غائب منتظر کے پاس ہے جو سامراء کی غار سے آخری زمانے میں نکالے گا۔[2]

اس قرآن کا کیا فائدہ جو آخر زمانے میں نکلے گا؟ اور پھر کیا یہ اللہ کی حکمت اور اس کی رحمت اور عدل کے مناسب ہے کہ لوگ بغیر ہدایت اور وحی کے پھرتے رہیں جب اخیر زمانہ آئے گا تو ان پر قرآن اترے گا جو انہیں ہدایت دے گا۔

رہے نصیری تو ان کا پہلا نمبر ہے ان کے سب فرقے علی رضی اللہ عنہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اور اس کے باوجود عبدالرحمٰن ابن ملجم کی تعظیم کرتے ہیں کہ اس نے لاہوت کو ناسوت سے خلاصی دی[3] مزید برآں ان کا عقیدہ ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مسکن بادلوں میں ہے اور جب کبھی بادل ان پر سے گزرتا ہے تو کہتے ہیں کہ "السلام علیکم یا اباالحسن" اور کہتے ہیں گرج اس کی آواز ہے۔ بجلی اس کا کوڑا ہے اور کچھ نصیری یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ علی چاند میں رہتا ہے اس فرقے کو قمری فرقہ کہتے ہیں۔ اور چاند کے نشانات وہ خود ہے۔ اسی لئے چاند کی تقدیس و تعظیم کرتے ہیں۔ اور علی رضی اللہ عنہ کو اس میں ممثل جان کر اس کی عبادت کرتے ہیں۔

---

[1] الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح لابن تیمیۃ ۲/ ۱۵۵ هدایۃ الحیاری فی اجوبۃ الیهود والنصاری لابن القیم ص ۲۲۱ [2] دیکھئے الرد علی الرافضۃ للشیخ محمد بن عبد الوهاب ص ۳۲،۳۱ اور التشیع والشیعۃ لاحمد الکسروی ص ۸۷ [3] دیکھئے الحرکات الباطنیۃ فی العالم الاسلامی دکتور محمد بن احمد الخطیب ص ۳۶۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبحان اللہ علی رضی اللہ عنہ کی پیدائش سے پہلے ہی یہ نشانات چاند میں موجود تھے[1] اور ان میں سے بعض کا یہ عقیدہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سورج میں ہیں اس لئے وہ عبادت کے وقت سورج کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور وہ فرقہ شمسیہ کے نام سے مشہور ہیں۔[2]

اور جب ہم بہائیوں کے عقائد کو دیکھتے ہیں تو ان میں تعجبات کی بھر مار ہے اور عقل مند ان کے بطلان اور محال ہونے کا فیصلہ دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کی ایک مثال سنئے! اور وہ ہے بہائیوں کے قبلے کی مثال۔ بہاء ماز ندرانی کی اپنی تصریح کے مطابق کہ نماز کے وقت وہ ان کا قبلہ ہے اور یہ قبلہ اس کے منتقل ہونے کے ساتھ بدلتا رہتا ہے جب وہ طہران کی جیل میں تھا تو طہران ان کا قبلہ تھا اور جب وہ بغداد گیا تو بغداد ان کا قبلہ بن گیا اور جب وہ عکا میں گیا تو عکا ان کا قبلہ بن گیا۔ بھلا کسی نے اس جیسا کھیل دیکھا ہے۔ پھر جس دور میں ٹیلی فون اور وائرلس موجود نہیں تھی۔

---

[1] یہی عقیدہ ہمارے ملک کے بریلوی عوام وخواص کا نبی ﷺ کی ذات گرامی کے بارے میں ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا نور قطب ستارے میں تھا اور جب اس عقیدہ کو بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ نور آسمان وزمین اور تمام کائنات کی پیدائش سے پہلے موجود تھا اس عقیدہ میں تناقض اور تعارض کے علاوہ عقل سلیم نام کی کوئی چیز موجود ہی نہیں۔ کہ جب آسمان کا وجود نہیں تھا تو قطب ستارے کا وجود کیسے ثابت ہوگا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے

﴿فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَحِفْظًا﴾ (حم السجدۃ ۱۲)

پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور پھر آسمان میں اس کے کام کا حکم بھیجا اور پھر ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے مزین کیا اور (شیاطین سے) محفوظ رکھا۔ صریحاً قرآن کے خلاف عقیدہ اپنایا اور بنایا گیا۔ کیوں کہ اس آیت میں واضح کیا گیا کہ ستارے آسمان کی پیدائش کے بعد بنائے گئے۔ ملاحظہ کریں کہ یہ باطل عقیدہ کس قدر ان گمراہ فرقوں کے ساتھ مشابہت ومماثلت رکھتا ہے۔ (ظاہری)

[2] البابیۃ عرض ونقد، د۔ سھیر الفیال ص ۳۲، ۹۳، ۱۰۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس وقت اس وقت کے بہائی اپنا قبلہ کیسے پہچانتے ہوں گے؟[1]

الحمد للہ جس نے اہل سنت کے عقائد کو اس جیسی خرافات سے پاک رکھا۔

۸: ہر زمانے، ہر جگہ، ہر قوم اور ہر حال میں سب کے لئے درست اور سب کو شامل کرنے کی صلاحیت۔

اسلامی عقیدہ عام ہے اور سب لوگ اس میں شامل ہو سکتے ہیں یہ ہر زمانے اور ہر جگہ اور ہر امت کے لئے ہر حال میں درست ہے عربوں کے لئے بھی اور عجمیوں کے لئے بھی پہلوں کے لئے بھی اور بعد میں آنے والوں کے لئے بھی۔

۹: دوام واستقرار اور اثبات

یہ عقیدہ ثابت رہنے اور ہمیشہ برقرار رہنے والا ہے اور یہ عقیدہ ہر دور کے اعداء اسلام کے حملوں کے سامنے ثابت قدم رہا ہے۔ خواہ وہ یہود و نصاریٰ ہوں یا مجوس وغیرہ یہ لوگ جب کبھی سمجھتے ہیں کہ اس کی عظمت کمزور ہو گئی اس کا چنگارا بھسم ہو گیا اور اس کی آگ بجھ گئی تو وہ دوبارہ پاک وصاف اور توانا بن کر ابھرتا ہے۔ یہ قیامت تک قائم دائم اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے محفوظ رہے گا۔ نسلاً بعد نسلاً یہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے قیامت تک قائم و دائم رہے گا جماعتیں نسلیں یکے بعد دیگرے اسے نقل کرتی رہیں گی اس میں تحریف، تبدیل اور کمی بیشی نہیں ہو سکے گی۔[2]

---

[1] دیکھو البھائیہ نقد و تحلیل احسان الٰہی ظہیر ص ۱۵۰، دیکھو عقیدۃ ختم النبوۃ د احمد بن سعد بن حمدان ص ۲۲۳۔ اور البھائیہ عبداللہ حموی ص ۳۱، ۳۸ اور دیکھو حقیقۃ البابیۃ والبھائیہ محسن عبدالحمید اور بھائیۃ لمحب الدین الخطیب

[2] بعنوان العقیدۃ الاسلامیۃ امام التحدیات للشیخ عبد اللہ العیمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی قسم ایسا کیوں نہ ہو جب کہ اللہ ہی اس کی حفاظت اور بقا کا ضامن ہے اس نے اسلامی عقیدے کی حفاظت مخلوق کے ذمے نہیں لگائی۔ اس کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ﴾(الحجر:۹)

بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا:

﴿ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴾ (الصف:۸)

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگر چہ کافر برا منائیں۔

اسلامی عقیدے کے دوام اور تسلسل پر دلالت کے لئے مندرجہ ذیل مسائل و دلائل پیش خدمت ہیں۔ کہ صفات، شفاعت، تقدیر وغیرہ مسائل میں اہل سنت کے اقوال اسلاف کرام کے اقوال کے مطابق چلے آرہے ہیں۔ ان میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا یعنی اسلاف کا ذخیرہ علم ان کے پاس بالکل محفوظ و سلامت ہے۔ جب کہ دیگر مذاہب و ملل اور طبقات ضالۂ اور ان کے مہلک نظریات اپنی موت آپ مر چکے ہیں۔

چنانچہ یہود و نصاریٰ اپنے ادیان و مذاہب میں تبدیلی اور تحریف کر چکے ہیں۔ اور تمام فرقے بہت کم حد تک اپنے اصل پر قائم رہے۔ پھر ان عقائد کے پاس استمرار اور دوام کی خاصیت بھی نہیں ہے جب کبھی ان کے پلٹنے اور غلبہ پکڑنے کا وقت آتا ہے ان پر فنا اور زوال طاری ہو جاتا ہے۔

کیمونزم اس کی تازہ مثال ہے اور اس سے بڑھ کر اس کی تازہ مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک وقت تک دنیا اسی کے شور و غوغا سے بھری رہی ابھی وہ بام عروج پر پہنچ نہ پایا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کی ڈور ٹوٹ گئی اور اس کا نظام اس کے پجاریوں کے ہاتھوں ہی تباہ ہو گیا۔

۱۰: یہ عقیدہ فتح و نصرت اور غلبے کا سبب ہے۔

اور یہ فتح و نصرت اور غلبہ سوائے صحیح عقیدہ رکھنے والوں کے اور کسی کو نصیب نہیں۔ صحیح عقیدہ والے ہی غالب رہیں گے اور وہی ناجی ہیں اور وہی منصور ہوں گے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿لا تزال طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ﴾[1]

کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ہونے کی وجہ سے غالب رہے گا انہیں ذلیل کرنے والا ان کا نقصان نہ کر سکے گا حتیٰ کہ اللہ کا امر آجائے اور وہ ایسے ہی ہوں گے سو جو کوئی اس عقیدے کو اپنائے گا اللہ اسے عزت بخشے گا اور جو کوئی اسے چھوڑے گا اللہ اسے ذلیل کرے گا۔

تاریخ کا مطالعہ کرنے والے سب جانتے ہیں کہ جب مسلمان اپنے دین سے پھرے ان کو مصائب نے گھیر لیا جیسا کہ اندلس وغیرہ میں ان کا برا حال ہوا[2]

۱۱- سلامتی اور نجات

سنت نجات کی کشتی ہے جو اسے تھامے گا وہ نجات پائے گا اور سلامت رہے گا اور جو چھوڑے گا وہ غرق ہو جائے گا، ہلاک ہو جائے گا۔[3]

---

[1] اخرجه مسلم في كتاب الامارة ۳/ ۱۵۲۴.

[2] بحوالہ الفرقة والاختلاف في الكتاب والسنة عبد الله العيمان ص ۱۵

[3] بحوالہ نقض المنطق لابن تيمية ص ۴۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲: اسلامی عقیدہ الفت اور اجتماع کا عقیدہ ہے

مختلف ممالک اور مختلف وقتوں میں مسلمانوں کو عقیدہ کی مضبوطی کے سوا کوئی چیز متفق اور متحد نہ رکھ سکی اور نہ ان کا کلمہ ایک ہو سکا مگر عقیدہ کے تمسک کے ساتھ اور جب کبھی ان میں اختلاف اور تفرقہ ہوا تو اس کا سبب عقیدہ صحیحہ سے دوری ہی بنا اس عقیدہ کے قدیم اور جدید دشمنوں نے ہر موقعے پر اس کا ادراک کر لیا ہے اور وہ ہمیشہ مسلمانوں کے دلوں میں اس کی عظمت کو کمزور کرنے کے لئے خوفناک کاروائیاں کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے تاکہ ان کے درمیان تفرقہ پڑ جائے اور ان کی صفوں میں اختلاف داخل ہو جائے تو انہیں ختم کرنا آسان ہو جائے گا اور ان کی دعوت اور جہاد کے سامنے ٹھہرنا آسان ہو جائے گا۔

۱۳: تمیز

یہ ممتاز عقیدہ ہے اور اس کے حاملین ممتاز ہیں ان کا طریقہ سیدھا ہے اور ان کے مقاصد بلند ہیں۔

۱۴: یہ اپنے گلے لگانے والوں کو ٹامک ٹوئیوں اور مادر پدر آزادی اور ضیاع سے بچاتا ہے۔

منہج ایک ہے بنیاد واضح اور ثابت ہے۔ متغیر نہیں ہوتا۔ اس عقیدے کو گلے لگانے والا نفسانیت کے اتباع سے سلامت رہتا ہے اور ولاء اور براء محبت اور بغض وغیرہ میں عقل کی خرابیے محفوظ رہتا ہے۔

بلکہ عقیدہ صحیحہ ایک دقیق ولطیف معیار فراہم کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کے ماننے والا کبھی غلطی نہیں کرتا اس لئے وہ پھوٹ اور ضیاع سے محفوظ رہتا ہے۔ وہ اسے بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جانتا ہے جس سے دوستی رکھتا ہے اور اسے بھی جس سے عداوت رکھتا ہے وہ "دمالہ وماعیہ" یعنی اپنے فائدے اور ذمہ داری کو خوب سمجھتا ہے۔

۱۵- وہ اپنے ماننے والے کو نفسیاتی اور فکری راحت عطا کرتا ہے۔

اس کے ماننے والے کے اندر قلق نہیں ہوتا اور نہ اس کی فکر میں اضطراب ہوتا ہے کیوں کہ یہ عقیدہ مومن کو اپنے خالق سے ملا دیتا ہے وہ اپنے خالق کے رب اور مدبر ہونے اور حاکم مطلق ہونے پر راضی ہو جاتا ہے۔ اس کا دل اس کی تقدیر پر راضی ہو جاتا ہے۔ اور اس کا سینہ اس کے حکم کے لئے کھل جاتا ہے اور اس کی فکر اس کی معرفت سے روشن ہو جاتی ہے۔

۱۶- عمل اور ارادے کی سلامتی

اس حیثیت سے کہ اس کے ماننے والا اللہ کی عبادت میں انحراف سے سلامت رہتا ہے۔ وہ نہ غیر اللہ کی پرستش کرتا ہے اور نہ اس کے سوا کسی سے امید رکھتا ہے اس کے بر خلاف دوسرے عقائد رکھنے والوں میں وہ منحرفین بھی ہیں جو عبادت کے معاملے میں منحرف ہیں۔ آپ انہیں قبروں کی پرستش کرتے ہوئے اور ان کی نذر ونیاز اور قربانیاں کرتے ہوئے پائیں گے جیسے روافض اور صوفیاء اور آپ بعض باطل مذاہب اور تحریکوں میں ایسے لوگوں کو پائیں گے جو اپنی زمام شیطان کے ہاتھ میں تھما دیتے ہیں اور اسی چیز کو اپناتے ہیں۔ جو ائمۃ الکفر اور گمراہی کے سرداروں نے انہیں وحی کی ہوتی ہے۔

۱۷: لین دین، اخلاق، چال چلن پر مؤثر ہے۔

اس جیسے معاملات میں عقیدے کا خاص اثر ہے کیوں کہ لوگوں کو ان کے عقائد ہی اس طرف متوجہ کرتے ہیں اور وہی ان پر حاکم ہوتے ہیں اور عموماً کردار، اخلاق اور معاملات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں پایا جانے والا انحراف اکثر و بیشتر انسان کے عقیدے کا ثمرہ ہوتا ہے اور اس کے دین کا خاصہ ہوتا ہے یہ عقیدہ اپنے ماننے والوں کو ہر قسم کی خیر خواہی اور نیکی کا حکم کرتا ہے اور ہر برائی سے روکتا ہے۔

وہ انہیں عدل و انصاف اور اعتدال کا حکم دیتا ہے اور ظلم و انحراف سے روکتا ہے ان شاء اللہ اس کا مفصل بیان خصائص اہل السنۃ والجماعۃ میں آئے گا۔

۱۸: یہ اپنے ماننے والے کو زیرکی اور محنت کا درس دیتا ہے۔

اس اعتبار سے کہ وہ ثواب کی امید پہ نافع علم کے حصول اور عمل صالح میں دیر نہیں کرتے اور وہ عذاب کے خوف سے گناہ کے رستے سے بھی ڈرتے ہیں اس طرح سوسائٹی کے احوال ٹھیک رہتے ہیں۔

کیوں کہ اس عقیدے کی بنیاد مرنے کے بعد جی اٹھنے اور اعمال کی جزا ملنے پر ہے۔

قرآن میں فرمان الٰہی ہے

﴿وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ﴾ (الانعام: ۱۳۲)

اور ہر ایک کے اعمال کے درجات ہیں اور تیرا رب ان کے اعمال سے غافل نہیں ہے۔

۱۹: طاقتور جماعت کی تشکیل میں جدوجہد

یہ عقیدہ اپنے دین کی بنیاد کی پختگی اور اس کی پائیداری کے لئے ہر سستی اور مہنگی چیز خرچ کر دیتا ہے۔ اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ اس راہ میں کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ وہ نہ پروپیگنڈا کرنے والوں کے پروپیگنڈے کا خوف کرتا ہے اور نہ ذلیل پروپیگنڈا کرنے والوں کی پرواہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰: مؤمن کے دل میں کتاب و سنت کی تعظیم کا داعیہ پیدا کرتا ہے

کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ کتاب و سنت میں حق اور صواب، ہدایت اور رحمت ہے۔ یہ بات اسے ان دونوں کی تعظیم کرنے اور انہیں مضبوطی سے تھامنے کی رغبت پیدا کرتی ہے۔

۲۱: مؤمن کو سلف صالحین سے مربوط کرتا ہے۔

یہ ربط کتنا معزز ہے۔ ان کی اتباع سراسر خیر اور ان کی پیروی میں برکت ہی برکت ہے کہنے والے نے سچ کہا:

وکل خیرفی اتباع من سلف
وکل شر فی ابتداع من خلف

کہ سلف صالحین کی اتباع میں خیر ہی خیر اور بعد والوں کی بدعات میں شر ہی شر ہے۔

۲۲: اپنے ماننے والوں کے لئے باعزت زندگی کی ضمانت

اسلامی عقیدہ کے سائے تلے امن اور باعزت زندگی کی ضمانت ملتی ہے کیوں کہ یہ عقیدہ ایمان باللہ اور دوسروں کی بندگی چھوڑ کر فقط اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کے وجوب پر قائم ہے۔ اور یہ بلاشبہ سعادت دارین اور امن وخیر کا باعث ہے کیوں کہ جب ایمان مفقود ہو گیا تو امن بھی گیا۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(سورۃ الانعام: ۸۲)

کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی آمیزش نہ کی ان کے لئے امن ہے۔ اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ لہٰذا اہل تقویٰ اور اہل ایمان کے لئے مکمل امن ہے اور جلد یا بدیر ہدایت تام ہے باقی رہے اہل شرک و معصیت، سو وہ خوف میں رہنے والے اور تمام لوگوں سے بڑھ کر اس خوف کے مستحق ہیں۔ انہیں ہمہ وقت عقوبتوں اور سزاؤں کی دھمکی دی گئی ہے[1]

۲۳- یہ عقیدہ صحیح علم کی نفی نہیں کرتا

بلکہ اس کی تائید کرتا ہے اور اس کے حصول کی ترغیب دیتا ہے اور لوگوں کو اس طرف دعوت دیتا ہے لہٰذا نفع مند علم وہ ہے جس کی رہنمائی کتاب و سنت نے کی ہو اور وہ ایسا ہے جو مقاصد عالیہ تک پہنچائے اور نفع مند پھل عطا کرے۔ خواہ اس کا تعلق دنیا کے ساتھ ہو یا آخرت کے ساتھ۔ جو علم اعمال کو پاک اور اخلاق کی ترقی اور سیدھے راستے کی رہنمائی کرتا ہو وہ علم نافع شمار کیا جائے گا۔

اسلامی شریعت اپنے کمال اور عموم کی وجہ سے تمام علوم حاصل کرنے کا حکم دیتی ہے۔ مثلاً علم توحید و اصول الدین، علوم فقہ و احکام، علوم عربیۃ اور اقتصادیہ، اسی طرح طبی[2]، سیاسی، جنگی اور صنعتی علوم وغیرہ جو افراد اور معاشرے کے لئے مفید ہوں۔ دنیا اور دین کا کوئی ایسا علم نہیں جس کے حاصل کرنے کا شریعت نے حکم نہ دیا ہو اور اس کی ترغیب نہ دی ہو۔ اس میں دینی و دنیاوی علوم جمع ہو گئے بلکہ شریعت نے نفع دینے والے دنیاوی علوم

---

[1] دیکھو! فی ظل الشریعۃ الاسلامیۃ یتحقق الامن والحیاۃ الکریمۃ للمسلمین لسماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز ص ۶، ۳۰۔
[2] طبی علوم کا اضافہ شیخ عبدالعزیز بن باز کی تحقیق ہے۔ الناشر اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کو دینی علوم میں شامل کر دیا ہے۔ اس مسئلے میں غلو کرنے والوں، راہ اعتدال سے تجاوز کرنے والوں اور مادہ پرست دونوں گروہوں نے غلط موقف اختیار کیا ہے۔ غالیوں نے تو بعض دینی علوم پر اکتفا کر لیا اور انہوں نے بہت کوتاہی سے کام لیا۔

رہے مادہ پرست انہوں نے بعض سائنسی علوم پر اکتفا کر لیا اور دوسرے علوم کا انکار کر کے ملحد اور کافر ہو گئے اور ان کی عقلیں ماری گئیں۔ اور ان کے اخلاق بگڑ گئے اور ان کے علوم کا ماحاصل یہ ہے کہ وہ محض مشینری ثابت ہوئے نہ وہ اخلاق کو غذا دے سکتے ہیں۔ نہ عقل اور روح پاک کر سکتے ہیں۔ اس صورت حال میں ان کا نقصان بنسبت فائدے کے بہت زیادہ ہے۔ اور ان کی شر خیر سے کہیں بڑھ کر ہے۔ کیوں کہ وہ صحیح دین پر مبنی نہیں اور نہ ہی ان کا تعلق دین سے ہے[1]

۲۴: یہ عقیدہ روح دل اور بدن کے تقاضوں کو جمع کرتا ہے

یہ عقیدہ روح، دل اور بدن کو مساوی حقوق دیتا ہے اور کسی ایک کے تقاضے اور ضروریات کو دوسرے پر غالب نہیں کرتا اور نہ کسی غرض کو دوسری پر مسلط ہونے دیتا ہے۔ بلکہ ہر چیز متوازن اور متناسب اور دقیق انداز سے چلتی ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس بات کا حکم دیا جس کا اس نے انبیاء علیھم السلام کو حکم دیا یعنی عبادت کا حکم دیا۔ اور اپنی خوشنودی والے نیک اعمال بجالانے کا اور پاکیزہ چیزیں کھانے کا حکم دیا اور اس زندگی میں اس کے بندوں کے لئے مسخرات کو نکالنے کا حکم دیا۔ اس نے دین حق اور عقیدہ کو ہر قسم کی سربلندی اور ترقی بخش دی ہے اور جو کوئی انسان اس دین کے اوصاف پہچان لے گا وہ اللہ کی مخلوق پر عظیم احسان کا ادراک کئے بغیر نہ رہ سکے گا۔ اور جو کوئی اس دین

---

[1] دیکھو الدین الصحیح یحل جمیع المشاکل للشیخ ابن سعدی ص ۲۰ اور دیکھو الدلائل القرآنیۃ لابن سعدی ص ٦

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کو پس پشت ڈال دے گا وہ گھاٹے اور نقصان، باطل اور گمراہی کے بندھنوں میں جکڑا جائے گا۔ کیوں کہ اسلام کے سوا دوسرے عقائد خرافات اور بت پرستی، الحاد اور مادہ پرستی کا معجون مرکب ہیں۔ وہ اپنے حاملین اور پیروکاروں کو جانوروں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ بنا دیتے ہیں۔ کیوں کہ دین حق جب بھی دلوں سے رخصت ہوتا ہے تو اخلاق جمیلہ بھی ساتھ ہی رخصت ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ گندے اخلاق و اطوار آ جاتے ہیں اور انہیں ذلیل و پست کر دیتے ہیں۔ نتیجتاً ان کے ماننے والوں کا عظیم مقصد دنیاوی مال و متاع سے فوری طور پر منافع حاصل کرنا رہ جاتا ہے[1]

۲۵: یہ عقل کا اعتراف کرتا ہے اور اس کا دائرہ کار محدود کرتا ہے

اسلامی عقیدہ عقل سلیم کا احترام کرتا ہے اور اس کی قدر و منزلت بڑھاتا ہے۔ اس پر کوئی قدغن نہیں لگاتا۔ نہ اس کی سہولت پسندی کا انکار کرتا ہے اور اسلام کسی مسلمان کی اس روش پر راضی نہیں کہ وہ اپنی عقل کے نور کو بجھا لے اور اعتقادی وغیر اعتقادی[2] مسائل میں اندھی تقلید کا سہارا لے۔ بلکہ وہ تو مسلمان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ زمین و آسمان کے عجائبات کا مطالعہ کرے اور وہ اپنے وجود اور اردگرد قدرت الٰہی کے بے شمار دلائل پر غور و فکر کرے تاکہ وہ کائنات کے اسرار و رموز اور زندگی کے حقائق کا ادراک کر سکے اور اپنی طاقت کے مطابق بہت سے اعتقادی مسائل اس وسیلہ سے حاصل کر سکے۔

بلکہ اسلام تو ان لوگوں کی مذمت کرتا ہے جو اپنی عقلوں کو بے کار چھوڑ دیتے ہیں اور بغیر کسی عقل و بصیرت اور تدبر و فکر کے اپنے آباؤ اجداد کی پیروی کرتے ہیں۔

---

[1] دیکھیں الدین الصحیح یحل جمیع المشاکل ص ۱٦ والدرۃ المختصرۃ ص ۳۷، ۳۸

[2] تعلیق الشیخ عبدالعزیز بن باز ایدہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقل کو اتنی قدر و منزلت دینے کے باوجود اسلام اس کے دائرہ کار کو محدود کرتا ہے۔ تاکہ غیبی امور کے سلسلے میں اس کی طاقت کی حفاظت ہو سکے اور ان امور کے سلسلے میں فکری انتشار سے محفوظ رہے۔ جن کی حقیقت تک پہنچنا اس کے بس میں نہیں۔ جیسے ذات باری تعالیٰ، روح، جنت، دوزخ وغیرہ۔

کیوں کہ عقل انسانی کے کام کے لئے ایک دائرہ ہے جب کبھی وہ اس دائرہ سے کوئی قدم آگے بڑھائے گی گمراہ ہو جائے گی اور ایسے سمندروں میں ڈبکیاں کھائے گی جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ کیوں کہ عقل، محسوسات اور مشاہدات کے میدان میں گھوم سکتی ہے۔ رہے غیبی امور جو کہ محسوسات کے ماتحت ہیں۔ عقل کے بس میں نہیں کہ ان میں کود سکے۔ اور ان کے متعلق جو کچھ نصوص شرعیہ نے بیان کیا ہے اس سے نہ نکلے[1]

۲۶: یہ عقیدہ انسانی جذبات کا اعتراف کرتا ہے اور انہیں صحیح جہت پر گامزن کرتا ہے

کوئی بھی صحت مند انسان جذبات سے خالی نہیں ہوتا کیوں کہ یہ ایک طبعی امر ہے اور عقیدہ اسلامیہ کوئی خشک اور بے حس عقیدہ نہیں ہے بلکہ یہ زندہ عقیدہ ہے۔ انسانی جذبات کا اعتراف کرتا ہے اور کماحقہٗ ان کا حق انہیں عطا کرتا ہے لیکن انہیں مطلق العنان نہیں چھوڑتا بلکہ انہیں سیدھا کرتا ہے۔ اور صحیح سمت پر لگا دیتا ہے۔ جس سے تعمیر اور خیر بر آمد ہو سکے وہ انہیں تباہی اور بربادی کا کدال نہیں بناتا۔

---

[1] دیکھیں! العقیدۃ الاسلامیۃ بین العقل والعاطفۃ د احمد شریف ص ۴، ۷۴، ۷۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عقیدہ محبت اور نفرت تمام قسم کے جذبات کی نگرانی کرتا ہے ان جذبات کے حاملین کو ان کے استعمال میں خوبصورت، چال چلن اور معاملات میں حکیم و دانا بنا دیتا ہے۔ اور یہ سارا عمل اس قاعدہ کے تحت ہے کہ اس کو اللہ دیکھتا ہے۔ اس پر مطلع ہے۔ اور اس نے جو کچھ آگے بھیجا اس کا حساب لینے والا ہے تو اس طرح وہ صرف اللہ کے لئے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ کے لئے بغض رکھتا ہے اللہ کے لئے دیتا ہے اور اللہ کے لئے روکتا ہے۔ محبت او رغضب ہر دو حالتوں میں اسے غلط راہ پر چلنے سے رسوا کن عمل سے اور حد سے تجاوز کرنے سے روکتا ہے۔

اس عقیدے کے بغیر معاشرہ جاہل معاشرے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور سوسائٹی میں انار کی پھیل جاتی ہے۔ چاروں طرف خوف و خطرہ بڑھ جاتا ہے اور افراد خونخوار درندے بن جاتے ہیں۔ انہیں سوائے قتل و غارت (چوری چکاری) تباہی و بربادی کے کچھ نہیں سوجھتا۔ یہ اس معاشرے کی معمولی سی جھلکی ہے جو اسلامی عقیدے کے حاملین سے قبل قائم تھا۔[1]

۲۷: دراصل کہ اسلامی عقیدہ تمام مشکلات کے حل کا ضامن ہے

خواہ وہ مشکلات افتراق و انتشار کی ہوں یا سیاسی و اقتصادی ہوں یا جہالت، مرض اور تنگ دستی کی ہوں یا کسی اور چیز کی اللہ تعالیٰ نے اسی عقیدے کے ذریعے باہم متنفر دلوں کو اور متفرق خواہشات رکھنے والوں کو باہم جمع کر دیا اور مسلمانوں کو تنگ دستی سے غنا اور جہالت کے بعد علم اور بے بصیرتی سے بصیرت کی دولت سے مالا مال کر دیا۔ اور انہیں بھوک کے وقت کھلایا اور خوف سے امن دیا۔[2]

---

[1] العقیدۃ الاسلامیۃ بین العقل والعاطفۃ د احمد الشریف ص ۱۰۴، ۱۰۵

[2] یکمیں الدین الصحیح لابن سعدی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دوسرا باب

اہل السنۃ والجماعۃ کی خصوصیات [1]

جس طرح اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدے کی امتیازی خصوصیات ہیں جو اسے دوسرے عقائد سے ممتاز کرتی ہیں اس طرح اہل السنۃ والجماعۃ کی بھی خوبیاں اور خصوصیات ہیں جن سے اس امت کے اسلاف کرام اور ان کی پیروی کرنے والے صالحین ممتاز تھے اور یہی وہ خصوصیات ہیں جو ان کی طرف نسبت رکھنے والوں میں سے ہر کسی کو اختیار کرنی چاہئیں تاکہ وہ انہیں برکات وخیرات کو پاسکیں جو اسلاف کرام نے حاصل کیں۔

وہ خصوصیات جن سے اہل السنۃ والجماعۃ ممتاز ہوتے ہیں درج ذیل ہیں:

---

[1] دیکھئے! تاویل مختلف الحدیث لابن قتیبة ص ۲۰، ۲۴ اور الشریعة للآجری ص ۷، ۱٤، ۳۸، ۵٤ اور دیکھئے شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة للالکائی تحقیق دکتور احمد بن سعد ابن حمدان ۱/ ۵، ۳۵ من المقدمة ۱/ ۲۰ من کلام اللالکائی ومجموع الفتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیة ۳/ ۱۵۲، ۱۵۹، ۲۷۸، ۲۸۵، ۳٤٦، ۳٤۷، ۳۷۳، ۳۷۵ ۳/ ۲۳، ۲۵، ۲۹، ٤۹، ۵۰، ۵۳، ۵۵، ٦/ ۳۵۵ ومنهاج السنة النبویة لابن تیمیة ٤/ ٤٦۸، ٤٦۹، ۵/ ۱۲٦، ۱۳۳، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۷۲، ۱۷۳، ۷/ ۲٦۱ کتاب الصفدیة لابن تیمیة ۱/ ۲۹٤، ۲۹۵، ۲/ ۳۱۳، ۳۱٤ والاستقامة لابن تیمیة ۲/ ۲۱۵، ۲۱٦ اور دیکھو' شرح نونیه ابن القیم لابن عیسی ۲/ ٤۰٦، ٤۱۰ والکواشف الجلیة عن معانی الواسطیة للشیخ عبدالعزیز السلمان ص ۷۷٤، ۷۹٤ اور شرح العقیدة الواسطیة للشیخ دکتور صالح فوزان ص ۱۹۳، ۲۰۳ مباحث فی عقیدة اهل السنة والجماعة ص ۳۲. ومفهوم اهل السنة والجماعة عند اهل السنة والجماعة د ناصر العقل ص ۸۰، ۸۷ و مجمل اصول اهل السنة والجماعة لناصر العقل ص ۲۷، ۲۹ وخصائص اهل السنة والجماعة للشیخ أحمد فرید ص ٦۳، ۸۷ واهل السنة والجماعة محمد عبد الهادی المصری الباب الثانی والباب الثالث اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱: کتاب و سنت پر اکتفاء

اہل السنۃ والجماعۃ اپنے عقائد، عبادات، معاملات، سیرت، اخلاق کی آبیاری کتاب و سنت کے شیریں چشمہ سے کرتے ہیں۔ وہ کتاب و سنت سے موافقت کرنے والی چیز کو قبول کرتے ہیں اور اسے ثابت رکھتے اور جو چیز ان دونوں کے مخالف ہو اسے اس کے قائل کی طرف لوٹا دیتے ہیں خواہ کوئی بھی ہو۔ ان کے برخلاف اہل بدعت و ضلالات کا طرز عمل یہ ہے کہ وہ ان دونوں مصادر سے اعراض کرتے ہیں۔ خواہ ان کا تعلق صوفیوں سے ہو جو اپنا دین خوابوں، مکاشفوں کے ذوق اور وجد سے حاصل کرتے ہیں۔[1] جن کے معصوم ہونے کا وہ دعوی کرتے ہیں اور ان کے امام ہدایت یافتہ ہیں۔ مثلاً علی، حسن، حسین رضی اللہ عنہم۔ اور وہ ان سے بری ہیں[2]

(گزشتہ سے پیوستہ) دیکھیں المجلة المجاهد عدد ۲۹ ص ۲۶، ۲۹ اور وجوب لزوم الجماعة وترك التفرق لجمال بن احمد بن بشير بادی ص ۲۸۷، ۲۹۵ . ومقدمة الدكتور محمد بن سعيد القحطاني لكتاب السنة لامام عبدالله بن احمد بن حنبل. اور دیکھیں اهل السنة والجماعة اصحاب المنهج الاصيل والصراط المستقيم دكتور عمر الاشقر۔

[1] جیسا کہ تبلیغی جماعت، بریلوی، دیوبندی، جنید، قادری، چشتی، سہروردی، نقش بندی حضرات کا عقیدہ عمل ان کی کتابوں سے ظاہر و باہر ہے مثلاً شیخ محمد زکریا کاندھلوی مصنف تبلیغی نصاب یا فضائل اعمال ان کی کتابیں فضائل صدقات، فضائل حج نیز مکاشفات پر مشتمل مستقل دو اجزاء میں مجتبیٰ اور بہجۃ القلوب بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح اس دور کے مشہور نام نہاد سکالر ڈاکٹر طاہر القادری جس نے تین گھنٹے کی تقریر (ویڈیو کیسٹ موجود ہے) میں صرف اپنے خواب بیان کر کے لوگوں کو مسحور کیا اور اپنے گرویدہ بنا لیا۔ اسی طرح حاجی امداد اللہ، شیخ اشرف علی تھانوی۔ قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، محمود الحسن دیوبندی، انور شاہ کشمیری وغیرہ کے خواب و مکاشفات ان کی سیرت کی کتابوں میں موجود ہیں۔ مثلاً اشرف السوانح، سوانح قاسمی، تذکرۃ الرشید، اور بطور خاص شیخ اشرف علی تھانوی کی تالیف ارواح ثلاثہ میں یہ سب چیزیں کثرت کے ساتھ مذکور ہیں۔ نیز حیستان رضا، ملفوظات اعلیٰ حضرت وغیرہ (ظاہری)

[2] من تعليقات سماحة الشيخ عبدالعزيز بن باز اثابه الله

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ان کا تعلق اہل کلام سے ہو جنہوں نے عقل کو معبود بنالیا اور اسے وحی کی نصوص پر حاکم بنا لیا یا ان لوگوں سے تعلق ہو جو اپنا دین مغربی افکار سے حاصل کرتے ہیں جو جزئی اور کلی طور پر اسلام کے مخالف ہیں۔ مثلاً سیکالوجی[1] اور سوشیالوجی وغیرہ[2]

۲: ان کا شریعت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اور اسے اسلاف کرام کے منہج کے مطابق سمجھنا

وہ شریعت کی نصوص کو تسلیم کرتے ہیں خواہ انہیں اس کی حکمت سمجھ آئے یا نہ آئے[3] وہ نصوص کو اپنی عقلوں پر پیش نہیں کرتے بلکہ اپنی عقلوں کو نصوص کے سامنے پیش کرتے ہیں اور انہیں ایسے سمجھتے ہیں جیسے اسلاف کرام نے سمجھا۔[4]

---

[1] دیکھیں احصون مهددة من داخلها، د محمد حسین ص ۱۵، ۳۹، ۵۹، ۹۶

[2] سابقہ حوالہ ص ۵۹، ۹۶

[3] جو شخص شریعت کی حکمت سمجھنے یا کوئی کام بھی اس کی حکمت کی بناء پر کرتا ہے تو ایسا شخص کمزور اور شریعت کا پابند نہیں مثلاً اگر کوئی شخص کھانا کھانے کے بعد انگلیاں اس لئے چاٹتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے تو شخص شریعت اور رسول کی اطاعت و فرماں برداری کرنے والا ہے اس کے برعکس اگر کوئی آدمی اس لئے انگلیاں چاٹتا ہے کہ سائنس دانوں نے تحقیق کرکے بتایا کہ انگلیوں کو چاٹنے سے کئی بیماریوں سے انسان محفوظ رہتا ہے تو اس شخص نے فرمان رسول پر عمل نہیں کیا اور نہ اس پر ایمان لایا۔ ہاں البتہ مومن آدمی اسرار و رموز اور حکمت کی باتیں سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں اس کے بغیر ہی محض اس لئے عمل کرتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کا حکم ہے یہ شخص صحیح العقیدہ اور منہج ہے۔ (ظاہری)

[4] دیکھیں قواعد الاستدلال علی مسائل الاعتقاد عثمان علی حسن ص ۱۴۳، ۱۶۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳: اتباع کرنا اور ابتداع یعنی بدعت ترک کرنا

وہ اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے سامنے کسی کو نہیں بڑھاتے نہ اپنی آواز کو نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند کرتے ہیں اور نہ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ کوئی خواہ کتنا ہی صاحب مرتبہ و مقام کیوں نہ ہو وہ اپنی آواز کو نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند کرے۔ ان کے برعکس مبتدعین، ضالین جو دین میں بدعت نکالتے ہیں۔ اور رب العالمین کی وحی میں اپنے باطل عقائد کی بنا پر جو نقص اور کمی رہ گئی ہے اسے مکمل کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ وہ کتنا برا کام کرتے ہیں وہ اسے پسند نہیں کرتے۔

۴: شب و روز کتاب و سنت کا اہتمام کرنا

وہ اہتمام سے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے حفظ کرتے ہیں اور حدیث رسول ﷺ کا پڑھنا اور سمجھنا ان کا محبوب مشغلہ ہے ان کے برخلاف، مبتدعین کا طریقہ یہ ہے کہ وہ قرآن وحدیث سے کہیں زیادہ اپنے بڑوں کا کلام پڑھتے پڑھاتے ہیں۔[1]

---

[1] جیسا کہ مختلف مذاہب، فرقے اور گروہ اپنے اکابرین کی کتابوں کو پڑھنے اور پڑھانے پر زور دیتے ہیں مثلاً حنفی، شافعی، مالکی، وغیرہ۔ نیز پرویزی، تبلیغی جماعت جو کہ علم دشمن جماعت ہے فضائل اعمال اور اپنے بزرگوں کی کتابوں کے علاوہ کسی کتاب کو پڑھنے ہی نہیں دیتے۔ بلکہ اس سے روکتے ہیں قرآن وحدیث کے درس کا اس قدر اہتمام نہیں کرتے جس قدر فضائل اعمال یا تبلیغی نصاب کو پڑھنے پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ اسی طرح جماعت اسلامی شیخ مودودی کی کتابوں کا اہتمام کرتی ہے اور طاہر القادری کے پیروکار اس کی کتابوں کا اور سنی پارٹی دعوت اسلامی کے نام سے کام کرنے والی وہ صرف فیضان سنت نامی کتاب جس میں دنیا جہان کا شرک اور کفر بھر دیا گیا اور بزرگوں کے قصے اور کہانیاں لکھ دیے گئے۔ اسی طرح امام بریلویت احمد رضا خان بریلوی کی کتابوں کا اہتمام اور اس کی شعر و شاعری اور تعلیمات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ سب لوگ اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدہ و منہج سے بہت دور ہیں جیسا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے۔ (طاہر نقی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵: کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں فرق نہ کرنا سوائے اس کے کہ نبی ﷺ خود کوئی حد مقرر کر دیں

(ان دونوں میں جو کچھ ہے) یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ان دونوں کو قبول کرنا ایک حد تک برابر ہے۔ رب العزۃ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴾(النجم:۳،۴)

اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ وہ وحی ہے جو اس کی طرف کی جاتی ہے۔

رسول مقبول ﷺ کا فرمان ہے:﴿ اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ﴾[۱،۲]

سنو! مجھے قرآن اور اسے کے ساتھ اس کی مثل (حدیث) دی گئی ہے۔

۶: صحیح سنت کو حجت ماننا اور متواتر و احاد کے درمیان فرق نہ کرنا

احکام ہوں یا عقائد، وہ حدیث رسول کو حجت مانتے ہیں اگر وہ خبر واحد ہی کیوں نہ ہو۔ ان کے بر خلاف مبتدعین کہتے ہیں کہ خبر واحد سے عقیدہ ثابت نہیں ہوتا کیوں کہ وہ ظن کے علاوہ کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ البتہ خبر واحد سے ان کے نزدیک احکام شرعیہ ثابت ہوتے ہیں[۳]

---

[۱] مسند الامام احمد ۴/ ۱۳۰،۱۳۱ ابو داؤد ۵/ ۱۳ برقم ۴۶۰۵ وصححه الالبانی فی صحیح الجامع ۲۶۴۳ .

[۲] منزلة السنة فی الاسلام للعلامة الالبانی .

[۳] اخبار الاحاد فی الحدیث النبوی ﷺ عبداللہ بن جبرین و من الادلة والشواهد علی وجوب الاخذ بخبر الواحد فی الاحکام و العقائد للشیخ سلیم الهلالی .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷: رسول اللہ ﷺ کے علاوہ ان کا کوئی ایسا معظم امام نہیں جس کی وہ سب باتیں لے لیتے ہوں اور اس کا خلاف چھوڑ دیتے ہوں

وہ دوسروں کے کلام کو کتاب وسنت پر پیش کرتے ہیں جو ان کے مطابق ہو اسے قبول کرتے ہیں اور جو اس کے خلاف ہو اسے نہیں لیتے وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ کے پیارے پیغمبر کے سوا کسی کی بات رد بھی کی جا سکتی ہے اور قبول بھی کی جا سکتی ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے فرقے وہ اپنے اماموں کی ہر بات کو قبول کرتے ہیں اگرچہ وہ دلیل کے خلاف ہی ہو، خصوصاً مذاہب مختلفہ کے متعصب صاحبان۔

۸: وہ سب لوگوں سے زیادہ رسول کریم کو جانتے ہیں

وہ رسول کریم ﷺ کے اقوال، اعمال، تقریرات اور ہدایات کو جانتے ہیں اس لئے وہ سب لوگوں سے بڑھ کر رسول کریم ﷺ سے محبت کرتے ہیں اور ان کی سنت کی اتباع کرتے ہیں۔ جب کہ مبتدعین کا معاملہ برعکس ہے وہ اپنے اماموں کے متعلق جتنا علم رکھتے ہیں اتنا رسول اللہ ﷺ کے متعلق نہیں رکھتے۔

۹: دین میں مکمل داخل ہونا

وہ مکمل طور پر دین میں داخل ہوتے ہیں اور پوری کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ کے اس فرمان کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً﴾ (البقرۃ:۲۰۸)

اے ایمان والو! تم اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔

اس کے برخلاف وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ در گروہ ہو گئے اور ہر گروہ جو اس کے پاس ہے وہ اس پر خوش ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ وہ لوگ ہیں جو اس چیز کا بیشتر حصہ بھول گئے جو انہیں یاد دلایا گیا تھا یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن کے حصے بنالئے اور بعض پر ایمان لائے اور بعض سے کفر کیا۔

۱۰: اسلام کے احکام کو مضبوطی سے پکڑنا

ان کا اسلام کے احکام کو مضبوطی سے تھامنا اس صورت میں ہے کہ وہ ہر حال میں قرآن وسنت پر کاربند رہتے ہیں خوش حالی ہو یا بدحالی، خوشی ہو یا ناخوشی، غصہ ہو یا رضامندی، یا اختیاری امر ہو ہر حال میں اسے قبول کرتے ہیں۔

۱۱: سلف صالحین کا احترام کرنا

اہل السنۃ والجماعۃ اسلاف کرام کا احترام کرتے ہیں اور ان کی اقتدا کرتے ہیں۔ ان کے مشرب سے ہدایت لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کا طریقہ محکم، اسلم اور اعلم ہے[1]

۱۲: ان کا ایک مسئلہ میں نصوص جمع کرنا اور متشابہ کو محکم کی طرف لوٹانا

وہ ایک مسئلہ میں نصوص شرعیہ کو جمع کرتے ہیں اور متشابہ کو محکم کی طرف لوٹا دیتے ہیں تاکہ حق تک پہنچ سکیں۔ جب کہ بہت سے طبقے اس چیز کو بھول چکے ہیں جو انہیں یاد کرائی گئی تھیں وہ نصوص شرعیہ کو ٹیڑھی آنکھ سے دیکھتے ہیں، خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ مثلاً معطلہ، ممثلہ، قدریہ، جبریہ۔

---

[1] دیکھیں' حکم مخالفة اهل السنة فی تقریر مسائل الاعتقاد ص ۳۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳: ان کا علم اور عبادت کو جمع کرنا

جب کہ دوسرے یا تو علم چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہوں گے یا عبادت چھوڑ کر علم میں۔ البتہ اہل السنۃ والجماعۃ دونوں امور جمع کرتے ہیں۔

۱۴: توکل علی اللہ اور اسباب کے التزام کو جمع کرنا

وہ نہ ان اسباب کا انکار کرتے اور نہ ہی ان کی تاثیر کا کیونکہ وہ شرعاً اور قدراً ثابت ہے اور نہ وہ اسباب چھوڑتے ہیں اور نہ ہی ان پر انحصار کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ بندے پر واجب ہے کہ وہ اللہ پر ایمان رکھنے اور اس پر توکل کرنے کے ساتھ ساتھ عمل میں کوشش جاری رکھے اور نجات کے اسباب اختیار کرے اور اللہ سے ہاں درخواست کرتا رہے کہ اس کے دین و دنیا کے کام آسان کر دے[۱]

وہ اسباب اختیار کرنے کو توکل علی اللہ کے منافی نہیں سمجھتے کیونکہ نصوص شرعیہ توکل علی اللہ اور زندگی کے مختلف معاملات میں مشروع اور مباح اسباب کے اختیار کرنے کے احکام سے بھری پڑی ہیں کیونکہ شریعت نے عمل کرنے اور رزق طلب کرنے کا حکم دیا ہے اور اسی طرح سفر میں زادِ راہ اور دشمن کے مقابلے کے لئے تیاری کا بھی قرآن میں حکم ہے۔

﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ ﴾(الجمعۃ:۱۰)

کہ جب نماز مکمل ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ۔

اور فرمایا ﴿ فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا ﴾(الملک:۱۵)

کہ تلاش رزق کے لئے زمین کے کناروں پر چلو۔

۱۔ دیکھو اشرح کتاب التوحید صحیح البخاری للشیخ عبداللہ الغنیمان ۲/ ۶۲۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور فرمایا: ﴿ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ﴾ (البقرۃ: ۱۹۷)

اور زادِ راہ لیا کرو کیوں کہ بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے۔

اور فرمایا: ﴿ وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ ﴾ (الانفال: ۶۰)

اور ان کے لئے اپنی طاقت کے مطابق قوت تیار رکھو اور گھوڑے باندھ کر رکھا کرو تاکہ تم اللہ کے دشمنوں کو ڈرا سکو۔

اور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿ احرص علی ما ینفعک واستعن باللہ ولا تعجز إن اصابک شئی فلا تقل لو انی فعلت کان کذا و کذا ولکن قل قدر اللہ و ماشاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان ﴾[1]

کہ اس چیز کی حرص کر جو تجھے نفع دے اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز نہ ہو اگر تجھے کچھ نقصان ہو جائے تو یوں نہ کہہ کہ اگر میں یہ کرتا تو ایسا ایسا ہوتا لیکن کہہ کہ اللہ نے مقدر کیا اور جو اس نے چاہا وہ کیا۔ کیوں کہ "لو" شیطان کا عمل کھول دیتا ہے۔ یہ ہے عقلی، نقلی اور واقعاتی دلائل کا تقاضا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے واقعاتی اسباب اور مسببات کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط کر دیا ہے اور ایسے طرق اور وسائل بنائے جن سے مقاصد حاصل ہوتے ہیں اور یہی کچھ بحث و نظر اور عقلوں میں ٹھہرا دیا اور اسے واقعتاً نافذ کیا ہے اور منقولات میں اسے ثابت کیا ہے۔[2]

---

[1] صحیح مسلم ۸/ ۵۶ رقم ۲۶۶۴

[2] دیکھیں: مجموع الفتاوی ۸/ ۲۸۴، ۲۸۵ الحدائق الناضرۃ لابن سعدی ص ۱۲۵ والسنن الالٰہیۃ عبدالکریم زیدان ص ۲۱، ۲۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہیں جو اسباب کا انکار کرتے ہیں اور ان کی تاثیر کی نفی کرتے ہیں۔ جیسے اشاعرہ[1] اور نہ ہی وہ نجوم کے پرستاروں کی طرح ہیں جو ایسی چیزوں کو سبب بنائیں جن کا شرعا اور قدرا سبب ہونا ثابت نہیں جیسا کہ خرافات پر یقین رکھنے والے حوادثات ارضیہ میں ستارہ کی تاثیر کے قائل ہیں اور نہ ہی وہ رافضیوں کی طرح ہیں جو سمجھتے ہیں کہ کربلا کی مٹی میں ہر بیماری کی شفا ہے۔ خصوصاوہ مٹی جو حسین رضی اللہ عنہ کی قبر کے قریب ہے۔[2] اور نہ ہی وہ ان کی طرح ہیں جنہوں نے اسباب پر تکیہ کر لیا اور توکل چھوڑ دیا اور نہ ہی وہ ان لوگوں کی طرح ہیں جو اسباب اس بنا پر اختیار نہیں کرتے کہ وہ توکل کے منافی ہیں اور اسباب ترک کرنا افضل اور اعلی قسم کا توکل ہے۔ کیونکہ یہ سب نظریات ،ضلالت اور باطل ہیں اس لئے بعض علماء نے کہا ہے کہ اسباب کی طرف جھانکنا شرک فی التوحید اور اسباب ترک کرنا نقص فی العقل ہے اور اسباب سے کلی اعراض کرنا شرع شریف میں نقص سمجھنا ہے۔[3]

١٥: ان میں دنیاوی فراخی اور زہد اکٹھا ہونا

اہل السنۃ والجماعۃ اس شخص پر تنقید نہیں کرتے جو دنیاوی مال و دولت کی فراوانی رکھتا ہے اور رزق تلاش کرنے کی تگ ودو کرتا ہے بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی ذات اور اپنے کنبے کے لئے روزی کمائے اور لوگوں سے مستغنی ہو جائے ان کے مال و متاع سے طمع کی رسی کاٹ دے البتہ یہ بات مد نظر رہنی چاہیے کہ حصول دنیا اس کا بڑا مقصد نہ بن جائے اور نہ ہی اس کے علم کا یہ مقصد ہونا چاہیے اور نہ ہی انسان حرام ذرائع سے روزی کمائے۔ اسی طرح اہل السنۃ والجماعۃ اس شخص پر بھی طعن نہیں کرتے جو بقدر گزراں روزی پر کفایت کرے اور دنیاوی مال و متاع کی قلت پر بھی راضی رہے۔

---

[1] منهج الأشاعرة في العقيدة للشيخ،د سفر الحوالي ص ٤٥
[2] تفضيل زيارة قبر الحسين رضي الله عنه على حج بيت الله الحرام د عبدالمنعم السامرائي ص ١٣
[3] شرح العقيدة الطحاوية ص ٤٦٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ زہد تو دل میں ہونا چاہیے اور دل کا زہد یہ ہے کہ انسان اس چیز کو چھوڑ دے۔ جس کا آخرت میں کوئی نفع نہیں ہے اگر کوئی انسان دنیا کی دولت کمائے اور اسے دل میں نہ رکھے بلکہ ہاتھ میں رکھے اور اس سے بھائیوں کی خدمت کرے اور فقراء مساکین پر صدقہ کرے اور حق کی ضرورتوں پر خرچ کرے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے اسے عطا کرتا ہے۔

جیسے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور دیگر دولت مند مہاجرین اور انصار صحابہ کا حال تھا۔[1]

اور جیسے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا حال تھا کہ وہ اپنے دور کے بڑے بڑے اغنیاء میں سے تھے اگرچہ وہ سب سے بڑے زاہد نہ تھے لیکن وہ زاہدوں میں سے ضرور تھے۔

اللہ رب العزۃ نے ان کو مال دیا تھا لیکن انہوں نے وہ مال حق پر خرچ کیا اس طرح ہمیں اہل السنۃ والجماعۃ کے وہ بزرگ نظر آتے ہیں جو خود دار اور سفید پوش فقیر تھے جو دنیاوی دولت کی کمی پر راضی تھے نہ یہ ان پر تنقید کرتے تھے اور نہ وہ ان پر۔

ان کے برخلاف دوسرے اہل دنیا جو دنیا کے لئے زندہ ہیں اور دنیا کے لئے مشقتیں اٹھاتے ہیں اور دنیا ہی ان کا مبلغ علم اور بڑا مقصد ہوتا ہے ان کی محبت اور عداوت بس دنیاوی مال و دولت پر ہوتی ہے وہ تمہیں مسلسل دن رات محنت و مشقت کرتے نظر آئیں گے۔ فقط مال و دولت کی حرص لئے ہوئے وہ کسی جگہ ہو یا کسی طریقہ سے انہیں اس کے حرام ذریعے کی کوئی پرواہ نہیں۔ ان کے برعکس صوفیوں وغیرہ کے وہ افراد ہیں جو لوگوں پر بوجھ بنے ہوئے ہیں اور انہوں نے مکمل طور پر ترک دنیا کو زہد سمجھا ہوا ہے وہ

---

[1] من تعلیقات سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزی کے وسائل واسباب کو اپنانا زہد کے منافی سمجھتے ہیں۔

۱۶: ان میں خوف، امید اور محبت کا جمع ہونا

اہل السنۃ والجماعۃ ان امور کو جمع کرتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان تینوں میں کوئی تعارض اور منافات نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ انبیاء ومرسلین کا وصف بیان کیا ہے:

﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ (الانبیاء:۹۰)

کہ وہ خیرات میں جلدی کرتے ہیں اور ہمیں امید اور ڈر سے پکارتے ہیں اور ہمارے سامنے جھکنے والے انسان ہیں اور اپنے بندوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا

﴿تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾ (السجدۃ:۱۶)

ان کے پہلو بستروں سے جدا ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے رب کو ڈر اور امید سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ان کو دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ اور فرمایا:

﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ﴾ (الزمر:۹)

بھلا وہ جو رات کی گھڑیاں سجدے اور قیام کرتے ہوئے گزارتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید کرتا ہے (وہ دوسرے کے برابر ہو سکتا ہے) اور فرمایا:

﴿وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ﴾ (بنی اسرائیل:۵۷)

کہ وہ اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اور اس نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے خوف اور امید سے پکاریں جیسے فرمان الٰہی ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

﴿وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا﴾(الاعراف:۵۶)

اور اسے خوف اور امید رکھتے ہوئے پکارو۔

اہل السنۃ والجماعۃ کا اس مسئلے میں یہ طریقہ ہے۔ان کے علاوہ دوسرے گروہ خوف، محبت اور امید کو جمع نہیں کرتے وہ صرف عبادت کو لیتے ہیں اور باقی کو چھوڑ دیتے ہیں۔

مثلاً غالی صوفیوں کو لیجیے ! وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں لیکن نہ عذاب کے خوف سے نہ ثواب کے طمع سے بلکہ فقط محبت کے لیے ان کے طبقے سے تعلق رکھنے والی رابعہ عدویہ[1] کہتی ہے۔

احبك حبين حب الهوىٰ
وحبا لانك اهل لذاكا
فاما الذی هو حب الهوىٰ
فشغلی بذكرك عمن سواكا
واما الذی انت اهل له
فكشفك لی الحجب حتی أراكا[2]

کہ میں تجھ سے دو طرح سے محبت رکھتی ہوں ایک چاہت کی محبت اور دوسری محبت یہ کہ تو اس کا حق دار ہے۔اور وہ محبت جو چاہت کی وجہ سے ہے وہ دوسروں کو چھوڑ کر تیرے ذکر میں مشغول رہنا ہے اور جس کا تو اہل ہے وہ یہ ہے کہ مجھ سے پردہ ہٹا لے تاکہ میں تجھے دیکھ سکوں۔

---

[1] ہمارے ہاں رابعہ بصری کے نام سے اس قسم کی حکایات و خرافات مشہور اور معروف ہیں جیسا کہ کہ ابراہیم ادہم کا عمرہ کے لئے مکہ جانا اور وہاں بیت اللہ کا موجود نہ ہونا معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ وہ تو رابعہ بصری کا طواف کرنے گیا ہوا ہے العیاذ باللہ۔یہ ان صوفیا اور مدعیان اسلام کا عقیدہ ہے اس کے باوجود دعوی ہے کہ ہم اہل سنت ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس طرح ابن عربی صوفی کہتا ہے:۔

ادین بدین الحب انی توجهت
رکائبه فالحب دینی وایمانی [1]

میں تو دین محبت کا پیروکار ہوں جہاں کہیں بھی اس کی سواریاں جائیں
اور محبت میرا دین اور ایمان ہے۔

بلاشک و شبہ یہ سلسلہ اور مسلک باطل و فاسد ہے اس کے اثرات نہایت بھیانک ہیں مثلاً اللہ کے عذاب اور اس کی پکڑ سے بے خوفی، انتہا اس کی یہ ہے کہ انسان ملت اسلام سے خارج ہو جاتا ہے غور کرو جو شخص مسلسل گناہ کرتا جا رہا ہے اور بغیر عمل کے رحمت الٰہی کی امید رکھتا ہے وہ جھوٹی امیدوں اور باطل خواہشات اور دھوکے کا شکار ہو جاتا ہے۔

رہے خارجی سو وہ فقط خوف الٰہی سے عبادت کرتے ہیں انہوں نے اپنی بندگی کو محبت الٰہی سے نہیں ملایا۔ اس لئے وہ اپنی عبادت میں لذت اور رغبت محسوس نہیں کرتے ان کے نزدیک رب کریم ظالم حکمرانوں کی طرح ہے اور یہ تصور اللہ کی رحمت سے مایوسی میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس مسلک میں اللہ تعالی کے ساتھ انتہائی کفر اور سوء ظنی ہے۔

لیکن اہل السنۃ والجماعۃ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ خوف، امید اور محبت کو یکجا کرنا ضروری ہے اس لیے کہ خوف، امید کے ساتھ لازم ہے ورنہ وہ ناامید اور مایوس ہو کر رہ جائے گا۔ اور امید، خوف کے ساتھ لازم ہے ورنہ اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہو جائے گا۔ یہ ایک مقولہ بھی سننے جایئے اسلاف کرام کے ہاں مشہور مقولہ ہے کہ:

(گزشتہ سے پیوستہ) اس کتاب کو بغور پڑھیں تاکہ عقیدہ اہل سنت کا صحیح علم حاصل ہو۔ (ظاہری)

[2] الصوفية فی نظر الاسلام، دراسة و تحليل لسميع عاطف الزين ص ۲۵۷

[1] الشعر الصوفي الى مطلع القرن التاسع للهجرة د محمد بن سعد حسين ص ۱۷۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" من عبدالله بالحب وحده فهو زنديق ومن عبده بالخوف وحده فهو حروری[1]

"ومن عبده بالرجاء وحده فهو مرجئی ومن عبده بالخوف والحب والرجاء فهو مؤمن موحد"[2]

جو فقط محبت کی بنا پر اللہ کی عبادت کرے وہ زندیق ہے، اور جو محض خوف سے کرے وہ خارجی ہے اور جو فقط امید سے کرے وہ مرجئی ہے اور جو محبت، خوف، امید سے اللہ کی عبادت کرے، وہ موحد مومن ہے۔

۱۷: ان میں رحم اور نرمی، شدت اور سختی کا جمع ہونا

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا وصف بیان کیا ہے

﴿أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾(الفتح:۲۹)

کہ وہ کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں نرم دل ہیں۔اور اپنے مؤمن بندوں کی توصیف بیان کی جو اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ ان سے محبت کرتا ہے:

﴿اذلة على المؤمنين أعزة على الكفرين﴾(المائدة:۵۴)

کہ وہ مومنوں کے حق میں بڑے نرم اور کافروں کے حق میں بڑے سخت ہیں۔

ہمارے پیغمبر سیدنا محمد ﷺ نبی رحمت بھی تھے اور کسی خاص وقت میں" نبی الملحمة "یعنی معرکہ آراء نبی بھی تھے اس طرح آپ ہنس مکھ مرد اور مرد میدان بھی تھے[3] آپ کے اوصاف حمیدہ کے بارے کہا گیا ہے:

فماحملت من ناقة فوق ظهرها
ابر اوفی ذمة من محمد

---

[1] حروراء کی طرف نسبت ہے حروراء عراق کا مشہور مقام ہے جہاں سے خارجی نکلے۔

[2] العبودية لابن تيمية ص ۱۲۸

[3] زاد المعاد لابن القيم ۸۷/۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہ آج تک کسی اونٹنی نے محمد ﷺ سے بڑھ کر کسی نیک اور عہد کی پاسداری کرنے والے کو اپنی پیٹھ پر نہیں اٹھایا۔

اسی طرح آپ کے اوصاف حمیدہ کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے۔

فما حملت من ناقة فوق ظهرها
اشد على اعدائه من محمد

کہ کسی اونٹنی نے آج تک اپنی پیٹھ پر کسی ایسے شخص کو نہیں بٹھایا جو محمد ﷺ سے بڑھ کر دشمنوں پر سخت ہو۔

اگر یہی وصف اس کی امت کا ہو تو یہ تعجب والی بات نہیں کیوں کہ آپ ﷺ اہل السنۃ والجماعۃ کے لئے اسوہ اور نمونہ ہیں۔ ان کے برعکس دوسروں کا معاملہ ہے وہ مومنوں پر نکیر کرتے ہیں۔ ان سے درشت کلامی سے پیش آتے ہیں البتہ وہ کفار کے دوست اور مبتدعین اور منافقین کے طرف دار ہیں اور ان سے نرمی برتتے ہیں اور ان کے لئے نرم گوشہ رکھتے ہیں۔

۱۸: ان میں عقل اور جذب کا اکٹھا ہونا

ان کی عقلیں راجح ہیں اور ان کے جذبات سچے ہیں اور ان کی تعبیرات منضبط ہیں انہوں نے اپنی عقل کو جذبات پر اور جذبات کو عقل پر غالب نہیں ہونے دیا۔ البتہ انہوں نے ان دونوں کو مکمل اور اتم صورت میں جمع کر دیا ہے۔ وہ معتزلہ جیسے نہیں ہیں جنہوں نے جمود اختیار کر لیا اور شرعی نصوص کے ساتھ سرد مہری کا برتاؤ کیا اور نہ ہی وہ صوفیاء کی طرح ہیں جو خود ساختہ فنا[1] اور انبساط میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔[2]

---

[1] فناء یہ ایک صوفیانہ اصطلاح ہے اس سے مراد ان کے بقول یہ ہے کہ آدمی فنا فی اللہ ہو جائے یعنی وہ اپنے معبود کی عبادت کرکے معبود میں اور اس کا ذکر کرکے مذکور میں اور معرفت حاصل کرکے معروف میں فنا ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہی وہ روافض کی طرح ہیں جن کو ان کے ادعائے حب اہل بیت نے غلو میں داخل کر دیا تو انہوں نے اہل بیت اطہار کو پوجنا شروع کر دیا اور نہ ہی وہ اجڈ خوارج کی طرح ہیں جن کو ان کے اکھڑ پن نے یہاں تک پہنچا دیا کہ انہوں نے علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو کافر قرار دیا اور ان کے خون کو حلال کر لیا۔ مزید بر آں اہل سنت سب سے زیادہ خود اعتماد اور اپنے اوپر کنٹرول کرنے والے ہیں۔

اور پھر اہل سنت تمام لوگوں سے بڑھ کر مستقل مزاج اور خود اعتماد ثابت ہوئے ہیں وہ ان لوگوں کی طرح نہیں جنہیں ہر طالع آزما خود غرض پھسلا لیتا ہے اور انہیں کوئی بھی باطل پرست مشتعل کر کے ہائی جیک کر سکتا ہے۔ مثلاً وہ ان کے پاس آئے اوٹ پٹانگ مسائل اور ان کے جوابات بیان کر کے انہیں اپنے پیچھے لگا لے اور انہیں اس طرح کر سکے جیسے جبریہ ہیں جو قدریہ کا رد عمل ہیں اور جس طرح مرجیہ، خوارج کا رد عمل ہیں۔

اہل السنۃ والجماعۃ کے جذبات مضبوط اور جوان ضرور ہیں لیکن وہ عقل کے کنٹرول میں ہیں۔ اور ان کی عقل شریعت کے کنٹرول میں ہے۔

﴿نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی لِنُوْرِه مَنْ یَّشَآءُ﴾ (النور: ۳۵)

روشنی در روشنی ہے اللہ جسے چاہتا ہے اس کی طرف اس کی راہنمائی کرتا ہے۔

(لازم نہ ... پیوستہ) حتی کہ وہ اسے اپنے نفس اور ارادہ کے سوا کسی چیز کو نہ دیکھے ایک اور فنا بھی ان کے ہاں متعارف ... اور وہ یہ ہے کہ جسم عنصر کو موہوم سمجھے اور مخلوق کے وجود کو عین خالق کا وجود سمجھے اور عینی وجود ایک قرار ... یہ ... اتحادیوں اور ملحدوں کا ہے جو کائنات میں سب سے بڑھ کر گمراہ ہیں۔ التدمیریۃ لابن تیمیۃ بتحقیق محمد بن عودۃ السعودی ص ۲۲۱، ۲۲۲

... ایک صوفیانہ اصطلاح ہے اور اس کا معنی ہے ... تکلفی اور ترک ادب۔ یعنی بندہ اس مرتبہ تک پہنچ ... کہ اللہ ... سے بے تکلف ہو جائے اور اس کا احترام ترک کر ... دیکھیں شرح عقیدہ طحاویۃ ص ۱۱۳ اور مدارج السالکین لابن القیم ۲/ ۳۳۶، ۳۴۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ سے ان کی محبت اللہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہے۔ وہ انہیں ایسا نہیں کرنے دیتی کہ وہ آپ کو اس مرتبہ سے بھی اوپر لے جائیں جو اللہ نے انہیں عطا فرمایا ہے۔ اور کفار و مبتدعین سے انہیں نفرت ہے۔ لیکن نفرت انہیں اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ ان پر ناجائز اور بلا ثبوت بات کہیں۔

۱۹: ان کا عدل کرنا

عدل و انصاف سے کام لینا اہل سنت کا بنیادی اور نمایاں وصف ہے وہ سب لوگوں سے بڑھ کر انصاف پسند اور عدل گیر واقع ہوئے ہیں اور اللہ کے اس فرمان کے سامنے سب سے پہلے سر تسلیم خم کرنے والے ہیں:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ﴾ (النساء: ۱۳۵)

اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم رہنے والے بن جاؤ۔

﴿وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى﴾ (الانعام: ۱۵۲)

اور جب تم بات کرو تو انصاف کی کرو اگرچہ اس کی زد میں تمہارا کوئی قریبی ہی کیوں نہ ہو۔

اس بات کا بین ثبوت یہ ہے کہ بہت سے گروہ اور جماعتیں جھگڑے کے وقت ان کا فیصلہ قبول کرتی ہیں اگر اہل سنت عدل نہ کریں تو اور کون کرے وہ کسی پر ظلم روا نہیں سمجھتے اور نہ کسی کا حق دباتے ہیں اگرچہ کوئی بھی ہو۔ اگر دلیل چاہیے تو جرح و تعدیل کی کتابیں اٹھا کر دیکھو تمہیں اس بات کی واضح دلیل اور روشن برہان نظر آئے گی۔ ان کے عدل کا مظہر یہ بھی ہے کہ وہ ان کو کافر نہیں کہتے جو انہیں کافر کہتے ہیں۔[1]

---

[1] کسی کی تکفیر محض مخالفت کی بنا پر نہیں کرتے البتہ اگر کوئی شخص واقعۃً کافر ہے تو اسے کافر کہتے اور مانتے ہیں نیز ایسے شخص کے کفر میں شک بھی نہیں کرتے۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۰: علمی امانت

امانت علم کی زینت ہے اور اس کی ایسی روح ہے جو اس کے پھل کو پاکیزہ اور ذائقے کو لذیذ بناتی ہے۔ اگر آپ کتب اسمائے رجال میں راویان حدیث کے حالات دیکھیں گے تو آپ کو اہل السنۃ والجماعۃ اور دوسروں کے درمیان علمی دیانت کے معاملے میں مشرق و مغرب کا سا فرق معلوم ہوگا۔[1]

اس معاملے میں اہل السنۃ والجماعۃ کو بلند منصب حاصل ہے وہ سب سے بڑھ کر امانت علمی کے محافظ ثابت ہوئے ہیں اور اس زیور سے آراستہ ہونے کی بڑی حرص رکھتے ہیں۔ ان کی علمی امانت کا زندہ ثبوت یہ ہے کہ روایات نقل کرنے میں ان کی دیانت مسلم ہے۔ وہ نصوص کی قطع و برید اور تصحیف و تحریف[2] اور دروغ گوئی اور حقائق کی تبدیلی سے کوسوں دور ہیں۔

---

[1] رسائل الاصلاح للشیخ محمد الخضر حسین ۱۳/۲

[2] جب کہ اس دور کے مبتدعین اہل السنۃ والجماعۃ کا دعوی کرنے کے باوجود قرآن اور احادیث رسول میں تحریف کرتے ہیں۔ علماء دیوبند اور علماء بریلوی کی ان تحریفات کو ہمارے شیخ سید بدیع الدین راشدی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا ہے جسے ہم اپنے ادارے کی طرف سے عنقریب جمع کر رہے ہیں۔ اور اسی طرح شیخ بکر ابوزید نے "تحریف النصوص" نامی کتاب اور شیخ صلاح الدین نے زوابع فی وجہ السنۃ میں جمع کیا ہے۔ ماسٹر امین اوکاڑوی نے بھی تحقیق مسئلہ رفع الیدین ص ۶ میں سورۃ نساء کی آیت:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾

میں تحریف کی ہے اور آیت یوں لکھی ہے "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ" اور ترجمہ یہ کیا ہے "اے ایمان والو! اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو جب تم نماز پڑھو۔"

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

یہ لوگ نہ تو اہل سنت ہیں اور نہ ہی اپنے دعوی کے مطابق حنفی ہیں کیوں کہ یہ تمام وحدۃ الوجود کے قائل ہیں۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وہ جب اپنے مخالف کی بات نقل کرتے ہیں۔ تو پوری نقل کرتے ہیں وہ ایسا نہیں کرتے کہ اپنی موافق بات کو لے لیں اور دوسری کو چھوڑ دیں۔ تاکہ منقول عنہ (مجتہد و عالم) کی بات کو دین بنا سکیں بلکہ وہ تو مکمل کلام نقل کرتے ہیں اگر حق ہو تو قبول کرتے ہیں اگر باطل ہو تو رد کرتے ہیں۔ اگر حق و باطل دونوں باتیں ہوں تو حق قبول کرتے ہیں اور باطل چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ قاطع برہان اور روشن دلیل کی بنا پر کرتے ہیں۔

ان کی علمی دیانت و امانت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ وہ کلام کو وہ معنی ہرگز نہیں پہناتے جس کی وہ متحمل نہ ہو بلکہ وہ ایسے دیانت دار واقع ہوئے ہیں کہ وہ جہاں جہاں ان دلائل کا تذکرہ کرتے ہیں جو ان کے حق میں ہے وہاں وہ دلائل بھی ذکر کر دیتے ہیں جو ان کے خلاف ہوں اور جب حق آشکارا ہو جائے تو اسے فوراً اپنا لیتے ہیں۔ نہ وہ بغیر علم کے فتویٰ دیتے ہیں نہ فیصلہ۔ اور وہ اس بات سے کوسوں دور ہیں کہ کسی قول و فعل کی نسبت کسی دوسرے کی طرف کریں بلکہ جس کا قول ہوگا اسی کی طرف اس کی نسبت کریں گے۔

رہے نفسانی خواہشات کے پرستار، اس معاملے میں ان کی تفریط کا کیا پوچھنا، ان کے ہاں خواہش کی اتباع اس قدر ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ وہ متشابہ پر حکم لگانے اور باطل کو مزین کرنے اور اسے لئے استدلال کرنے، عبارات اور نصوص کے قطع برید کرنے میں بڑے جری واقع ہوئے ہیں۔ ان میں مذہبی تعصب خطرناک حد تک موجود ہے یہ اجماع کا دعویٰ کر کے دھوکا دینے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ اور کتابوں کی نسبت غیر مصنفین کی طرف کرنے اور تحریف کلمات اور ان میں ترمیم و اضافہ سے بھی نہیں چوکتے۔[1]

---

[1] تحریف النصوص من ماخذ اھل الاھواء فی الاستدلال للشیخ دکتور بکر ابو زید ص ۷۰۶ اور دیکھیں! حکم الانتماء للشیخ بکر ابو زید ص ۵۴ رسائل الاصلاح للشیخ محمد الخضر حسین ص ۱۳، ۲۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۱: اعتدال و توسط

اور یہ وصف اور خوبی ان بڑی خوبیوں میں سے ہے جس سے اہل السنۃ والجماعۃ دوسروں سے ممتاز ہیں جس طرح نقصان وہ حد تک غلو کا شکار ہونے اور مہلک تفریط کی حد تک جھکاؤ اختیار کرنے والی امتوں میں، امت اسلام معتدل اور متوسط امت ہے۔

اسی طرح اہل السنۃ والجماعۃ امت مسلمہ کے فرقوں میں متوسط اور معتدل ہیں جب کہ دوسرے فرقے افراط و تفریط کے شکار ہونے کی وجہ سے صراط مستقیم سے ہٹ چکے ہیں[1] اور توسط واعتدال مختلف امور میں واضح نظر آتا ہے۔ خواہ ان کا تعلق عقیدہ سے ہو یا احکام سے، سلوک سے ہو یا اخلاق وغیرہ سے، اعتدال و توسط کے چند مظاہر درج ذیل ہیں۔

(۱) اہل السنۃ والجماعۃ مسئلہ صفات باری تعالی میں معطلین اور ممثلین کے درمیان میں

کیوں کہ اہل تعطیل نے اوصاف باری تعالی کا انکار کیا ہے اور ان کی نفی کی ہے جب کہ اہل تمثیل نے انھیں ثابت کیا اور انہیں مخلوق کی صفات کے مشابہ کر دیا۔ لیکن اہل السنۃ والجماعۃ صفات باری تعالی کو ثابت کرتے ہیں البتہ تمثیل کے بغیر اور انہیں مخلوق کی صفات سے پاک سمجھتے ہیں البتہ تعطیل کے بغیر۔ انہوں نے فریقین کی اچھی باتوں کو خوبی کے ساتھ جمع کر لیا یعنی اثبات اور تنزیہ کو اور تعطیل اور تمثیل کے سلسلے میں ان کی باتوں کو ترک کر دیا۔[2]

---

[1] دیکھیں 'شرح العقیدہ الواسطیۃ للھراس ص ۱۸٤

[2] شرح عقیدہ الواسطیہ للھراس ص ۱۸٦

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) وعدہ کے سلسلے میں مرجیہ اور وعیدیہ کے درمیان اہل سنت کا اعتدال و توسط

مرجیہ کہتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ کوئی گناہ مضر نہیں اس طرح کفر کے ساتھ کوئی اطاعت مفید نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ایمان محض تصدیق قلبی کا نام ہے اگرچہ وہ زبان سے اقرار نہ بھی کرے اور انہوں نے اعمال کو ایمان سے مؤخر کر دیا اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ فرماں بردار کو عذاب کرے اور نافرمان کو نعمت دے۔ تو یہ جائز ہے۔

وعیدیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر عقلاً واجب ہے کہ وہ گناہ گار کو عذاب کرے اور فرماں بردار کو ثواب دے۔ اگر کوئی شخص کبیرہ گناہ کرتے ہوئے بغیر توبہ کے مر جائے تو ان کے نزدیک یہ درست نہیں کہ اللہ اسے بخش دے۔ مگر اہل السنۃ والجماعۃ مرجیہ اور وعیدیہ کے بین بین ہے۔ اگر کوئی کبیرہ گناہ کرتا ہوا بغیر توبہ کے مر جائے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے تو سزا دے چاہے تو معاف کر دے۔ اگر اسے سزا دے تو وہ کفار کی طرح مخلد فی النار نہیں ہے بلکہ وہ آگ سے نکل کر جنت میں داخل ہو جائے گا۔ [1]

(ج) مسئلہ تکفیر میں راہ اعتدال

اور یہ مسئلہ مندرجہ ذیل فقرہ میں داخل ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ایک فریق دوسروں کو کافر کہنے میں بے باک ہے وہ مرتکب کبیرہ کو کافر قرار دیتا ہے، اور وہ شہادتین کے اقرار کرنے والے پر اسلام کا حکم نہیں لگاتا اگرچہ فرائض اسلام ادا کرے اور نماز، روزے پر پابندی کرے جب تک وہ ان کی ایسی شرائط کو نہ اپنائے جن کا کتاب و سنت میں کوئی وجود نہیں۔ جیسے خارجی اور ان کے راستے پر چلنے والے

---

[1] دیکھیں التنبیہات اللطیفہ للشیخ ابن سعدی ص ۶۲ وشرح الواسطیۃ للهراس ص ۱۸۸، ۱۸۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طبقات کا حال ہے۔ جب کہ ہم دوسرے فریق کو دیکھتے ہیں کہ وہ تفریط کا شکار ہو گیا ہے اور اس نے مکمل طور پر تکفیر کی ممانعت کر دی اور وہ فریق سمجھتا ہے کہ جو کوئی کلمہ پڑھے اس کو کافر کہنا جائز نہیں بلکہ وہ کہتا ہے کہ متعین طور پر کسی کو کافر کہنا جائز نہیں کیوں کہ کفر کا اطلاق اعمال پر ہے چنانچہ وہ فریق کسی کو کافر نہیں کہتا۔ حتیٰ کہ مرتدین اور مدعیان نبوت کو بھی اور نہ ہی اس کو جو نماز کے وجوب کا انکار کرتا ہے۔ حالانکہ اہل علم کا اجماع ہے کہ اس طرح کے لوگ اسلام سے خارج ہیں۔

لیکن اہل السنۃ والجماعۃ کو اللہ تعالیٰ نے اس اختلافی مسئلہ میں اپنے فضل سے ہدایت دی اور اس کا سبب دلیل شرعی کا لزوم ہے۔ مطلقاً تکفیر کی ممانعت نہیں کرتے اور نہ ہر کبیرہ گناہ پر کسی کو کافر کہتے ہیں۔ وہ اس بات کے قائل بھی نہیں کہ معین تکفیر ممکن نہیں اور نہ ہی وہ عام طور پر کسی کی تکفیر کے قائل ہیں۔ جب تک کہ ان میں سے کسی میں تکفیر کی شروط اور عوامل نہ پائے جائیں اور نہ اس بات کے قائل ہیں کہ معین کو کافر نہ کہنا چاہیے اور نہ وہ معین کے حق میں اس کے موانع کی نفی کے قائل ہیں اور نہ ہی وہ اس شخص کے اسلام کے بارے میں توقف کے قائل ہیں جو ظاہراً اسلام کا پابند ہے یا اس سے اسلام میں داخل ہونے کا ارادہ ظاہر ہوتا ہے۔ بلکہ وہ تمام اہل قبلہ موحدین کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہیں اور ان کے متعلق بھی حسن ظن کے قائل ہیں جو اسلام میں داخل ہیں یا داخل ہونے کا ارادہ کرتے ہیں۔ البتہ جو کفر کا ارتکاب کرے اور اس میں تکفیر کی شروط پائی جائیں اور اس کے حق میں کفر کے موانع کی نفی ہو جائے تو وہ ایسے شخص کی تکفیر میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور نہ اس سلسلے میں بزدلی دکھاتے ہیں اور نہ ہی کھینچتے ہیں۔[1]

---

[1] دیکھیں: مجموع الفتاوی ۲۸/ ۵۰۰، ۵۰۸، اور ضوابط التکفیر عند اہل السنۃ والجماعۃ للشیخ عبداللہ بن محمد القرنی ص ۱۰۰۹، اور ظاہرۃ التکفیر للامین الحاج محمد احمد ص ۷ اور دیکھو: نواقض الایمان القولیۃ والفعلیۃ د. عبدالعزیز العبد اللطیف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(د) اسماء دین اور ایمان یا اسماء اور احکام کے مسائل میں

خوارج، معتزلہ، مرجیہ اور جہمیہ کی افراط و تفریط میں اہل سنت کا اعتدال

یہاں اسماء سے مراد دین کے اسماء ہیں جیسے مومن، مسلم، کافر، فاسق اور احکام سے مراد مومنوں، مسلمانوں، کافروں اور فاسقوں کے دنیا و آخرت کے احکام ہیں۔ خوارج اور معتزلہ اس طرف گئے ہیں کہ کوئی آدمی اس وقت تک اسم ایمان کا مستحق نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اقرار باللسان، تصدیق بالجنان نہ کرے اور دین کے تمام واجبات ادا نہ کرے اور منہیات سے نہ رکے اس بناء پر دونوں فریقوں میں اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کا نام مومن نہیں ہو سکتا۔ لیکن ان دونوں میں اس پر اختلاف ہے کہ اسے کافر کہا جائے یا نہیں؟

خوارج تو اسے کافر کا نام دیتے ہیں اور اس کے خون اور مال کو حلال کہتے ہیں۔ لیکن معتزلہ کہتے ہیں کہ کبیرہ گناہ کا مستحق ایمان سے نکل گیا۔ کفر میں داخل نہیں ہوا وہ دونوں کے درمیان ہے۔[1]

البتہ اس کے اخروی احکام میں دونوں فریق متفق ہیں کہ وہ اگر کبیرہ گناہ کرتے ہوئے مر گیا اور توبہ نہ کر سکا تو مخلد فی النار ہے۔[2] رہے مرجیہ تو ان کا مذہب بیان ہو چکا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ معصیت مضر نہیں۔ ان کے ہاں کبیرہ کا مرتکب کامل الایمان ہے اور جہنم میں دخول کا مستحق نہیں ہے۔[3]

[1،2] آج کل پاکستان میں اس فکر کو جدید انداز میں امین احسن اصلاحی اور ان کے شاگرد اپنے دروس اور رسائل کے ذریعے پھیلا رہے ہیں۔ جیسا کہ ان کے ایک پیروکار سے گفتگو ہوئی تو اس نے اس بات کا اظہار کیا جب کہ یہ عقیدہ عقل اور نقل دونوں کے خلاف ہے۔ مثلاً چور، زانی، قاتل، مشرک، کافر، میں کوئی فرق نہ رہا۔ جب کہ اللہ رب العزۃ کفار و مشرکین کے متعلق فرماتا ہے ﴿وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ﴾ (البقرۃ)

[3] یہی عقیدہ حنفی حضرات کا ہے اسی لئے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور و معروف کتاب غنیۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لیکن اہل السنۃ والجماعۃ کا مذہب ان دونوں مذاہب کے درمیان ہے ان کے ہاں مرتکب کبیرہ اپنے ایمان کے اعتبار سے مومن اور کبیرہ کے ارتکاب سے فاسق ہے۔ یا وہ ناقص الایمان مؤمن ہے اس کا ایمان بقدر ارتکاب معصیت ناقص ہوگا وہ اس سے اصلاً ایمان کی نفی نہیں کرتے۔

جیسا کہ خوارج اور معتزلہ کا نظریہ ہے اور نہ ہی وہ اسے مرجیہ کی طرح کامل الایمان مومن کہتے ہیں ان کے ہاں آخرت میں اللہ تعالیٰ یا تو اس سے درگزر فرمائے گا اور اسے سیدھا جنت بھیجے گا یا بقدر معصیت عذاب کرے گا پھر اسے نکال لے گا اور اسے جنت بھیج دے گا۔[1]

(گزشتہ سے پیوستہ) الطالبین میں گمراہ فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے احناف کو مرجیہ فرقہ شمار کیا ہے۔ نیز طحاوی نے عقیدہ طحاویہ میں اس عقیدہ کا ذکر کیا ہے اور شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری اور عمدۃ القاری میں علامہ عینی حنفی نے بھی تسلیم کیا اور اپنے عقیدہ کا اظہار کیا ہے۔ کہ ایمان میں کمی بیشی نہیں ہوتی نہ نیکی سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور نہ گناہ سے کمی واقع ہوتی ہے بلکہ عینی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ دل کی تصدیق ہی کافی ہے خواہ وہ زبان سے اقرار نہ بھی کرے۔ اسی طرح شبلی نعمانی نے سیرۃ النعمان میں اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے امام صاحب کا عقیدہ ثابت کیا ہے کہ ایمان میں کمی، بیشی نہیں ہوتی۔ تعصب کی نہر میں اس حد تک ڈوب گئے کہ سورۃ التغابن کی آیت ﴿ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحا﴾ میں تحریف کر دی اور لکھا کہ "ومن یؤمن باللہ فیعمل صالحا" اس میں "ف" تعقیب کے لئے آیا ہے لہٰذا اعمال ایمان میں داخل نہیں۔ العیاذ باللہ۔ (ظاہری)

[1] دیکھیں شرح عقیدۃ واسطیۃ للهراس ص ۱۹۰، ۱۹۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ھ) مسئلہ تقدیر میں قدریہ اور جبریہ کے درمیان اہل سنت کا اعتدال

قدریہ کہتے ہیں کہ بندہ اپنے عمل کے ساتھ ارادہ اور قدرت میں مستقل ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کا کوئی اثر نہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ بندوں کے افعال اللہ کی مخلوق نہیں ہیں بلکہ بندے خود ان کے خالق ہیں[1]

جبکہ جبریہ تقدیر کے اثبات میں غلو کرتے ہیں ان کا انکار اس حد تک چلا گیا کہ وہ حقیقتاً بندے کے فعل کا انکار کرتے ہیں بلکہ ان کے خیال میں بندے کو آزادی حاصل نہیں اور نہ کوئی اس کا فعل ہے وہ تو ہوا میں اڑنے والے پر کی طرح ہے اس کی طرف افعال کی نسبت مجازی ہے چنانچہ کہہ دیا جاتا ہے اس نے نماز پڑھی، روزہ رکھا، قتل کیا اور چوری کی جیسے کہا جاتا ہے سورج طلوع ہوا، ہوا چلی، بارش برسی۔[2]

﴿لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

(التکویر: ۲۸، ۲۹)

واسطے اس کے جو تم میں سے چاہے کہ سیدھا چلے اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ رب چاہے۔

---

[1] دیکھیں! المختار فی اصول السنة لابن البنا تحقیق۔ د، عبدالرزاق العباد ص ۸۷ مجموعة الفتاوی ۸/ ۲۵۸. الاستقامة ۱/ص ۱۷۹،۱٤۷ شرح الواسطية للهراس ص ۲۲۹، ۲۳۰ الدرة البهية لابن سعدی ص ۱۸،۱۷ المعتزلة واصولهم الخمسة وموقف اهل السنة منها. د، عواد المعتق ص ۱۵۸،۱۵۱. القضاء والقدر للشيخ، د. عبدالرحمن المحمود ص ۲۰٦،۲۰٤ [2] دیکھیں! مجموع الفتاوی ۸/ ۲۵٦ شرح نونیه ابن قیم للهراس ۱/ ۳۷۲ شرح واسطیه للهراس ص ۲۳۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ بندے فاعل ہیں اور اللہ ان کے افعال کا خالق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (الصافات:۹۶)

اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور جو تم عمل کرتے ہو پیدا کیا ہے۔ اعمال تقدیر اور ایجاد کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور فعل وکسب کے اعتبار سے بندے کی طرف سے۔[1]

(و) ان کا غالیوں اور گستاخوں کے درمیان محبت النبی ﷺ کے معاملے میں اعتدال

اہل السنۃ والجماعۃ نبی کریم ﷺ سے محبت رکھتے ہیں کہ وہ خیر البشر ہیں اور سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں اور اس شخص کو ایمان کے اعتبار سے افضل مانتے ہیں جو محبت رسول اور اس کی اتباع میں کامل ہو اس کے ساتھ وہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ بشر ہیں[2] اور اپنے نفع ونقصان کی قدرت نہیں رکھتے۔ دوسرے کے نفع ونقصان کا تو ذکر ہی کیا؟

---

[1] دیکھیں! الاختلاف فی اللفظ والرد علی الجہمیۃ والمشبہۃ لابن قتیبۃ ص ۲۱ اور النبوات لابن تیمیۃ ص ۴۳۷ ،الإعتقاد للبیہقی ص ۷۳ ، درء تعارض العقل والنقل ۱/ ۸۵،۸۶

[2] بریلوی حضرات رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ نور من نور اللہ ہیں جب کہ یہ عقیدہ واضح طور پر قرآن مجید کے خلاف ہے۔ سورۃ اخلاص ﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ﴾ اور سورۃ زخرف کی آیت ﴿وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا﴾ (الزخرف:۱۵) اس کے علاوہ صاف صاف یہ بات کہنے کا حکم دیا گیا کہ ﴿قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا﴾ (بنی اسرائیل:۹۳) آپ فرمادیں سبحان اللہ میں تو بشر رسول ہی ہوں۔ اس کے باوجود یہ فرقہ اس عقیدہ اور نظریہ کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ جب کہ قرآن مجید سے بات ثابت ہوتی ہے کہ کفار اور مشرکین نے انبیاء ورسل کا انکار اس بناء پر کیا کہ وہ بشر تھے آج کے مدعیان اسلام نے بشریت کا انکار کرکے رسول مانا جو کہ صریحاً کتاب اللہ اور احادیث رسول کا انکار ہے اور کسی صورت میں یہ عقیدہ نہیں اپنایا جاسکتا لیکن آج نئے انداز سے طاہر القادری صاحب ثابت کرنے کی ناکام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البتہ اتنی قدرت کہ جتنی اللہ نے آپ کو بخشی۔ اور وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ وفات پا چکے ہیں اور آپ کا دین قیامت تک باقی رہے گا۔ برخلاف ان لوگوں نے جنہوں نے اس معاملے میں غلو کیا اور انہیں آپ کے مقام سے اوپر لے گئے اور اعتقاد رکھ لیا کہ جو انہیں پکارتے ہیں وہ ان کی سنتے ہیں اس طرح انہوں نے ان کی من دون اللہ پرستش شروع کر دی اور ان کی یہ حالت ان غالی صوفیوں کی طرح ہے جن کا شاعر بوصیری رسول اکرم ﷺ کی شان میں کہتا ہے۔

یا اکرم الخلق مالی من ألوذبه

سواك عند وقوع الحادث العمم

فان من جودك الدنيا وضرتها

ومن علومك علم اللوح والقلم

ان لم تكن يوم حشري اخذا بيدی

فضلاً والا فقل یازلة القدم

اے مخلوق کے معزز انسان! حادثات کے وقوع کے وقت میرا تیرے سوا کون ہے

جس کی میں پناہ حاصل کروں۔

(گزشتہ سے پیوستہ) کوشش کر رہے ہیں کہ آپ بشر بھی ہیں اور نور بھی اور یہ نظریہ بھی کتاب وسنت سے متصادم ہے۔ اس لئے کہ فرشتے نوری مخلوق ہیں اور جہاں انسانی شکل میں آئے نہ انہوں نے کھانا کھایا اور نہ ہی کہا کہ ہم بشر ہیں۔ دیکھیں ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا واقعہ بچھڑا بھون کر لے آئے کھایا بھی نہیں اور بتلایا بھی دیا کہ ہم فرشتے ہیں نوری مخلوق ہیں۔ سورۃ ہود آیت نمبر: ۷۰۔ اور اسی طرح مریم علیہا الصلوۃ والسلام کا واقعہ کہ فرشتہ شکل بشر آیا تو ان کے سوال کے جواب میں اس نے بتلایا کہ میں فرشتہ ہوں ملاحظہ ہو سورۃ مریم آیت نمبر ۱۷ تا ۲۱۔ اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ اگر نوری مخلوق کبھی انسانی شکل میں آئی تو اس نے وضاحت کر دی لیکن رسول اللہ ﷺ کی نہ قرآن میں وضاحت کروائی گئی اور نہ بذات خود آپ نے اپنے متعلق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دنیاو آخرت[1] تیری سخاوت سے وجود میں آئی اور لوح و قلم تیرے علوم کا حصہ ہیں۔

اگر تو قیامت کے روز میرا ہاتھ نہ تھامے تو کہنا کہ اے قدم پھسلنے کی بدنصیبی وغیر

وذلک۔ اس قسم کا غلو اپنے معتقد کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

اور برخلاف ان کے جنہوں نے رسول اکرم ﷺ کے حق میں گستاخی کی آپ کی تشریف آوری سے روگردانی کی اور اپنے باہمی جھگڑوں میں اسے حکم تسلیم نہ کیا اور برخلاف ان مدعیان اسلام کے جنہوں نے دعوی کیا کہ آپ کی شریعت دوسری شریعت سے منسوخ ہو چکی۔

(گزشتہ سے پیوستہ) خبر دی۔ معلوم ہوا کہ یہ عقائد اور نظریات قرآن و حدیث کے خلاف ہیں جن سے اجتناب اور ان کا انکار ضروری ہے اللہ رب العزت ہمیں دین حنیف کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین۔ (ظاہری)

[1] تمام بریلوی اور دیوبندی علماء ان اشعار میں مذکور عقیدہ رکھتے ہیں۔ دیکھیں تبلیغی نصاب یا فضائل اعمال کے آخر میں شیخ محمد زکریا کاندھلوی نے یہ اشعار ذکر کئے ہیں۔ نیز کچھ واقعات فضائل حج اور فضائل درود میں ذکر کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بھی عقائد و نظریات ہیں جن کا ذکر اوپر گزرا۔ شیخ زکریا کاندھلوی کے مکاشفات بنام بھجۃ القلوب چھپے ہیں جن میں اس عقیدہ کو برملا بیان کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالت بیداری میں گفتگو کی جاتی ہے اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے پیچھے مختلف مقامات اور ممالک میں جاتے ہیں۔ اور ارواح ثلاثہ میں اشرف علی تھانوی صاحب نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ بمع اپنے اصحاب دارالعلوم دیوبند میں آسمان سے تخت پر سوار ہو کر تشریف لائے اور دارالعلوم دیوبند کا حساب چیک کیا اور پھر حساب صحیح ہونے پر تفصیلی خط بھی علی رضی اللہ عنہ سے لکھوا کر مہر لگا کر عنایت کیا کہ دارالعلوم دیوبند کا حساب درست ہے۔ واہ سبحان اللہ کس انداز سے گستاخی رسول کی گئی اور کس قدر غلط عقیدہ اپنایا گیا۔ (ظاہری)

[2] لو لاك لما خلقت الافلاك (اگر آپ نہ ہوتے تو میں زمین، آسمان اور کائنات پیدا نہ کرتا۔) اس روایت کو شیخ محمد زکریا کاندھلوی نے فضائل ذکر میں صحیح ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ ان کا یہی عقیدہ ہے۔ اسی طرح طاہر القادری نے بھی سعی لاحاصل کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ "جشن عید میلاد النبی" جب کہ اس روایت کی دنیا میں کہیں سند نہیں پائی جاتی اور یہ روایت قرآن مجید کی آیت سے متصادم ہے ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ کہ میں نے جن وانس کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ان کی مثال ان غالی باطنیوں کی طرح ہے جن کی خباثت کا ایک واضح ثبوت یہ ہے۔ کہ ان کا شاعر علی بن فضل باطنی اپنے مذہب کا بیان ان شعروں کا بیان کرتا ہے۔

خذی الدف یا هذه واضربی
وغنی هزاریك ثم اطربی
تولی نبی بنی هاشم
وهذا نبی بنی یعرب
لکل نبی مضی شرعة
وهذی شریعة هذا النبی
فقد حط عنا فروض الصلوٰة
وفرض الصیام فلم نتعب
اذا الناس صلوا فلا تنهضی
وان صوموا فکلی واشربی
ولا تطلبی الحج عند الصفا
ولا زورة القبر فی یثرب[1]

اے مغنیہ! دف پکڑ لے، اور اسے بجا اور سریلی آواز سے گا اور جھوم جا۔ بنو ہاشم کا نبی گزر گیا اور یہ نبی بنو یعرب کا ہے۔ ہر نبی کی شریعت گزر گئی اور یہ اس نبی کی شریعت ہے اس نے ہم سے فریضہ نماز اور روزہ ساقط کر دیا۔ لہٰذا ہم مشقت سے بچ گئے جب لوگ نماز کے لیے اٹھیں تو، تو بیٹھی رہ اجب وہ روزہ رکھیں تو، تو کھاتی پیتی رہ۔ اور نہ تو صفا مروہ پر حج

---

[1] بعض کے نزدیک یہ اشعار علی بن فضل کے ہیں۔ دیکھیں! کشف اسرار الباطنیة للشیخ محمد بن مالك بن ابی الفضائل الحمادی الیمنی ص ۵۵۔ اور الحرکات الباطنیة، د. محمد الخطیب ص ٦٦

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کو جانے یثرب میں قبر کی زیارت کرنے جا۔الخ۔

جو کچھ اس نے کہا صریح کفر ہے۔اور یہی حال ان ملحدوں کا ہے جو سمجھتے ہیں کہ آپ کی شریعت موجودہ ترقی یافتہ دور کے ساتھ نہیں چل سکتی اور نہ ہی موجودہ دور کی ضروریات پوری کر سکتی ہے۔[1]

جب کہ اہل سنت والجماعت اس معاملے میں اعتدال پر ہیں جیسا کہ ذکر ہو چکا وہ ایمان رکھتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور اور اس کے رسول ہیں اور آپ نے ہمیں ایسی بات کی تبلیغ کا حکم دیا ہے۔انہوں نے آپ کی شان میں نہ گستاخی کی اور نہ آپ کی شان میں غلو کیا بلکہ انہوں نے آپ کو اسی مرتبہ پر سمجھا جو آپ کی شان کے لائق ہے۔[2]

(ز) وہ خارجیوں اور رافضیوں کے درمیان اصحاب رسول کے حق میں اعتدال پر ہیں

رافضی[3] اللہ انہیں رسوا کرے یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالیاں دیتے ہیں اور ان پر لعنت کرتے ہیں اور بسا اوقات انہیں یا ان میں کسی بعض کو کافر قرار دیتے

---

[1] اس دور میں ایسے مدعیان اسلام انسانی حقوق کے نام پر تحریکیں چلاتے ہیں کبھی عورتوں کے حقوق، کبھی بچوں کے حقوق کبھی ظالموں کو مظلوم بنا کر ان کے حقوق کی بات کرتے ہیں۔اور حدود اللہ کو وحشی اور جنگلی قانون قرار دیتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں خوفناک و دہشت ناک سزائیں قرار دیتے ہیں۔حقوق کے نام پر زنا، اغوا، قتل، ڈاکہ، حرام خوری کو جائز قرار دیتے ہیں۔مظلوموں کی حمایت کی بجائے ظالموں کا ساتھ دیتے ہیں۔مثال کے طور پر عاصمہ جہانگیر کا کردار دیکھیں* اور اس قماش کے لوگ ایسی باتیں کھلے بندوں کرتے ہیں جو کہ صریحا دین اسلام کا استہزاء و انکار ہے۔(ظاہری)

[2] دیکھیں المحبۃ الموصول بین الاتباع والابتداع ۔ عبدالرؤف عثمان۔

[3] رافضی اس دور کے شیعہ ہیں دیکھیں ان کی کتب۔نیز ان کی حقیقت کو جاننے کے لئے علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کی کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں۔(ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں اور اکثر ان میں سے خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کو گالی دینے کے ساتھ ساتھ علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد میں غلو کرتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ خدائی صفات اور اختیارات رکھتے ہیں۔

خوارج ان رافضیوں کے بالکل الٹ ہیں وہ علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھی صحابہ کرام کو کافر قرار دیتے ہیں اسی لئے انہوں نے ان سے جنگ کی اور ان کے خون اور مال کو حلال سمجھا جب کہ اہل السنۃ والجماعۃ ان دونوں میں سے ایک کے غلو اور دوسرے کی گستاخی کے درمیان ہیں۔ اللہ نے انہیں صحابہ کرام کی فضیلت کے اعتراف کی ہدایت دی ہے چنانچہ وہ سمجھتے ہیں کہ صحابہ کرام ایمان، اسلام، علم اور حکمت کے اعتبار سے ساری امت سے افضل اور اکمل انسان ہیں لیکن وہ ان میں غلو نہیں کرتے نہ ان کی عصمت کے مدعی ہیں بلکہ ان کے حسن صحبت اور سبقت اسلام اور نصرت اسلام کے لئے ان کی جانبازی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر ان کے جہاد کی وجہ سے ان سے محبت کرتے ہیں[1]۔

(ح) اہل سنت عقل پرستوں اور عقل دشمنوں کے درمیان ہیں

اہل السنۃ والجماعۃ نہ تو عقل کی اہمیت مسترد کرتے ہیں نہ اس کا انکار کرتے ہیں اور نہ اس کے استعمال کو حرام جانتے ہیں بلکہ وہ اعتقاد رکھتے ہیں عقل کو بلند مقام حاصل ہے اور اسلام عقل کی قدر کرتا ہے۔ اور اسے علم، تحقیق، تفکیر کے میدانوں میں کام کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ عقل کی پرستش بھی نہیں کرتے اور نہ ہی اسے وحی الٰہی پر حاکم مانتے ہیں بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ عقل کی ایک حد ہوتی ہے جہاں اسے ٹھہرانا لازمی ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے طبقات اور فرقے اس معاملے میں افراط اور

---

[1] دیکھیں! شرح واسطیہ للہراس ص ۱۹۲، ۱۹۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفریط کا شکار ہیں۔ معتزلہ، فلاسفہ اہل کلام عام طور عقل پرست ہیں اور اسے عقیدے کا منبع سمجھتے ہیں جو کچھ عقل کے موافق ہو اسے قبول کرتے ہیں اور اسے عقل قطعیات کا نام دیتے ہیں اور جو عقل کے خلاف ہو اسے رد کر دیتے ہیں یا تاویل کرتے ہیں۔[1]

خرافات اور دجل پرستوں کا حال یہ ہے کہ وہ عقل کو بے کار سمجھتے ہیں اور ان اشیاء کو قبول کرتے ہیں جو نہ قبول کی جاسکتی ہیں نہ عقل میں آسکتی ہیں مثلاً صوفیا جن کے نام پر اکثر خرافات بیان کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر صوفیوں کے مشہور تجانیہ کو لیجیے! اس کے کارپرداز اور اس کے ماننے والے اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو کوئی شیخ احمد تجانی کو دیکھ لے گا وہ جنت میں جائے گا[2] اور یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ رسول اکرم ﷺ کائنات کے افضل انسان تھے اور آپ کو ابولہب اور ابوجہل جیسے کفار مکہ نے دیکھا لیکن انہیں اس دیدار نے فائدہ نہ دیا۔

کیونکہ انہوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا تھا۔ رہی رافضیوں کی بات اور ان کی حماقتیں تو ان کے بیان میں کوئی حرج نہیں۔

مثلاً دس کا عدد بولنا مکروہ سمجھتے ہیں اس طرح اس کام کے کرنے کو بھی مکروہ سمجھتے ہیں جس کی بنیاد یا اس کی تعداد دس ہو حتی کہ وہ دس ستونوں پر عمارت بھی نہیں بناتے اور نہ دس تنوں پر کوئی چیز بناتے ہیں کیوں کہ وہ افاضل صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین یعنی عشرہ مبشرہ سے بغض رکھتے ہیں۔

---

[1] دیکھیں! نقض المنطق لابن تیمیة ص ۴۹

[2] دیکھیں! التجانیة للشیخ علی الدخیل اللہ ص ۲۳۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور عشرہ مبشرہ یہ ہیں۔

۱۔سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ۲۔سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

۳۔سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ۴۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ

۵۔سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ ۶۔سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

۷۔سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ۸۔سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۹۔سیدنا عبدالرحمن عوف رضی اللہ عنہ ۱۰۔سیدنا ابو عبیدۃ بن جراح رضی اللہ عنہ

رافضی سوائے علی رضی اللہ عنہ کے باقی سب سے بغض رکھتے ہیں۔[۱]

ان کی حماقتیں سنئے! یہ لوگ جن شخصیات سے بغض و عناد رکھتے ہیں ان کی حیوانی یا جماداتی شبیہ بنا کر اس پر خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مثلاً وہ دنبی پکڑ لیتے ہیں اور وہ بسا اوقات سرخ رنگ کی ہوتی ہے کیوں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نام حمیرا بھی تھا اور اسے عائشہ رضی اللہ عنہا تصور کر کے اسے عذاب دیتے ہیں اور اس کے بال اکھاڑتے ہیں او رسمجھتے ہیں کہ یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سزا ہے۔

اسی طرح وہ گھی سے بھرا ہوا اناث کا بنا ہوا مشکیزہ لے کر اس کا پیٹ پھاڑتے ہیں اور اس سے نکلنے والے گھی کو پی لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مثال عمر رضی اللہ عنہ کو مارنے اور ان کا خون پینے کی ہے۔ اسی طرح ان میں بعض ملعون ایسا کرتے ہیں کہ وہ چکی پیسنے والے دو گدھوں میں سے ایک کا نام ابو بکر رضی اللہ عنہ دوسرے کا نام عمر رضی اللہ عنہ رکھ لیتے ہیں پھر دونوں کو مارتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کو سزا دینا شیخین کو سزا دینا ہے۔[۲]

---

[۱] دیکھیں! منہاج السنۃ النبویۃ ۱/ ۳۸،۳۹

[۲] منہاج السنۃ النبویۃ ۱/ ۴۹ اور تبدید الظلام وتنبیہ النیام لابراہیم الجبھان ص ۲۷ وبطلان عقائد الشیعۃ ص ۱۱۰ الشیعۃ والتصحیح د. موسیٰ الموسوی ص ۱۰۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض جو کوئی صراط مستقیم سے ہٹے گا وہ یقیناً عقل کے دروازے سے بھٹک جائے گا یہ بھٹکنا افراد اور جماعتوں کے لیے یکساں ہے۔ اگرچہ وہ روشن خیالی اور ذہانت کی اوج ثریا پر پہنچنے کے مدعی ہوں کیوں کہ حقیقی اور صحت مند عقل تو رشد و ہدایت والی عقل ہے۔ نہ کہ ادراک والی عقل۔ مثال کے طور پر جاپانی قوم کے عقیدے اور ان کی عقل کا اندازہ کرو۔ یہ حکومت صنعتی میدان میں ترقی یافتہ ہے لیکن جب اس نے اللہ سے کفر کا ارتکاب کیا اور دین حق اور عقیدہ صحیحہ سے اعراض کیا تو ان کی عقل ان کے کچھ کام نہ آئی۔

ایک طرف تو جدید اور دقیق ٹیکنالوجی میں ان کے دماغ حیرت انگیز کرشمے دکھارہے ہیں دوسری طرف ان کے عقیدے کا افلاس قابل ماتم ہے۔ انہوں نے اپنی عقلوں کو عضو معطل بنالیا۔ اور ان سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ مثلاً جب ان کا بادشاہ ہیروہیٹو فوت ہوا تو ۱۹۹۰۔۱۱۔۲۲ کو اعلان ہوا کہ ملک کا بادشاہ ہیرو ہیٹو یوم کا سرکاری خدا ہوگا اور یہ اعلان ان کی مذہبی رسومات کی ادائیگی کے بعد ہوا۔ جو اس تاریخ کی پہلی رات قصر شاہی میں طویل مجلس میں طے ہوا ان مذہبی رسومات کا خرچ تو ملین کے قریب ہوا۔

اللہ رب العزۃ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے تو نے ہمیں نعمت اسلام بخشی اور فقط تیرا ہی شکر ہے جو تو نے نعمت سنت سے سرفراز فرمایا اور تیرا بے شمار شکر جو تو نے نعمت عقل عطا فرمائی۔

(ط) علماء کرام کے معاملے میں اہل سنت کا توسط و اعتدال

اہل السنۃ والجماعۃ علماء کرام سے محبت واحترام سے پیش آتے ہیں اور ان کا دفاع کرتے ہیں اور ان سے حسن ظن رکھتے ہیں اور ان کی اچھائیاں پھیلاتے ہیں اور ان کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ان سے علم حاصل کرتے ہیں اور ان کی رائے سے فیصلہ کرتے ہیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ وہ انبیاء کے وارث ہیں اور دعوت و بلاغ کے منصب پر کھڑے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور وہ اللہ کے بعد مشکلات میں امت کی پناہ ہیں امت پر واجب ہے کہ ان سے محبت رکھے اور ان کے منصب کے مطابق ان سے برتاؤ کرے اور ان کے حق کے مطابق ان کی قدر کرے۔

اس کے ساتھ ساتھ وہ انہیں غیر معصوم بشر سمجھتے ہیں بلکہ ان سے غلطی نسیان، خواہش کی اتباع کا صدور ممکن ہے۔ البتہ یہ بات ان کی شان میں قادح نہیں اور نہ اس بات کا سبب ہے کہ ان سے حصول علم ترک کر دیا جائے۔

اس طرح وہ علماء کو غلط ثابت کرنے میں جلدی سے کام نہیں لیتے بلکہ اس بارے میں سوچ بچار سے کام لیتے ہیں جب انہیں ثابت ہو جائے کہ فلاں عالم پھسل گیا ہے تو وہ اس کی لغزش میں موافقت نہیں کرتے نہ اس کی اتباع کرتے ہیں اور نہ ہی اس کی لغزش کو اس کی آبرو کے سلب کرنے کا ذریعہ بناتے ہیں۔ بلکہ وہ اسے لپیٹتے ہیں اور پھیلاتے نہیں۔ الا یہ کہ بلوی عام ہو جائے اور اس کے سبب لوگوں کا فتنے میں پڑنے کا اندیشہ ہو اس صورت میں اس عالم کا احترام ملحوظ رکھتے ہیں کہ رد کرنے والا بذات خود بھی عالم و فاضل ہو اور وہ قول کا رد کرے۔ اور جس قدر ممکن ہو سکے اس کی اچھی تعبیر کرے۔

برخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے علماء کے مرتبے کا لحاظ نہ کیا اور نہ ان کا حق پہچانا جیسے خوارج اور ان کے ہم مزاجوں کا حال ہے۔

برخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے علماء کی تقدیس کی اور ان میں غلو سے کام لیا اور انہیں ان کے مقام سے بڑھا دیا اور ان کی مطلق تقلید شروع کر دی اور انہوں نے دلیل اور حق کی بجائے شیخ کے قول کو اپنا راہبر بنا لیا ہے[1]

---

[1] جیسا کہ بریلوی اور دیوبندی حضرات امام ابو حنیفہ کی تقلید میں غلو کرتے ہیں اور احادیث رسول کے مقابلے میں ان کے اقوال کو ترجیح دیتے ہیں بلکہ ملا جیون کی مشہور تصنیف نور الانوار جو کہ مدارس میں داخل نصاب ہے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مثال کے طور پر رافضیوں کو لے لیجئے! انہوں نے اپنے اماموں میں اس قدر غلو سے کام لیا اور انہیں وہ مقام دیا جہاں نہ نبی مرسل پہنچ سکے نہ مقرب فرشتے۔ انہوں نے ان کی عصمت کا دعوی کر دیا اور انہیں خطا، سہو، نسیان سے منزہ قرار دیا۔ اور یہی حال ان غالی صوفیوں کا ہے جو اپنے مشائخ کے معاملے میں غلو کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو کوئی اپنے شیخ سے لم یعنی کیوں کہہ دے تو وہ کافر ہو گیا اور کہتے ہیں کہ تو شیخ کے سامنے ایسے ہو جا جیسے میت نہلانے والے کے سامنے[1]

اور بر خلاف ان کے جنہوں نے علماء کا حق تو پہچانا لیکن ان سے اس اعتبار سے معاملہ نہ کیا کہ وہ بشر ہیں اور ان سے خطا نسیان کا صدور ممکن ہے بلکہ انہوں نے ان سے ایسا معاملہ کیا جیسا کہ وہ غلطی کر ہی نہیں سکتے۔ اس لیے وہ جب کبھی دیکھتے ہیں کہ عالم نے غلطی کر دی ہے تو وہ اسے بڑا عظیم معاملہ جان کر اس کی تشہیر کرتے ہیں اور اسے بدنام کرنے

(گزشتہ سے پیوستہ) لکھا ہے کہ "لو عمل بالحدیث لا نسد باب الرای" اگر حدیث پر عمل کیا جائے تو رائے کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ العیاذ باللہ۔ (ظاہری)

[1] یہی عقیدہ و نظریہ فرقہ بریلویہ اور دیوبندیہ کا ہے نیز تبلیغی جماعت جس کے متعلق عام لوگ یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ یہ دین کی تبلیغ کرتے ہیں اور "لا الہ الا اللہ" کی دعوت دیتے ہیں اور پڑھاتے ہیں۔ ان کا بھی یہی عقیدہ و نظریہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں فضائل اعمال کے رسالہ فضائل تبلیغ کے صفحہ ۳۰، ۳۱ شیخ محمد زکریا کاندھلوی لکھتے ہیں کہ "شیخ اکبر تحریر فرماتے ہیں کہ اگر تیرے کام دوسرے کی مرضی کے تابع نہیں ہوتے تو تو کبھی بھی نفس کی خواہشات سے انتقال نہیں کر سکتا گو عمر بھر مجاہدے کرتا رہے لہٰذا جب بھی تجھے کوئی ایسا شخص ملے جس کا احترام تیرے دل میں ہو اس کی خدمت گزاری کر اور اس کے سامنے مردہ بن کر رہ کہ وہ تجھ میں جس طرح چاہے تصرف کرے اور تیری اپنی کوئی بھی خواہش نہ رہے اس کے حکم کی تعمیل میں جلدی کر، اور جس چیز سے روکے اس سے احتراز کر اگر پیشہ (گزشتہ سے پیوستہ) کرنے کا حکم کرے پیشہ کرے مگر اس کے حکم سے نہ کہ اپنی رائے سے اپنی جانے کا حکم کرے تو بیٹھ جا لہٰذا ضروری ہے کہ شیخ کامل کی تلاش میں سعی کرتا کہ تیری ذات کو اللہ کی ذات سے ملا دے۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں کسر نہیں چھوڑتے اور لوگوں کو اس سے متنفر کرتے ہیں[1]

یہ طبقہ دو متناقض امور کو جمع کئے ہوئے ہے اور ان کا افراط انہیں تفریط تک لے گیا پہلے تو انہوں عظمت بخشی اور یہ تصور کر لیا کہ ان سے غلطی ممکن نہیں پھر ان کی غلطی اور لغزش کو ان کی بے عزتی کا ذریعہ بنا لیا اور ان کی تشہیر شروع کر دی انہیں اس طرح کی خوش اعتقادی کو علماء کے سر پہلے ہی نہ تھوپنا چاہیے تھا[2]

(ی) اہل سنت کا حکمرانوں کے معاملے میں توسط واعتدال

اہل السنۃ والجماعۃ اس معاملے میں بھی غالیوں اور گستاخوں کے درمیان درمیان ہیں وہ غالی مفرطین یعنی حد سے گزرنے والوں کی طرح نہیں جو ظالم حکمرانوں کے خلاف بغاوت کو دین کا لازمی حصہ سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ حکمران ہی شر اور فساد کی جڑ ہیں اور

[1] آج کے اس دور میں یہ بیماری عام ہو چکی ہے اور ہر پارٹی اور تنظیم نوجوانوں کو خصوصاً عوام الناس کو عموماً علماء سے دور کرنے اور متنفر کرنے کے لئے مسلسل جدوجہد کر رہی ہے اس لئے کہ جب لوگ علماء سے دور ہو جائیں گے تو جس طرح چاہیں گے انہیں استعمال کریں گے۔ تمام گمراہ اور باطل فرقے اور تحریکیں اور ان کے ساتھ ساتھ پارٹی بازی کے رسیا لوگ بھی یہ کام کر رہے ہیں باوجودیکہ دعوی اس بات کا ہے ہم کتاب وسنت کے حامل ہیں۔ لیکن یہ لوگ بھی باقاعدہ تحریک جاری رکھے ہوئے ہیں۔ نیز اکثر وبیشتر مناصب اور عہدے عوام الناس اور جہلاء کو عطا کر کے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ لوگ مناصب اور عہدوں کی بنا پر علماء سے دور رہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ تنظیموں میں شامل ہو کر دینی خدمت کم سیکھی البتہ غیبت، چغلی، حسد، کینے بغض اور تہمت لگانے کا کام خوب محنت شاقہ سے سیکھا۔ یہ خدمت انجام دی جارہی ہے اور اسے دین کے نام سے کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالی ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں علماء کا احترام اور ان سے دین سیکھنے اور ان کی طرف رجوع کرنے اور رہِ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ظاہری)

[2] دیکھئے: رفع الملام عن ائمۃ الأعلام لشیخ الاسلام ابن تیمیۃ و قواعد فی التعامل مع العلماء للشیخ عبدالرحمن اللویحق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اصلاح احوال کے لئے ان پر خروج یعنی ان کے خلاف بغاوت کرنا نسخہ کیمیا ہے اور ایسی حالت خارجیوں کی ہے جو سمجھتے ہیں کہ فساد کا سبب حکمران ہوتے ہیں اور ان پر خروج کرنا واجب ہے ان کے ہاں اصلاح کا نسخہ فقط یہی ہے جو ان کی تاریخ پیش کرتی ہے کہ ظالم حکمرانوں کے خلاف خروج کیا جائے اور بسا اوقات انہوں نے عادل حکمرانوں کے خلاف بھی خروج کیا مثلاً علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے خلاف[1] اور یہی سوچ معتزلہ کی ہے جو حکمرانوں کے خلاف خروج کو اپنے دین کا اصل قرار دیتے ہیں[2] اور اہل السنۃ والجماعۃ مداہن مفرطین کی طرح بھی نہیں ہیں جو ذلت و رسوائی کا لباس پہن کر حکمرانوں کے ظلم پر خاموش بیٹھے رہتے ہیں ان کو نصیحت نہیں کرتے ہیں اور ان کے ظلم کو جائز اور ان کی خرابی کو خوبی قرار دیتے ہیں اور ان پر تنقید کرنے والوں سے سخت عداوت رکھتے ہیں۔

اور وہ ان منافق خوشامدیوں کی طرح بھی نہیں جو حاکموں کے بارے میں غلو کرتے ہیں اور ایسی خوبیوں کے ساتھ ان کی تعریف کرتے ہیں جو ان میں نہیں پائی جاتیں۔ اور بسا اوقات ان کے لیے عصمت کا دعوای کرتے ہیں اور انہیں ایسی صفات سے متصف گردانتے ہیں جو رب العالمین کے سوا کسی کے لائق نہیں اور وہ ان کے ہر حکم کی اتباع کرتے ہیں خواہ وہ حق ہو یا باطل۔

جس طرح آخری عباسی خلیفہ معتصم باللہ کے ساتھ اس کے خبیث وزیر علقمی نے کیا کہ اسے دھوکا فریب دیتا رہا اور اس کے باطل اور برے اعمال کو خوب صورت بنا کر پیش کرتا رہا اور افواج کی کمی بیشی کا مشورہ دیتا رہا اور پھر اسے ساتھیوں سمیت ہلاکو خان کے

---

[1] الفصل فی الاهواء والملل والنحل ۲۳۸،۲۳۷/٤ ، التکفیر جلورة اسبابه میر داته د. نعمان السامرائی ص ۳۲،۲۷.

[2] دیکھیں المعتزلہ واصولهم الخمسة وموقف اهل السنة منها ص ۲۷٦،۲۷۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سپرد کرنے کا مشورہ دے کر اسے ہلاکت کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ اس کے بعد ہلاکو خان کے لئے معتصم اور اس کے ساتھیوں کا قتل ممکن ہوا اور یہ ہلاکو خان اور اس کے لشکر کے لئے ٹھنڈی غنیمت تھی۔ اس کے بعد تاتاریوں نے بغداد میں وہ کچھ کیا جو اوراق تاریخ میں محفوظ ہو گیا۔[1]

اور یہی کچھ نصیر طوسی رافضی نے کیا جو پہلے خلیفہ مذکور کی مدح میں طویل قصیدے لکھتا تھا لیکن جب ہلاکو خان نے معتصم کو پکڑ لیا تو اس نے اس کے قتل کا اشارہ کر دیا۔[2]

اور یہی حال ایسے بہت سے خوشامدیوں کا ہے جو حکام کو معبود بنا لیتے ہیں اور انہیں ربوبیت اور الوہیت کی صفات کا خلعت پہنا دیتے ہیں۔ جیسا کہ ابن ہانی اندلسی المعز لدین اللہ عبیدی کی مدح میں کہتا ہے: ۔

ماشئت لا ما شاءت الاقدار
فاحکم فانت الواحد القہار
وکانما انت النبی محمد
وکانما انصارك الانصار[3]

جس طرح تو چاہے گا ویسا ہی ہو گا نہ کہ جیسا تقدیر میں ہے تو حکم کر کہ تو ہی واحد قہار ہے۔
گویا کہ تو ہی محمد نبی ہے اور گویا تیرے انصار وہی انصار ہیں۔

اور جب ایک مرتبہ مصر میں زلزلہ آیا تو سلطان مصر کے خوشامدی شاعر نے اسے سلطان کے عدل کا سبب قرار دیا وہ کہتا ہے:۔

---

[1] دیکھیں! البدایۃ والنہایۃ وابن کثیر ۱۳/ ۲۲۶-۲۳۲۔

[2] حوالہ مذکور [3] دیوان ابن ھانی الاندلسی ص ۱٤٦

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ما زلزلت مصر من خطب الم بها
لکنها رقصت من عدلکم طربا

کہ مصر کسی مصیبت کے باعث نہیں تڑپا اس نے تمہارے عدل وانصاف کی خوشی میں رقص کیا۔

اہل السنۃ والجماعۃ حق کو تھام لیتے ہیں اور حکام کے ساتھ شریعت کے موافق معاملہ کرتے ہیں۔ وہ اپنے حکام کی سمع وطاعت کو دینی ضرورت خیال کرتے ہوئے ان سے محاذ آرائی نہیں کرتے بلکہ خوشی یا ناخوشی، آسودگی یا تنگی کی حالت میں ان کی اطاعت کرتے ہیں خواہ ان پر دوسروں کو ترجیح دی جا رہی ہو۔ اور اس وقت تک اس روش پر قائم رہتے ہیں جب تک انہیں معصیت کا حکم نہ دیا جائے۔ جب انہیں معصیت الٰہی کا حکم دیا جائے تو وہ سمع وطاعت نہیں کرتے کیوں کہ جس معاملے اللہ کی معصیت ہو اس میں مخلوق کی اطاعت وفرماں برداری جائز نہیں۔ اطاعت تو صرف معروف کاموں میں واجب ہے۔

اس لئے وہ اپنے حکمرانوں کی خیر خواہی کو دین سمجھتے ہیں اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ان سے تعاون کرتے ہیں اگرچہ وہ فاجر ہی کیوں نہ ہوں۔ کیوں کہ ان کا واحد مقصد دین کا نفع اور تکمیل ہے اور مفاسد کا قلع قمع اور ان کا گھٹانا ہے وہ خیر اور اس کی ترغیب کے سلسلے میں ظالم حاکم سے معاونت کو منع نہیں کہتے بلکہ امور خیر میں ان سے تعاون کرتے ہیں۔ اور امور شر میں ان سے علیحدہ رہتے ہیں۔ اس بنا پر وہ ان کے ساتھ جمعہ، جماعت اور عیدین ادا کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہر اچھے اور برے حکمران کے ساتھ مل کر قیامت تک جہاد کرنا واجب ہے[1]

[1] التنبیہات اللطیفۃ لابن سعدی ص ۱۰۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر وہ ان کی اطاعت سے ہاتھ نہیں کھینچتے اور اس کے حق داروں سے تنازع نہیں کرتے اور نہ ہی وہ انہیں ہر منکر اور فساد کے ذمہ دار سمجھتے ہیں۔ ہاں اس سلسلے میں البتہ حکمرانوں کی بڑی بھاری ذمہ داری ہے لیکن ہر مسلم پر اس کی قدرت اور حیثیت کے موافق ذمہ داری ہے۔ وہ حکام پر خروج کرنے کو دین نہیں سمجھتے چہ جائیکہ کہ آئمہ عدل پر خروج کو جائز سمجھیں مگر یہ کہ وہ حاکم کفر بواح کا ارتکاب کریں اور ان کے پاس اللہ کی طرف سے اس صورت میں عہد توڑنے کی دلیل موجود ہو اور ان کے پاس قوت اور دفاع کی طاقت ہو اور خروج پر عظیم خرابی پیدا ہونے کا امکان نہ ہو۔ تاکہ امت مصیبتوں اور ہنگاموں کی بھینٹ نہ چڑھ جائے۔

ان کا وصف یہ بھی ہے کہ وہ حاکموں کی جھوٹی تعریف کر کے انہیں اندھے کنویں میں نہیں دھکیلتے بلکہ اس بات سے کوسوں دور ہیں وہ انہیں جاہ کن خود بینی میں ڈالنے سے باز رہتے ہیں کیونکہ ایسی بے جا تعریف حکمرانوں کے دلوں میں غرور ڈالتی ہے اور انہیں عجب پرستی کا وارث بناتی ہے اور انہیں کمال کا وہم دلا کر ان کے عیب بھلا دیتی ہے اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ نقص اور خلل کا دھیان نہیں کرتے اور نہ ہی ان کی اصلاح کا سوچتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی نہ بھولیں کہ اہل سنت دین میں مداہنت کے قائل نہیں اور نہ وہ ظالمین اور معتدین سے صلح کرتے ہیں اور نہ وہ ظالم حکمرانوں کے احتساب میں رواداری کے قائل ہیں وہ ضرورت کے موقع پر کلمہ حق کہنے میں بزدلی نہیں دکھاتے بلکہ چٹان بن جاتے ہیں اور اس بارے میں مداہنت نہیں رکھتے اور اس معاملے میں کسی طعن وملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ کچھ ہونے اور کرنے کے باوجود کہتے ہیں کہ یہ فریضہ کوئی ادا نہیں کر سکتا اگرچہ اس کے اہل کو یہ فریضہ ادا کرنا ضروری ہے۔ تاکہ امت کی طرف سے فریضہ ادا ہو جائے اور مشکل و مصیبت ٹل جائے۔ کیوں کہ جو امت ظالم کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ظالم نہیں کہتی اسے الوداع کہہ دو۔

وہ کہتے ہیں کہ جو کوئی اس طرح حق کو ساتھ لے کر ٹکرانے کی طاقت نہیں رکھتا تو کم از کم حق کی تائید ضرور کرے اگرچہ دل کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔ اور باطل سے نفرت رکھے اور اہل باطل سے بچے۔ البتہ جو کوئی حق لے کر کھڑا ہوا سے اس بنا پر تکلیف بھی دی جائے اور وہ صبر کرے تو اس کے لئے اجر عظیم ہے۔ اگر ظالم حکمران اسے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی پاداش میں قتل کردے تو وہ سید الشہداء ہے۔

مسلمان حکام کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنے کی بہترین مثال امام اہل السنہ والجماعۃ احمد ؒ کی ہے کہ انہوں نے فتنہ خلق قرآن میں ڈنکے کی چوٹ پر حق بیان کیا تو انہیں تکالیف دی گئیں تو وہ ڈرے نہ جھکے نہ لڑکھڑائے بلکہ چٹان کی طرح ہر قسم کے عذاب کو برداشت کیا لیکن اس دوران اپنے پیروکاروں کو حکام کے خلاف کاروائی کرنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ انہیں روکا اور اس سے بہت ڈرایا۔

اس جیسی مثالوں میں شیخ الاسلام امام ابو العباس احمد بن تیمیہ کا معاملہ ہے کہ انہیں عقیدہ سلف صالحین کی ترویج اور اس پر استقامت کی بنا پر سزائیں دی گئیں اور باطل فرقوں کی تردید کے جرم میں جیل میں قید کیا گیا۔ اور ان پر مسلسل ظلم ڈھائے گئے۔ لیکن وہ حق گوئی سے باز نہ آئے اور نہ اپنی دعوت سے دست بردار ہوئے۔ اس کے باوجود انہوں نے مسلمان حکام کے خلاف خروج کا حکم نہ دیا اس سے نہایت حزم واحتیاط کے ساتھ اجتناب کیا۔[1]

[1] شرح السنۃ للبربھاری ص ۲۹،۲۸ ومجموع فتاوی شیخ الاسلام ۳۵/۱۷۰۵ اعلام السنۃ المنشورۃ للشیخ حافظ الحکمی ص ۱۸۹، ۱۹۱ الامامۃ العظمی عند اھل السنۃ والجماعۃ د عبداللہ بن عمر الدمیجی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(د) کرامات اولیاء کے متعلق ان کا توسط واعتدال

اولیاء کرام کی کرامات اور اللہ کی جانب سے ان کے ہاتھوں سے خرق عادت مختلف علوم و مکاشفات اور قدرت تاثیر کے اجراء کی تصدیق کرنا اہل سنت کے اصول میں داخل ہے۔"کرامت" خرق عادت چیز کو کہتے ہیں۔دینی یا دنیاوی امور کی معاونت کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے کسی ولی کے ہاتھ پر اسے ظاہر کرتا ہے۔کرامت اور معجزہ کے درمیان فرق یہ ہے کہ معجزہ دعوی نبوت کے ساتھ منسلک ہے جب کہ کرامت منسلک نہیں۔

اہل السنۃ والجماعۃ اس مسئلے میں توسط واعتدال پر ہیں ان لوگوں کے درمیان جو کرامات کے منکر ہیں اور ان کے جو اس میں غلو کرتے ہیں اور بے سروپا داستانوں کو کرامت میں داخل کرتے ہیں۔فلاسفہ انبیاء کے معجزات کی طرح اولیاء کی کرامات کا انکار کرتے ہیں اور معتزلہ اور اشاعرۃ معجزات کے ساتھ التباس کی وجہ سے کرامات کا انکار کرتے ہیں۔

رہے دجال اور شعبدہ باز صوفی وغیرہ سو وہ ان چیزوں کو کرامات میں داخل کرتے ہیں جن کا اصلاً کرامات سے کوئی تعلق نہیں وہ اپنے شیطانی اعمال اور خوارق مثلاً آگ میں داخل ہونا اور خود پر ہتھیار سے وار کرنا اور سانپ پکڑنا وغیرہ کو کرامت کہتے ہیں اور بلاشبہ یہ کرامات نہیں ہیں کیوں کہ کرامت اولیاء کی ہوتی ہے اور یہ لوگ اولیاء شیطان ہوتے ہیں[1]

(ل) مسئلہ شفاعت میں اہل سنت وجماعت کا توسط واعتدال

خارجی اور معتزلہ وغیرہ اہل کبائر کے حق میں نبی کریم ﷺ کی شفاعت کا انکار کرتے ہیں یا شفاعت تسلیم نہیں کرتے۔ان کا موقف ہے یہ کہ شفاعت صرف توبہ کرنے والے مومنین کے حق میں ہوگی کیوں کہ ان کے مذہب میں فاسقوں کے حق میں شفاعت

[1] دیکھیں! شرح عقیدہ واسطیہ للھراس ص ۲۵۲،۲۵٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کا عقیدہ رکھنا ان کے خیال میں اصلاً وعید کے منافی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ عذاب یا وعید کے مستحق تک اس کا پہنچنا لازم ہے چنانچہ وہ ایسے لوگوں کے حق میں نبی کریم ﷺ وغیرہ کی شفاعت کا عقیدہ نہیں رکھتے۔

ان منکرین شفاعت کے مقابلے میں شفاعت کے معتقدین کا غلو بھی قابل ماتم ہے جیسے نصاریٰ، مشرکین، روافض، غالی صوفیاء اور ان جیسے دوسرے دیگر فرقے[1] یہ سب کے سب اپنے معظم شیوخ کی شفاعت کے متعلق دنیاوی شفاعت والا عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ان کے حق میں اللہ کے ہاں مستقل شفاعت کا استحقاق رکھتے ہیں۔

لیکن اہل سنت اس مسئلہ پر اعتدال رکھتے ہیں نہ وہ ہر شفاعت کی نفی کرتے ہیں نہ ہر قسم کی شفاعت کو ثابت کرتے ہیں بلکہ وہ اسی شفاعت کو ثابت کرتے ہیں جس پر کتاب وسنت کے دلائل ہوں اور اسی شفاعت کی نفی کرتے ہیں جس کی نفی دلیل نے کی ہو۔

ان کے ہاں ثابت شدہ شفاعت وہ ہے جو اللہ رب العزۃ سے طلب کی جائے اور اللہ کی طرف سے شافع کو اذن کے بعد توحید پرستوں کے حق میں نافع ہوگی اور مشفوع کے

---

[1] یہی عقیدہ دیوبندی اور بریلوی حضرات کا ہے ان دونوں کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ صاحب جن کو مرشد العرب والعجم کہا گیا ہے۔ ان کے ملفوظات شائم امدادیہ کے نام سے مولوی اشرف علی تھانوی "جنہیں حکیم الامت کا لقب دیا گیا ہے" نے جمع کیے ہیں اس کے صفحہ نمبر ۸۱ میں لکھتے ہیں کہ حاجی صاحب اپنے مرشد شاہ نور محمد کے متعلق یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کریں گے بلکہ دنیا و آخرت میں واحد سہارا ہیں۔ اپنے مرشد کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

آسرا دنیا میں از بس تمہاری ذات کا — تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا

بلکہ دن محشر ہوگا جس وقت قاضی خدا — آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

اسی قسم کا عقیدہ شیخ الہند کے نام سے معروف محمود الحسن دیوبندی صاحب مرثیہ گنگوہی میں بیان کیا ہے جو کہ صریحاً کتاب وسنت کے خلاف ہے۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حق میں نافع ہوگی جس پر اللہ راضی ہوگا۔

ایسی شفاعت غیر اللہ سے طلب کرنا صریحاً عقیدہ اہل سنت وجماعت کے خلاف ہے اور وہ اللہ کی رضا اور اس کی اجازت کے بغیر ہو بھی نہیں سکتی ہے۔ اہل سنت مختلف طریقوں سے اس قسم کی شفاعت کو ثابت کرتے ہیں اور اس قسم کی شفاعت اہل کبائر کے حق میں بھی مفید ہے اہل سنت کے ہاں شفاعت منفیہ وہ ہے جس کی شریعت نے نفی کی ہے اور وہ ایسی شفاعت ہے جو غیر اللہ سے مستقل طور پر طلب کی جائے اور اس میں شفاعت کی شرطیں نہ پائی گئی ہوں[1]۔

۲۲: ان کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ اپنی پہچان اسلام اور سنت وجماعت کے نام سے کرواتے ہیں۔

اہل سنت وجماعت اور اہل بدعت وفرقہ کے درمیان یہ ایک بڑا واضح فرق ہے کہ اہل سنت اپنی نسبت سنت اور جماعت کی طرف کرتے ہیں اور اہل بدعت کا یہ فرقہ اپنی نسبت کسی بدعتی شخص یا ضلالت کے امام کی طرف کرتے ہیں جیسے جہمیہ۔ یا اس شخص کی طرف جو بعض اصول میں اسلاف کرام سے علیحدہ ہو جیسے کلابیہ، اشعریہ، ماتریدیہ[2] یا اپنی نسبت ضلالت کے اصول میں کسی اصل کی طرف کرتے ہیں مثلاً قدریہ، جبریہ، مرجیہ یا

---

[1] دیکھیں شرح عقیدہ طحاویۃ ص ۲۳۹،۲۲۹ شرح عقیدہ واسطیہ للهراس ص ۲۱۷،۲۱۶ اور الشفاعة للشیخ مقبل الوداعی ص ۱۳،۱۱۔ القیامة الکبری ۔د عمر الاشقر ص ۱۷۳، ۱۹۴ ۔ المعتزلہ واصولہم الخمسة د عواد المعتق ص ۲۴۷،۲۳۵ اصول مذهب الشیعة ناصر الغفاری ۲/ ۶۲۹، ۶۳۷

[2] اس دور کے تمام احناف اپنے آپ کو اشعری اور ماتریدی کہتے ہیں ان فرقوں کے عقائد ونظریات کو اپنائے ہوئے ہیں۔ تفصیل کے لئے ابوالبرکات کی تفسیر مدارک التنزیل ۵۶/۲ شرح فقہ اکبر تعلیق ملا علی قاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے وصف کی طرف جو ان کی حقیقت اور شعار پر دلالت کرتا ہو جیسے رافضہ، صوفیہ، فلاسفۃ، باطنیہ، معتزلہ وغیرہ۔ اس قاعدہ کلیہ میں چند استثنات ہیں کہ بسا اوقات بعض اہل سنت اپنے آئمہ کرام کی طرف نسبت کر لیتے ہیں جیسے امام احمد رحمۃ اللہ۔ اور یہ ایسا معاملہ ہے جسے اسلاف کرام نے پسند فرمایا ہے بلکہ تمام امت کے ہاں یہ بات مشہور ہے حتی کہ اہل بدعت بھی اس پر متفق ہیں کہ امام احمد کی طرف انتساب کرنا سنت کی طرف ہی انتساب ہے۔

اس طرح اس قاعدہ سے بعض اہل بدعت کا انتساب بھی خارج ہے جو کذبا وافتراء بعض آئمہ اہل سنت کی طرف کرتے ہیں جیسے معتزلہ کہ وہ اپنی نسبت ان صحابہ کرام کی طرف کرتے ہیں جو فتنہ سے علیحدہ رہے اور جیسے صوفیا اپنی نسبت اصحاب صفہ کی طرف کرتے ہیں۔

یا جیسے بعض صوفی سلسلے اپنی نسبت نیک انسانوں کی طرف کرتے ہیں جیسے علویین، نصریین، باطنیین اپنی نسبت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کرتے ہیں۔ اس وضاحت سے معاملہ صاف ہو گیا کہ آئمہ اہل سنت کی طرف انتساب سے مراد بنفس نفیس سنت کی طرف انتساب ہی ہے کیوں کہ وہ ہدایت کے مینار اور مقتدی ہیں جبکہ اہل بدعت کا آئمہ اہل

(گزشتہ سے پیوستہ) ص ۹۹ا اور مسائرہ مع شرح مسامرہ ص ۳۰ تا ۳۲۔ حنفی عقائد کی کتاب شرح عقائد نسفیہ ص ۱۴ تا ۲۴ دیکھیں۔ ان کتب میں وہی حنفی عقائد بیان کئے گئے ہیں جو اشعری اور ماتریدی فرقوں کے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے ہمارے شیخ سید بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ کی کتاب توحید خالص اور تقابلی جائزہ عقیدہ اہل سنت اور احناف کے لئے "امام صحیح العقیدہ ہونا چاہیے"۔ جو کہ المکتبۃ الظاہریۃ اوکاڑا سے طبع ہو چکی ہے۔ (ظاہری)

۱؎ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنی مشہور و معروف کتاب غنیۃ الطالبین میں حنفیہ کو مرجیہ شمار کرتے ہیں اور وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ " واما الحنفیة فهم أصحاب ابی حنیفة النعمان بن ثابت الخ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بدعت کی طرف انتساب ان کی شخصیت کی طرف نہیں بلکہ ان کے خاص مبتدعانہ عقائد کی طرف ہوتا ہے۔[1]

۲۳: نظریاتی جہتوں اور افعال کے مأخذ میں ان کا آپس میں توافق

اہل سنت وجماعت اکثر وبیشتر نظریاتی جہتوں اور افعال کے ماخذ میں متفق ہوتے ہیں اگرچہ ان کے ادوار اور ممالک جدا جدا ہی کیوں نہ ہوں اور یہ نتیجہ ان کے وحدت مصدر کا ہے جب کہ ان کے برخلاف اہل بدعت کی نظریاتی جہتیں اور ان کے افعال کے مأخذ ان کی ذاتی خواہشات ہوتی ہیں۔[2]

۲۴: اصول اعتقاد میں ان کا عدم اختلاف

الحمد للہ سلف صالحین کرام کا اصول دین اور اعتقاد میں کوئی اختلاف نہیں۔ اللہ تعالی کے اسماء اور صفات وافعال میں ان کا قول ایک ہی ہے تقدیر میں بھی ان کا قول ایک ہی ہے اسی طرح باقی امور میں بھی۔

اہل سنت وجماعت کا آپس میں اختلاف یا تو احکام کے سلسلے میں اجتہاد کی بنا پر ہوگا یا ان فروعی مسائل پر ہوگا جو عقیدہ کے ساتھ ملحق ہوتے ہیں اور ان پر کوئی قطعی نص نہیں ہوتی جیسے نبی کریم ﷺ کا معراج والی رات اللہ کو دیکھنا۔ کیا وہ خواب میں تھا یا بیداری میں۔ یا ابن صیاد کا مسئلہ کہ آیا وہ وہی دجال تھا جو آخر زمانے میں نکلے گا یا کوئی اور؟ اس طرح کے

---

[1] دیکھیں مقدمات فی الاھواء والافتراق والبدع ، د. ناصر العقل ص ۱۰۹ ، ۱۱۰

[2] مثلاً برصغیر کے احناف فروع میں امام ابو حنیفہ کی اور عقائد میں وحدۃ الوجود صوفیاء کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ مثلاً حسین بن منصور حلاج، ابن عربی صوفی کے عقائد ونظریات کے پابند ہیں۔ لہٰذا یہ لوگ اصلاً وجودی ہیں اس سے کوئی بھی بریلوی اور دیوبندی عالم مستثنیٰ نہیں۔ غلام اللہ پنڈی والے اور ابو الحسن ندوی حتی کہ جماعت اسلامی کے بانی ابو الاعلیٰ مودودی صاحب بھی یہی عقیدہ ونظریہ رکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو تفہیمات ۱/ ۵۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیگر مسائل۔

مذکورہ بالا امور اور اس جیسے دیگر مسائل کا اصول اعتقاد سے کوئی تعلق نہیں اور ان پر اختلاف فقط نصوص کے گرد گھومتا ہے اس بارے میں اسلاف کرام نے اپنی رائے سے کوئی بات نہیں کہی[1]

برخلاف اہل بدعت کے کہ وہ اصول یا اس کے بعض مسائل میں اہل سنت سے متفق نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنے اصولوں پر بھی متفق نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کا کوئی فرقہ ایسا نہیں جس کے تمام افراد اپنے اصول کے کسی اصل پر متفق ہوں۔ امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ اہل کلام کے بارے گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس طرح اہل کلام قیاس کی معرفت اور نظری آلات کی تیاری کا دعویٰ کرتے ہیں اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ وہ ریاضی دانوں، جغرافیہ دانوں اور انجینئروں کی طرح متفق ہوتے اور ان کا آپس میں اختلاف نہ ہوتا۔ کیوں کہ ان کا آلہ نظر فقط ایک عدد یا ایک شکل پر دلالت کرتا ہے اور وہ پانی کی ماہیت یا نبض شناسی کے اصولوں پر حاذق اطباء کی طرح متفق ہوتے۔ کیوں کہ ان کے بڑے انہیں ایک امر پر ٹھہرا گئے تھے لیکن ان (اہل کلام) کا یہ حال ہے کہ جس قدر ان کا آپس میں اختلاف پایا جاتا ہے اتنا روئے زمین کے فرقوں کا آپس میں اختلاف نہیں پایا جاتا۔ اور دین کے کسی ایک مسئلے میں بھی ان کے دو بڑے ماہر متفق نہیں۔

دیکھئے ابوہذیل علاف، نظام معتزلی کی مخالفت کرتا ہے اور شجار ان دونوں کا مخالف ہے۔ اور ہشام بن الحکم ان سب کا مخالف ہے۔ اور اسی طرح ثمامہ اور مولیس۔ ہاشم الاوقص باہم ایک دوسرے کے مخالف ہیں اور یہی حال عبیداللہ بن الحسن اور بکر العمی، حفص اور قبہ وغیرھم کا ہے ان میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کا اپنا مذہب اور طریقہ نہ ہو اور

---

[1] دیکھیں۔ مقدمات فی الاھواء والافتراق والبدع، د۔ ناصر العقل ص ۹۰، ۹۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کے پیروکار نہ ہوں۔

ابو محمد ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ اگر ان کا آپس میں اختلاف، سنن اور فروعات میں ہوتا تو اہل فقہ[1] کے اختلاف کی طرح ان کے اختلاف کا عذر بھی ہمارے نزدیک قابل قبول ہوتا گو ان کا عذر قبول کرنے کی گنجائش نہیں کیوں کہ انہیں اپنی سوچ اور عقل پہ حد درجہ ناز ہے تاہم یہ ان کے لیے ایک نمونہ اور مثال تھی۔

لیکن ان کا اختلاف توحید، صفات باری تعالیٰ اور اس کی قدرت، اہل جنت کی نعمتوں، اہل دوزخ کے عذاب اور عذاب برزخ اور لوح محفوظ وغیرہ امور میں ہے جن کو بغیر وحی الٰہی کے نبی نہیں جان سکتا اور ان میں اختلاف اس فروعی اختلاف کی طرح نہیں ہو سکتا اور ان جیسے اصولوں کو استحسان اور نظر کی طرف اور اپنے پیمانہ ء قیاس کی طرف لوٹانے میں یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ لوگوں کی عقلوں اور ارادوں اور ان کے اختیارات کے پیمانے بھی مختلف ہیں۔

کیوں کہ آپ کو شاید ایسے دو آدمی بھی نہ ملیں جو آپس میں متفق ہوں اور ہر ایک کی پسند وہی ہو جو دوسرے کی ہے اور ناپسند وہی ہو جو دوسرا ناپسند کرے۔ ہاں تقلید کے اعتبار سے ممکن ہے۔[2]، [3]

---

[1] یہاں یہ بات ذہن نشین کروانی ضروری ہے کہ احناف کا اختلاف مذہب ثلاثہ سے فروع میں نہیں جیسا کہ عوام کو دھوکہ دیا جاتا ہے بلکہ اصول و عقائد میں ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے! ہمارے شیخ سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی رحمہ اللہ کا فتویٰ "امام صحیح العقیدہ ہونا چاہیے" (ظاہری)

[2] تاویل مختلف الحدیث لابن قتیبہ ص ۲۰، ۲۱

[3] مقلدین کا کسی ایک بات پر اتفاق کرنا بذات خود گمراہی ہے چونکہ تقلید علم نہیں بلکہ گروہ صوفیاء سے تعلق رکھنے والے مشہور صوفی سلطان باہو اپنی کتاب توفیق الہدایت ص ۲۰ میں لکھتے ہیں: تقلید بے جمعیتی اور پریشانی بلکہ اہل تقلید جاہل اور حیوانوں سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ امام عبداللہ بن معتمر فرماتے ہیں کہ "لا فرق بین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیمة تقاد وانسان یقلد " دیکھیں جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر ۲/ ۱۱۴ ۔ واعلام الموقعین لابن القیم ۲/ ۱۷۰ جو جانور پٹہ یا رسی ڈال کر کھینچا جاتا ہے اس میں اور وہ انسان جو تقلید کرتا ہے ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ۔ مشہور حنفی المذہب امام طحاوی فرماتے ہیں "هل یقلد الا عصی او غبی" (لسان المیزان ۱/ ۲۸۰) یعنی کوئی غبی وکند ذہن و بے عقل آدمی یا تعصب پرست ہی تقلید اختیار کر سکتا ہے ۔ حنفی مذہب میں بلند پایہ و مقام رکھنے والے عالم سرخسی جنھیں شمس العلماء کا لقب دیا گیا ہے فرماتے ہیں." ولو جاز التقلید لکان من مضی من قبل ابی حنیفة مثل الحسن البصری ابراھیم النخعی رحمھم اللہ احری ان یقلدوا (المبسوط للسرخسی ۱۲/ ۲۸ کتاب الوقف) اگر تقلید جائز ہوتی تو امام ابو حنیفہ سے پہلے جو علماء گزرے ہیں مثلاً امام حسن بصری، امام ابراہیم نخعی وہ ان سے زیادہ حق دار تھے کہ ان کی تقلید کی جائے۔

حنفی مذہب کے قابل فخر عالم علامہ جار اللہ زمخشری فرماتے ہیں کہ "ان کان للضلال ام فالتقلید امه (أطواق اللعب ص ۴۲) اگر گمراہی کی ماں ہے تو تقلید ہی ہے ۔ علامہ آلوسی بغدادی حنفی فرماتے ہیں کہ "ان کان للضلالة اب فالتقلید ابوھا" (روح المعانی) اگر گمراہی کا باپ ہے تو تقلید ہی ہے

نیز عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جن کے متعلق حنفی حضرات کا دعویٰ ہے کہ فقہ حنفی انھیں کے اقوال وفتاویٰ سے ماخوذ ہے ۔ ان کا فرمان ہے ." لایقلدن رجل رجلاً (مجمع الزوائد ومیزان الکبری للشعرانی ۱/ ۴۷)

پنجابی کی ضرب المثل ہے کہ "لائی لگ نہ ہووے گھر والا" یعنی گھر والا مقلد نہیں ہونا چاہیے ورنہ گھر برباد ہو جائے گا۔

یہ بات بھی جاننا نہایت ضروری ہے کہ مقلد اولیاء اللہ نہیں ہو سکتے ۔ عبد الوہاب شعرانی لکھتے ہیں کہ "من ادعی مقام الکمال وھو مقلد لعالم فھو غیر صادق وقد سمعت سیدی علیا الخواص یقول مرارا لا یکمل الرجل عندنا فی الطریق حتی یاخذ العلم حیث اخذہ المجتھدون " یعنی کوئی مقلد شخص ولی کامل ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ صادق القول نہیں ہے بلکہ جھوٹا ہے یہی بات میں نے اپنے استاذ علی خواص متوفی ۹۵۳ھ سے کئی مرتبہ سنی ہے کے ہمارے نزدیک کوئی شخص اس وقت تک ولی کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ علم وہیں سے حاصل نہ کرے جہاں سے آئمہ مجتہدین نے حاصل کیا ۔ (الیواقیت والجواھر للشعرانی ۲/ ۲۴۰) نیز میزان الکبریٰ میں لکھتے ہیں کہ کوئی بھی مقلد ولی کامل نہیں ہو سکتا " ان الولی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۵: دین میں خصومت سے بچنا اور جھگڑا کرنے والوں سے اجتناب

کیوں کہ جھگڑے فتنہ اور فرقہ کا منبع ہیں اور تعصب مذہبی و خواہش پرستی کو در آمد کرتے ہیں اور نفسانی فتح کی سواری ہوتے ہیں اور دوسروں کو نیچا دکھا کر تشفی حاصل کرنے اور اللہ پر بغیر علم کے کوئی بات کہنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ جدل اور خصومت کے اس جیسے نتائج کی وجہ سے سلف صالحین کرام اس سے دور رہے اور اس سے ڈراتے رہے اور اس سلسلے میں ان کے بہت سے اقوال مروی ہیں۔ امام آجری نے اپنی سند سے مسلم بن یسار سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: " ایاکم والمراء فانہ ساعۃ جھل العالم یبتغی الشیطان زلتہ "[1] کہ دین میں جھگڑے سے بچو کیوں کہ یہ گھڑی عالم کے جاہل ہونے کی ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ شیطان اس کی لغزش تلاش کرتا ہے۔ اور انہوں نے عمر بن عبد العزیز سے روایت کیا:

" من جعل دینہ غرضا للخصومات اکثر التنقل "[2] جس نے اپنے دین کو جھگڑوں کا نشانہ بنا لیا وہ بہت سے ٹھکانے بدلے گا۔

(گزشتہ سے پیوستہ) الکامل لا یکون مقلدا " ۱/ ۲۰ تا ۲۲ . ملا علی قاری حنفی اپنی کتاب شرح عین العلم ص ۳۲۶ میں لکھتے ہیں کہ "من العلوم ان اللہ تعالی ما کلف احدا ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا بل کلفھم ان یعملوا بالسنۃ " یعنی اللہ نے کسی کو تقلیدی مذہب کی پیروی کا مکلف نہیں بنایا کہ تم حنفی، مالکی، شافعی یا حنبلی بنو بلکہ سب کو اتباع سنت کا مکلف بنایا ہے۔

مزید تفصیل کے لئے ہمارے شیخ سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی رحمہ اللہ کی کتاب "تقلید سدید بہ رسالہ اجتہاد و تقلید (مطبوع) کا مطالعہ فرمائیں۔

مقلدین حضرات کو فورا تقلید سے توبہ کرنی چاہیے اور ولی اللہ بننے کے لئے ضروری ہے کہ تقلید ترک کی جائے۔ اللہ تعالی ہمیں حق قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ﴿اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ﴾ آمین۔ (ظاہری)

[1] الشریعۃ للآجری ص ۵۶ . الحجۃ فی بیان المحجۃ للاصبھانی ۱/ ۲۸۰

[2] الشریعۃ للآجری ص ۵۶ . الحجۃ فی بیان الحجۃ للاصبھانی ۱/ ۲۸۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جعفر بن محمد رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ایاکم والخصومات فانها تشغل القلب وتورث النفاق"[1]

کہ جھگڑوں سے بچو کیوں کہ وہ دل کو مشغول کرتے ہیں اور نفاق کا وارث بناتے ہیں۔

ثابت بن قرۃ فرماتے ہیں:

" ایاکم والخصومات فانها تحبط الاعمال"[2] کہ جھگڑوں سے بچو کیوں کہ ان سے اعمال تباہ ہو جاتے ہیں

حکم بن عتیبہ کوفی سے پوچھا گیا کہ لوگوں کو ان فرقوں میں کس نے پھنسایا؟ انہوں نے جواب دیا جھگڑوں نے۔[3]

اس سلسلے میں امام شافعی کا قول کتنا بہترین ہے وہ کہتے ہیں۔ ـ

قالوا سکتُّ وقد خوصمت قلت لهم
ان الجواب لباب الشر مفتاح
والصمت عن جاهل او احمق شرف
وفيه ايضا لصون العرض إصلاح
اماترى الاسد تخشى وهى صامتة
والكلب يخسى لعمرى وهو نبّاحُ

کہ انہوں نے مجھے کہا کہ تو خاموش کیوں ہو گیا حالانکہ تجھ سے جھگڑا کیا گیا ہے۔ تو میں نے ان سے کہا کہ ان کو جواب دینا شر کا دروازہ کھولنا ہے جاہل یا احمق کے جواب میں خاموشی اختیار کرنا باعث فضیلت ہے اور اس میں عزت بچانے کا بھی گر ہے۔ تم شیر کو

---

[1] ،[2] شرح اصول اعتقاد اهل السنة للالكائى ١/ ١٢٨، ١٢٩

[3] الحجة فى بيان المحجة ١/ ٢٨٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نہیں دیکھتے کہ اس کی خاموشی سے بھی ڈرا جاتا ہے اور کتا بھونکتا بھی رہتا ہے پھر بھی ذلیل سمجھا جاتا ہے[1]

۲۶: ان کا اہل بدعت اور ان کی مجلسوں سے دور رہنا[2]

یا ان پر دلیل قائم کرنے کی غرض سے ان کا شبہ ان پر پیش کرنا

کیوں کہ ان کے ساتھ مجلس رکھنا اور ان سے مجادلہ کرنا دلوں کو بیمار کرنے کا باعث ہے اور ان کے اقوال اور بدعات کی تعریف کا سبب اور ان کے عقائد کی تشہیر اور ان کی شان بلند کرنے کا باعث ہے۔

اس لئے کسی آدمی نے ایوب سختیانی سے کہا اے ابو بکر میں تجھ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں تو ایوب چل پڑے۔ اور انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: نصف بات بھی نہیں کروں گا۔[3]

ایک آدمی امام حسن بصری کے پاس آیا اور کہا اے ابو سعید دین میں مجھ سے مناظرہ، مجادلہ کرلو۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے دین سمجھا ہے۔ اگر تم نے اپنا دین کھو دیا ہے تو اسے تلاش کرو۔[4]

---

[1] دیوان شافعی ص ۸۸، تحقیق د: محمد عبدالمنعم خفاجی

[2] یہ تک اہل سنت کا منہج ہے کہ اہل بدعت کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے اس سلسلہ کی بہترین کتاب جو کہ شیخ بکر ابوزید نے تصنیف کی ہے کا مطالعہ ضروری ہے۔ (ظاہری)

[3] آجری فی الشریعۃ ص ۵۷. البدع والنھی عنھا لابن وضاح القرطبی ص ۴۷، ۵۳

[4] آجری فی الشریعۃ ص ۵۷. اور دیکھیں البدع والنھی عنھا لابن وضاح القرطبی ص ۴۱، ۵۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۷:ان کا قیل و قال اور کثرت سوال سے دور رہنا

ان کا یہ وصف رسول کریم ﷺ کے اس فرمان کا عمدہ نمونہ ہے کہ:

﴿ان اللہ تبارك وتعالى يرضى لكم ثلاثا ويكره لكم ثلاثا يرضى لكم ان تعبدوه ولا تشركوا به شيئا وان تعتصموا بحبل الله جميعا ولاتفرقوا وان تناصحوا لمن ولاه الله امركم ويكره لكم ثلاثا قيل وقال وإضاعة المال وكثرة السؤال﴾[1]

کہ اللہ تعالی تمہارے لئے تین چیزیں پسند کرتا ہے اور تین مکروہ سمجھتا ہے۔

۱: تمہارے لئے پسند کرتا ہے کہ اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شرک نہ کرو۔

۲۔اور اللہ (کے دین) کی رسی کو مل کر تھام لو اور فرقے فرقے نہ بنو۔

۳۔اور جس کو اللہ تعالی تمہارا حاکم بنائے اس کی خیر خواہی کرو۔

اور جو چیزیں تمہارے لئے بری سمجھتا ہے وہ یہ ہیں: ۱-قیل و قال۔(یعنی بے سروپا باتیں) ۲-اور مال کا ضیاع۔ ۳-اور کثرت سوال۔ کیوں کہ قیل و قال اور کثرت سوال، تشدد و تعمق (بال کی کھال اتارنے) گہرائی میں گرنے اور بحث و کرید اور اعتراض و لغزش تلاش کرنے اور لایعنی سوال کرنے کا سبب ہے[2]

---

[1] مسلم (۱۷۱۵) احمد ۲/ ۳۲۷

[2] جس طرح اہل کوفہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیت اللہ میں مچھر مارنے کا سوال کیا کہ اس جرم کی نوعیت کیا ہے اور کتنا بڑا گناہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: کہ آج تم بیت اللہ میں مچھر مارنے کا گناہ دریافت کررہے جب تم نے نواسہ رسول حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اس وقت گناہ کا خیال نہ آیا۔ دیکھیں الادب المفرد للامام البخاری۔(ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ (المائدۃ: ۱۰۱)

اے ایمان والو! ان چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو جو تمہیں بتا دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ذروني ما تركتكم فانما أهلك من كان قبلكم كثرة سؤالهم و اختلافهم على انبيائهم فما نهيتكم عنه فاجتنبوه وما امرتكم به فأتوا منه ما استطعتم﴾ [1]

جہاں تک میں نے تمہیں چھوڑا ہے وہاں تک رہو کیوں کہ تم سے پہلے لوگ کثرت سوال اور انبیاء پر اختلاف کی وجہ سے گمراہ ہوئے۔ جس بات کا تمہیں حکم دوں وہ حسب طاقت بجالاؤ اور جس سے روکوں اس سے رک جاؤ۔

لیکن جب انسان کو اپنے دین کے متعلق سوال کر کے تشفی مقصود ہو تو اس طرح کے سوال کا حکم اس نے خود دیا ہے کیوں کہ لاعلم آدمی کی شفا سوال کرنے لینے میں ہے قرآن میں ہے:

﴿فَاسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (الانبیاء: ۷)

اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل علم سے پوچھ لو

البتہ سمجھنے اور سیکھنے کی غرض کے بغیر محض کسی کو مغالطہ ڈالنے کی نیت سے کم یا زیادہ سوال کرنا جائز نہیں [2]

---

[1] بخاری ۷۲۸۸ البدع النھی عنھا لابن وضاح القرطبی ۴۷، ۵۳

[2] شرح عقیدۃ الطحاویۃ ص ۲۶۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۸- وہ اس کام کے متعلق گفتگو اور غور و خوض مکروہ سمجھتے ہیں جس پر عمل کرنے کی نوبت بھی نہ آئے اور نہ اس کا فائدہ ہو [1]

کیوں کہ ایسا کرنا وقت کا ضیاع اور طاقت کا بے موقع استعمال اور ترک عمل اور سستی کا موجب ہے۔ اہل سنت سب لوگوں سے زیادہ وقت کی بچت کرنے والے ہیں وہ غیر نفع مند امور یا بسا اوقات نقصان دہ امور میں وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتے۔ جب کہ اہل بدعت لا یعنی امور میں اپنے آپ کو مشغول رکھتے ہیں جن پر عمل کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن شبرمہ سے ایمان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب نہ دیا اور یہ دو شعر پڑھ کر اپنا مدعا بیان کیا:

اذا قلت جدوا فی العبادۃ واصبروا
اصروا وقالوا للخصومۃ افضل
خلافا لأصحاب النبی وبدعۃ
وهم بسبیل الحق أعمی واجهل [2]

---

[1] ان امور پر گفتگو کرنا اہل الرای والقیاس کا شعور شعار ہے فقہ حنفی کی کتب اس پر دلالت کرتی ہیں۔ ان پیش آمدہ مسائل پر بھی گفتگو کی گئی جن کی قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس سے بڑھ کر وہ باتیں جنہیں پڑھ کر انسان شرما جاتا ہے۔ انہیں دین اور تحقیق کے نام سے لکھا گیا۔ جس کی تفصیل فتاوی عالمگیری، فتاوی شامی وغیرہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔ جسے کتاب و سنت کا نچوڑ کہا جاتا ہے اس کا اکثر و بیشتر دارومدار فقہ الفضل والدبر پر ہے۔ العیاذ باللہ۔ جبکہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے مسائل دریافت کرنے پر سخت نکیر فرمائی ہے۔ دیکھیں اعلام الموقعین لابن القیم۔ (ظاہری)

[2] الحجۃ فی بیان المحجۃ ۱/ ۲۸۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب میں انہیں کہتا ہوں کہ عبادت میں معروف رہو اور اس پر جم جاؤ تو وہ اصرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خصومت افضل ہے۔

حالانکہ ان کا یہ عمل بدعت ہے اور صحابہ کرام کی روش کے خلاف ایسے جھگڑالو صاحبان صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے اور اندھے ہیں۔

۴۹: دوسرے فرقوں میں پائے جانے والے کمالات کی تکمیل و تتمیم اہل حدیث پر ختم ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حقیقت سب اہل علم پر آشکارا ہے کہ اہل حدیث تمام فرقوں کے اندر پائے جانے والے کمالات میں برابر کے شریک ہیں اور اضافی خوبیوں اور کمالات میں ممتاز ہیں یعنی کچھ کمالات ان کے پاس ایسے ہیں جو دوسروں کے پاس نہیں ہیں ان سے منازعت کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ کسی ایسی خوبی کا ذکر کرے جس میں کسی اعتبار سے ان سے افضل یا ان کے برابر ہو مثلاً معقول، قیاس، رائے، کلام، نظر، استدلال، مناظرہ، مجادلہ، مکاشفہ، مخاطبہ، وجد، ذوق وغیرہ ہے۔

اہل حدیث ان تمام طریقوں میں جوہر اور خلاصہ کا مقام رکھتے ہیں۔ وہ تمام لوگوں سے عقل کے اعتبار سے اکمل اور قیاس کے اعتبار سے معتدل اور متوازن اور رائے کے اعتبار سے انتہائی درست اور کلام کے اعتبار سے بہت صاف سیدھے اور نظر کے اعتبار سے سب سے صحیح اور استدلال کے لحاظ سے سب زیادہ راہ حق پر گامزن اور جدل کے اعتبار سے سب سے محکم اور فراست کے لحاظ سے تمام لوگوں سے مکمل اور الہام کے لحاظ سے تیز نظر رکھنے والے اور سننے اور خطاب میں سب سے درست اور وجد و ذوق کے اعتبار سے سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے عظیم اور حسین ہیں۔

اس قسم کے اوصاف و کمالات میں جس قدر مسلمان دوسری امتوں سے ممتاز ہیں اس قدر ہی اہل سنت وجماعت دوسرے تمام گروہوں سے ان خوبیوں میں ممتاز ہیں۔ جو کوئی انسان کائنات کے احوال کا مطالعہ کرے گا وہ دیکھے گا کہ مسلمان تمام امتوں سے زیادہ درست اور تیز عقل والے ہیں[1]

۳۰: وہ اپنے معاملات آپس میں مشاورت سے چلاتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ (الشوریٰ:۳۸)

کہ ان کا معاملہ آپس میں مشاورت سے ہوتا ہے اور یہ آیت ان کے تمام دینی و دنیوی خاص اور عام معاملات کے متعلق ہے[2] اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو باوجود وفور عقل اور درست رائے کے مشاورت کا حکم دیا۔ اور فرمایا:

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (آل عمران:۱۵۹) کہ کام میں ان سے مشورہ کر۔

اور نبی ﷺ اپنے صحابہ سے بہت مشورہ کرنے والے تھے اور صحابہ کرام بھی آپس میں مشورہ کرتے تھے اسی طرح اہل سنت بھی سب لوگوں سے بڑھ کر شورائیت پر عمل پیرا ہیں جبر واستبداد سے اپنی بات منوانے کی روش سے کوسوں دور ہیں۔ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع پر سختی سے عمل کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔

---

[1] نقض المنطق ص ۸،۷ اور دیکھیں اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیة ۱/ ٦٤ اور حکم مخالفة اهل السنة في تقرير مسائل الاعتقاد، ص ٤٦ ،٤٨

[2] الرياض الناضره لابن سعدى الفصل الثاني عشر ٩٥، اور وجوب بين المسلمين لابن سعدى، ص ۱۳، ۱۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں کہ وہ شورائیت کے فضائل اور اس کی افادیت تامہ سے آگاہی رکھتے ہیں اور یہ طریقہ اور وصف، مشورہ میں شریک لوگوں کے دلوں میں محبت اور الفت کا بیج کاشت کرتا ہے اور مسلمانوں کے باہمی رابطے کو مضبوط کرتا ہے۔ کیوں کہ جب انہیں مصلحت اور مقصد کی یگانگت سمجھ میں آگئی تو وہ اسے بروئے کار لانے کے لئے سوچیں گے اور جب انہیں فوائد و مصالح میں ربط کی اہمیت سمجھ آگئی تو ان کے درمیان محبت مضبوط ہوگی اور الفت کی زنجیر پائیدار ہوگی اور عداوت کے اسباب زائل ہو جائیں گے۔

امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ " نعم المؤازرة المشاورة وبئس الاستعداد الاستبداد "[1]

اور پھر واحد رائے پر عمل کے نتیجے میں بہت سے نقائص اور غلطیوں کا اندیشہ ہوتا ہے لیکن جب آرا کی کثرت ہوگی اور وہ متفق ہو جائیں گی اور تعاون حاصل ہوگا نتیجۃً مشاورت والے درست راستہ اختیار کریں گے اور کامیابی ان کا مقدر بن جائے گی اس لئے اہل سنت وجماعت کا معاملہ آپس میں مشاورت سے ہوتا ہے۔ وہ افراد اور جماعتوں کو پیش آنے والی مشکلات اور مصائب کے حل کے لیے سر جوڑ کر بیٹھتے ہیں ہر ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتا ہے اور دوسروں سے کچھ حاصل کرتا ہے۔ اس عمل سے فوائد کا حصول اور مفاسد کا دفعیہ یقینی ہوتا ہے اور رب کریم کی رضا حاصل ہوتی اور اتباع رسول ﷺ پر عمل نصیب ہوتا ہے۔

۳۱: انفاق فی سبیل اللہ

اہل سنت وجماعت سب لوگوں سے بڑھ کر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے لوگ ہیں وہ بھلائی کے تمام راستوں پر اپنا مال لٹاتے ہیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ مال کا مالک در

---

[1] ادب الدنیا والدین للماوردی ص ۳۰۰، وجوب التعاون لابن سعدی ص ۱۴، ۱۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت اللہ تعالیٰ ہے اور اس نے انہیں اس پر اپنا نائب مقرر کیا ہے اور پھر اس نے اپنی راہ میں خرچ کرنے کی تاکید کی ہے اور دنیا و آخرت میں اس پر اجر جزیل کا وعدہ کیا ہے اور بخل سے ڈرایا ہے اور اس خصلت پر جلدی یا بدیر عذاب کی دھمکی دی ہے۔

اس لئے وہ اللہ سے اجر جزیل حاصل کرنے کے لئے اور سخت عذاب سے بچنے کے لئے مال خرچ کرتے ہیں وہ اس بات سے بھی ڈرتے ہیں کہ اگر انہوں نے خرچ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ انہیں بدل کر دوسروں کو اس مال کا وارث اور نائب بنا دے گا جو ان کی طرح بخل نہیں کریں گے۔ ان وجوہات کے پیش نظر وہ اپنا نفع مند مال، مساجد کی تعمیر، جہاد اور مجاہدین کی نصرت اور محتاجوں اور فقراء کی مدد کے لئے خرچ کرتے ہیں اور وہ تبلیغ دین بذریعہ دعوت الی اللہ اور بصیرت رکھنے والے مخلص داعیان الی اللہ کی اعانت، نفع مند کتابوں کی اشاعت سمیت نیکی اور احسان کے تمام راستوں کی اعانت پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔

لیکن دوسرے لوگ جیسے عیسائی اور رافضی وغیرہ اپنا مال بکثرت خرچ کرتے ہیں لیکن کس کے راستے میں؟ وہ اپنا مال طاغوت کے راستے[1] اور سبیل اللہ سے روکنے اور بدعات وضلال کے فروغ واشاعت اور اللہ کے دوستوں سے جنگ کرنے میں خرچ کرتے ہیں۔

﴿فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ﴾ (الانفال:۳۶)

اپنا مال خرچ کریں گے پھر وہ ان پر وبال بن جائے گا پھر وہ مغلوب ہوں گے اور جو لوگ کافر ہوئے وہ جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔

---

[1] جیسا کہ غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دینا اور ایام محرم میں خصوصاً یوم عاشورہ کو حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر تعزیے نکالنا، سبیل لگانا، کھانا کھلانا یا تقسیم کرنا یا دوسرے ایام میں نذر اللہ نیاز حسین دینا۔ آئمہ کے نام پر مختلف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۲: جہاد فی سبیل اللہ

اہل سنت و جماعت کے اصول میں یہ اعتقاد بھی داخل ہے کہ مسلمان امراء کی معیت میں قیامت تک جہاد جاری ہے مسلمان امراء خواہ نیک ہوں یا بد۔ اس نظریئے کی بنا پر ان کی جانیں جہاد سے محبت کرتی ہیں اور ان کے دل فی سبیل اللہ شہادت کے لئے لپکتے ہیں اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ وہ جہاد کی فضیلت اور اس کے بلند مقاصد کو جانتے ہیں اور انہیں اس کے جلیل القدر ثمرات کی حلاوت سے آگاہی ہے۔

کیوں کہ جہاد کی برکت سے ہی قانون الٰہی کا دنیا میں نفاذ ہوگا اور جہاد کے ذریعے ہی ظلم و عدوان کا ذفیعہ ہوگا اور حق مضبوط و پائیدار ہوگا اور فساد کے سامنے رکاوٹ ہوگی اور زمین میں غلبہ حاصل ہوگا اور مسلمانوں کی عزت و شرف کی حفاظت اور کمزوروں کی نصرت ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ کے دشمنوں کی سرکوبی اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کی دھاک بٹھانا اور ان کے دست ظلم کو پکڑنا بھی مقصود ہے مزید بر آں اس جہاد سے مسلمانوں کو دنیاوی وجاہت سے پاک کرنا اور کافروں کو مٹانا بھی مقصود ہے۔[1]

اہل سنت و جماعت ہی اہل الجہاد ہیں اور وہی اس سے کما حقہ عہدہ براء ہو سکتے ہیں اور اسے تمام صورتوں اور اقسام میں زندہ کرنے کے لیے کمر کس رہے ہیں وہ مسلمانوں کی صلاح اور ان کی اصلاح کے لیے علم جہاد بلند کر رہے ہیں مثلاً ان کے عقائد، اخلاق اور آداب کی اصلاح اور تمام دینی اور دنیاوی شعبوں میں راہنمائی اور ان کی علمی اور عملی تربیت

(گزشتہ سے پیوستہ) کھانے پکا کر بانٹنا، اس طرح بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صحنک یا امام جعفر صادق کے کونڈے، شیخ عبدالقادر جیلانی کے نام کی گیارھویں، معجزہ بی بی فاطمہ پڑھ کر حاضرین کو کھانا کھلانا جو کہ صرف عورتوں کے لئے خاص ہے۔ قبروں پر چڑھاوے چڑھانا وغیرہ۔ یہ تمام کام شرک و بدعت ہیں لہذا ان سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ (ظاہری)

[1] دیکھیں! الثمرات الجیاد فی مسائل فقہ الجہاد لابی ابراھیم المصری ص ۱۲، ۱۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔جہاد کی یہ قسم اس کا ستون ہے۔

اس طرح وہ اس جہاد کا فریضہ بھی سرانجام دیتے ہیں جس سے اسلام اور مسلمانوں پر زیادتی کرنے والے منافقین، ملحدین وغیرہ دشمنان دین کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور وہ حجت و برہان اور ہر زمانے اور ہر جگہ میں حسب ضرورت ہتھیاروں سے جہاد کرتے ہیں[۱]

چنانچہ اندازہ کرو کہ ان کے عزائم نے کس قدر نصرت کی شہادتیں رقم کیں اور کس قدر اسلام دشمنوں کو ہزیمت کے تلخ جام پلائے اور کتنے مظلوموں کی مدد کی اور کس قدر حق داروں کی دادرسی کی اور اب بھی جب کہ امت مسلمہ زوال و انحطاط کے اندھے کنویں میں گری پڑی ہے پھر بھی اس کے نوجوانوں کے دلوں میں روح جہاد گردش کر رہی ہے اور ان کے رگ و ریشہ میں خون کی طرح چل رہی ہے بس تھوڑے سے وقت کے بعد وہ اپنی اونگھ ختم کرے گی اور نیند سے بیدار ہو جائے گی تو توکل علی اللہ کی قوت سے جہاد کی تیاری کر کے جنگی بکتر بند گاڑی بن کر میدان میں اترے گی۔

یہ تھوڑی سی مدت ہے پھر دیکھنا یہی امت خواب غفلت سے بیدار ہوگی تو حتی المقدور جہاد کا نظام قائم کر کے توکل علی اللہ کی قوت اور مناسب جنگی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر میدان میں اترے گی پھر اس کے نتیجے میں گزشتہ شرف و منزلت لوٹ آئے گی۔اللہ تعالی نے اپنے مومن بندوں کے وصف میں فرمایا ہے:

﴿ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ﴾(الاحزاب:۲۳)

مومنوں میں ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا ان میں سے کچھ نے تو اپنی نذر پوری کر دی اور کچھ منتظر ہیں اور وہ پھرے نہیں۔

---

[۱] دیکھیں : وجوب التعاون بین المسلمین للشیخ عبدالرحمن بن سعدی ص ۸،۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہ ہے مومن بندوں کا وصف کہ دین حقہ کے قیام اور اس کے علم برداروں کی ظاہری، باطنی اور دامے، درمے، سخنے مدد کے سلسلے میں اللہ کے کئے ہوئے وعدے پر کمال صدق سے قائم رہنا۔

ان مومنین کے اوصاف میں جو وصف نمایاں ہے وہ یہ ہیں۔ مکمل ثابت قدمی، صبر و شجاعت، اور نصرت دین کے لئے ہر وسیلے کو لے کر چلتے رہنا کچھ ایسے جو جان قربان کرنے والے ہیں اور کوئی مال قربان کرنے والے اور کوئی اپنے بھائیوں کی دینی ضروریات کی تکمیل کے لئے ترغیب دینے والے، کوئی ان کے درمیان خیر خواہی، الفت اور اتحاد واتفاق کی کوشش کرنے والے اور کوئی خیر خواہی کے جذبہ اور تصنیف و تالیف اور جلسہ کی صورت میں کوشش کرنے والے[1] اور کچھ ان میں سے اپنے قول منصب کے ذریعے راغب کرنے والے اور کچھ اپنی وجاہت اور کچھ اپنے اوصاف کے ذریعے سے یہ سب دین کو قائم کئے ہوئے ہیں اور دین ان سب کی وجہ سے قائم ہے یہ اپنے ایمان، جہاد، صبر، کے اعتبار سے پہاڑ ہیں کوئی ان کے ارادوں کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی ان کے راستے میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

ان پر پے در پے مصائب اور مشکلات آئیں جو انہوں نے ثابت قدمی اور خوش دلی سے برداشت کیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ اس پر کس قدر خیر اور فلاح، ثواب اور کامیابی مترتب ہوگی[2]۔

---

[1] یہ جہاد بالعلم کی قسم ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بیان کیا ہے: ﴿یایها النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم﴾ کہ اے نبی ﷺ! کفار اور منافقین سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں۔ کہ ان کی باتوں کا جواب دیا جائے۔ جیسا کہ حسان بن ثابت شاعر رسول کیا کرتے تھے۔ نیز مکی آیت ہے کہ: ﴿وجاهدهم به جهادا کبیرا﴾ کہ ان مشرکین کے ساتھ اس قرآن مجید کے ذریعے جہاد کبیر کریں۔ معلوم ہوا کہ جہاد بالعلم صرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

برخلاف ان منحوسوں اور خوار دل، بزدل فتنہ پردازوں کے جن کا ایمان کمزور اور بصیرت اندھی ہو چکی ہے تمہیں ان میں کوئی ایسا نظر نہیں آئے گا جو دین اسلام سے خیر خواہی اور اس کی مدد کا جذبہ رکھتا ہو یا اس سلسلے میں کوشاں ہو کیوں کہ بخل نے ان پر تسلط جما لیا ہے اور ان پر بزدلی چھا گئی ہے نا امیدی نے انہیں غلام بنا لیا ہے اب وہ مسلمانوں کے درمیان عداوت کی آگ بھڑکانے کو اپنا مشغلہ بنائے ہوئے ہیں اور ان میں ذلت دخواری قبول کرنے والے اور بزدل بھی ہیں اور ایسے منحوس بھی جن کی نحوست انہیں ہر جگہ لے جاتی ہے وہ مسلمانوں کی کمزوری اور دشمنوں کی عیاری دیکھتے ہیں تو رفعت کی امید منقطع کر بیٹھتے ہیں اور یقین کر لیتے ہیں کہ مسلمانوں پر نکبت واضمحلال اور کمزوری طاری رہے گی یہ لوگ بڑی فاش غلطی پر ہیں کیوں کہ یہ ضعف عارضی ہے اور اس کے کچھ اسباب ہیں کوشش کرنے سے وہ اسباب دور ہو سکتے ہیں اور اسلام کی عظمت رفتہ واپس آسکتی ہے اور مسلمان اس وجہ سے کمزور ہوئے کہ انہوں نے کتاب الٰہی اور سنت نبوی سے بے اعتنائی برتی اور ان اصول و ضوابط[1] کو بھول گئے جن کو اللہ نے قوموں کی زندگی کا جوہر بنایا ہے جب

(گزشتہ سے پیوستہ) اہل علم ہی کر سکتے ہیں۔ جب کہ جہاد بالسیف ہر عامی و جاہل اور عالم و طالب علم کر سکتا ہے۔ فافہم ' نیز جہاد بالعلم کی فضیلت بھی واضح ہوئی لہٰذا جو لوگ علماء و طلباء پر طعن کرتے ہیں انہیں اپنی فکر کرنی چاہیے۔ (ظاہری)

ﷺ دیکھیں وجوب التعاون بین المسلمین ص ۱۱ والجہاد فی سبیل اللہ لابن سعدی ص ۲۲،۲۰

[1] آج کے دور میں بطور خاص حزبیت و پارٹی بازی کی بنا پر مسلمان ایک دوسرے سے دست و گریباں ہیں جب کہ ان تمام احزاب اور گروہ بندیوں سے آزاد و بالاتر ہو کر اسلام کے علم کو بلند کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہیے لیکن برا ہو اس حزبیت کا جس کی وجہ سے جھوٹ اور سچ، ظلم اور انصاف، غیبت و بہتان اور خیر خواہی، اصلاح اور فساد، حق اور باطل، حلال اور حرام، جائز اور ناجائز، اچھے اور برے، نیکی اور گناہ کی تمیز نہیں کی جاتی بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ ہماری پارٹی کا آدمی ہے یا نہیں۔ اس کی مثالیں پوری دنیا میں موجود ہیں۔ خصوصاً کویت اور پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وہ اپنے دین کی بتائی ہوئی چیزوں کو اپنائیں گے تو وہ عزت و رفعت تک لازماً پہنچ جائیں گے یا کچھ نہ کچھ ضرور حاصل کر لیں۔

اور اسلام سستی اور نحوست جیسے مذہب سے واقف نہیں اور نہ مسلمانوں کے لئے اسے پسند کرتا ہے بلکہ اس سے بہت ڈراتا ہے اور لوگوں کو بتاتا ہے کامیابی کی امید رکھنی چاہیے اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

ان بزدلوں، فتنہ پردازوں، منحوسوں کے مقابلے میں دوسرے بدبختوں کا یہ حال ہے کہ وہ طویل ترین امیدیں رکھتے ہیں اور لمبے چوڑے دعوے کرتے ہیں کہ بہتر انجام ان ہی کا ہوگا اور مسلمانوں کی سربلندی اور رفعت کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ ان کی تعلیمات اور

(گزشتہ سے پیوستہ) میں تجربہ و مشاہدہ میں بھی آئیں اور دین کی خدمت کے نام پر یہ کام ہو رہا ہے اگر خود درس و تدریس، تعلیم و تعلم، خدمت و تعاون کا کام کریں تو عین اسلام اگر یہی کام دوسری پارٹی کا آدمی کرے تو خلاف اسلام قرار دیا جائے۔ اور دوسرے افراد جو کہ کسی پارٹی میں شامل نہ ہوں ان کے دروس، تعلیم، تعلم کو نیکی اور جہاد کے جذبہ سے بند کروایا جائے اور بتایا جائے کہ اگر ہمارے ساتھ اور تابع ہو کر کام نہیں کریں گے تو ہم رکاوٹ پیدا کریں گے کام نہیں کرنے دیں گے جب کہ اس کے برعکس اگر اہل شرک اور بدعت کے ساتھ اچھے اور خوش گوار تعلقات قائم کئے جائیں اور ایک دوسرے کے ساتھ باہمی تعاون کیا جائے اور ان شرک و کفر اور بدعات سے صرف نظر کیا جائے یہ سب کچھ دین اسلام کی سربلندی، تبلیغ و اشاعت، نصرت اور رضائے الٰہی کے لئے کیا جاتا ہے یا کہ اپنے اغراض و مقاصد کی تکمیل اور مفادات و مصالح اور پارٹی کو قائم رکھنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ”الحب فی اللہ والبغض فی اللہ“ کے جذبہ سے یہ کام نہیں ہو رہا بلکہ اس کے برعکس اپنے دھڑے اور پارٹی کو قائم اور مضبوط بنانے کے لئے سب کچھ ہو رہا ہے ورنہ ایک مومن و موحد انسان کتاب و سنت کے مخالفین کے ساتھ یہ معاملہ ہرگز روا نہیں رکھ سکتا۔ جو کام تمام اہل بدعت مل کر سرانجام نہیں دے سکتے یہ لوگ پارٹی بازی کی بنیاد پر خود سرانجام دیتے ہیں جس سے اہل بدعت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور اہل حق کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے اور انہیں کمزور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو مرنے کا یقین نہیں اور آخرت کی فکر اور اللہ تعالیٰ کا ڈر نہیں العیاذ باللہ۔ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ آمین۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہدایات کو اپنایا جائے لیکن یہ لوگ اپنے دین کی خاطر تھوڑی سی مالی یا جانی قربانی بھی نہیں دیتے۔ اور اپنے دعوے کے ثبوت اور اپنے قول کی لاج رکھنے کے لئے کوئی بھی اہم ذمہ داری قبول نہیں کرتے۔[1]

البتہ اہل حق جس طرح کہ ان کے اوصاف بیان ہو چکے ہیں اور ان کی ذمہ داریاں بیان ہو چکی ہیں کہ جہاد فی سبیل اللہ ان کی عادت ہے اور اللہ کے دشمنوں کو مٹانا ان کا مقصد ہے تیر و تفنگ کی مشق کرنا اور زبان و قلم کے ذریعے مجادلہ کرنا البتہ دوسرے گروہ صراط مستقیم سے ہٹ گئے۔ مثلاً خارجیوں نے بت پرستوں سے صلح کر لی اور اپنے تیروں کا رخ اہل ایمان کی طرف کر دیا۔[2]

رافضیوں نے اپنی تلواریں توڑ دیں اور لکڑی کی تلواریں بنالیں اس خیال سے کہ جہاد تو معصوم امام کی سرکردگی میں ہو سکتا ہے اس لئے ان کا نام خشبیہ پڑ گیا۔[3]

کاش یہ لوگ یہیں کھڑے رہتے اور اس مبدا پر التزام کر لیتے لیکن وہ تو مسلمانوں کو پستی خواری کا طعنہ دیتے ہیں اور ہر کافر و ملحد کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوتے ہیں آپ دیکھیں گے کہ یہ لوگ ہر اس دشمن کے شانہ بشانہ ہوں گے جو مسلمانوں

---

[1] دیکھیں: السنۃ للخلال ص ۴۹۷

[2] جس طرح تمام باطل گروہ اور فرقے ان کا ایک ہی ہدف ہے کہ اہل حدیث یا اہل سنت کو سب مل کر مٹانا چاہتے ہیں اور انہیں اپنے راستے کی رکاوٹ سمجھتے ہیں جیسا کہ بریلوی، دیوبندی، شیعہ، تبلیغی جماعت، اصلاحی کی پارٹی، جماعت اسلامی وغیرہ سب کا ٹارگٹ ایک ہے اسی طرح تمام اہل باطل لوگوں کو علمائے حق سے دور کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اہل حق اور حق سے دور ہو جائیں جس کے نتیجے میں ان پر ہماری گرفت مضبوط ہو جائے گی اور یہ کسی کی بات نہ سنیں گے اور ہم انہیں شکنجہ وجال میں پھنسالیں گے یہی طریقہ موجودہ دور میں حزبی حضرات یعنی پارٹی باز لوگوں کا ہے جس کی بنا پر لوگ علماء سے دور ہو کر فتنہ میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ (ظاہری)

[3] دیکھیں السنۃ للخلال ص ۴۹۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے جنگ کرے گا اور یہ مسلمانوں کو زک پہنچانے میں کوئی موقع بھی ضائع نہیں کرے گا اور جب کبھی وہ ان سے بھول کر سامنا کرتے ہیں تو یہ ان پر کود پڑتے ہیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ رافضیوں کے مسلمانوں سے حقد وعداوت کی وجہ سے تاتاری کفار کو اسلامی ممالک پر حملہ کرنے کا موقع ملا۔ وزیر ابن علقمی اور نصیر طوسی وغیرہ کی کفار دوستی اور مسلمان دشمنی کو ہر خاص وعام جانتا ہے۔ اس طرح ان کے ہم مذہب اور اس قماش کے لوگوں نے شام میں جس طرح مسلمانوں کے خلاف مشرکوں کی مدد کی ان سے تعاون کیا اسے سب جانتے ہیں۔ اور وہ وقت بھی دل نگار تھا جب قازان کے مقابلے میں مسلمانوں کا لشکر شکست کھا گیا تو انہوں نے کافر عیسائیوں[1] اور اور دیگر دشمنان اسلام کی مدد کی اور مسلمانوں کی اولاد کو غلاموں کی طرح بیچا اور مسلمانوں سے کھلم کھلا جنگ کی اور کچھ نے تو صلیب کا جھنڈا بلند کیا اور یہی وہ گروہ ہے جو بیت المقدس پر قدیم عیسائیوں کے غلبے کا سبب بنا حتیٰ کہ مسلمانوں نے اسے عیسائیوں سے آزاد کرالیا۔[2]

انہوں نے مزید فرمایا کہ چھوڑو ان باتوں کو جو گزشتہ لوگوں سے سنتے ہو یا ان کی

[1] اس کی مثال برصغیر میں بھی ملتی ہے جب مسلمانوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی لڑی تو مرزا غلام احمد قادیانی کے والد اور علمائے دیو بند نے انگریزوں کی نصرت ومدد کی۔ دیکھیں سوانح قاسمی۔ مصنف مناظر احسن گیلانی ص اور تذکرۃ الرشید ۱/ ۷۴، ۷۹، ۸۰ مصنف عاشق الٰہی میرٹھی۔ بلکہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی جنہیں اشرف علی تھانوی صاحب نے ولی اللہ ومجذوب، صاحب کرامات کہا ہے انہوں نے تو خضر علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ انگریزوں کی صف میں مسلمانوں کے خلاف لڑتے ہوئے دیکھا۔ سوانح قاسمی ۲/ ۱۰۳ مزید تفصیل کے لئے دیکھیں علماء دیوبند اور انگریز۔ تالیف برق التوحیدی۔ اور آج بھی کوئی ایسا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے بلکہ ہر طرح اہل سنت (اہل حدیث) کو نقصان پہنچانے کی مکمل کوشش کی جاتی ہے۔ (ظاہری)

[2] دیکھیں المنهاج السنة ۷/ ٤١٤.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتابوں سے پڑھتے ہو بلکہ تم میں سے ہر عقل مند انسان جب اپنے گردو پیش یا زمانہ قریب میں اسلام کے اندر پیدا ہونے والے فتنوں اور شر و فساد پر غور کرے گا تو اسے معلوم ہو گا کہ اس کا عظیم سبب رافضیوں کی ریشہ دوانیاں ہوں گی اور یہ تمہیں سب سے بڑھ کر فتنہ پرداز اور شریر نظر آئیں گے اور امت کے درمیان فتنہ و فساد ڈالنے کا کوئی موقع خالی نہیں جانے دیں گے[1]

۳۳: مسلمانوں کے امور کا اہتمام

اہل سنت و جماعت اکثر و بیشتر اپنے مسلمان بھائیوں کے امور کی دیکھ بھال کرتے ہیں چنانچہ وہ ان کی نصرت میں دوڑ دھوپ کرتے ہیں ان کے حقوق ادا کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ وہ ان سے تکلیف دور کرتے ہیں اور ان پر واقع ہونے والے مظالم کا دفیعہ کرتے ہیں وہ ان کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں اور غموں میں دکھ بانٹتے ہیں وہ اللہ کے اس فرمان پر چلتے ہیں۔

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾ (التوبہ:۷۱)

کہ مومن مرد اور عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے والی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم كمثل الجسد اذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالحمى والسهر﴾[2]

مومنوں کی آپس کے درمیان محبت اور رحم دلی کی مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ جب اس

---

[1] منہاج السنۃ ۶/ ۳۷۲

[2] بخاری۔ فتح الباری ۱۰/ ۴۳۸ برقم ۶۰۱۱ کتاب الادب ومسلم ۴/ ۱۹۹۹ رقم (۲۵۸۶) کتاب البر والصلة والادب برقم (۲۴۴۶) کتاب المظالم، ومسلم ۴/ ۱۹۹۹ رقم (۲۵۸۵) کتاب البر والصلة والادب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کا کوئی عضو شکایت کرتا ہے یعنی بیماری کی وجہ سے درد محسوس کرتا ہے تو پورا جسم بخار اور بیداری میں مبتلا ہو جاتا ہے نیز آپ کا یہ بھی فرمان ہے:

﴿المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا و شبك بين اصابعه﴾ [1]

کہ مومن آپس میں ایک دوسرے کے لئے دیوار کی طرح ہیں جس کی اینٹیں ایک دوسرے کو مضبوط کرتی ہیں۔

۴۳: مسلمانوں کو کلمہ حق پر جمع کرنے کی حرص

وہ مسلمانوں کے اتحاد اور ان کی شیرازہ بندی کو کلمہ حق پر جمع کرنے کے بڑے حریص ہیں اور ان کے درمیان نزاع اور تفرقہ کے اسباب ختم کرنے کے لئے کوشاں ہیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ اتفاق و اتحاد رحمت اور فرقہ بندی عذاب ہے اور اس لئے بھی کہ اللہ نے اکٹھے رہنے کا حکم دیا ہے اور اختلاف سے روکا ہے۔ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

نیز فرمایا: ﴿واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا﴾ (آل عمران: ۱۰۲، ۱۰۳)

کہ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقے فرقے نہ بنو۔

برخلاف ان لوگوں کے جو مسلمانوں کو فرقہ فرقہ کرنے میں کوشاں ہیں اور ان کی صفوں میں نفاق کا بیج بوتے ہیں اور تھوڑی سی مصیبت کے وقت انہیں چھوڑ جاتے ہیں اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک دوسرے سے لڑاتے بھڑاتے ہیں۔ [2]

---

[1] بخاری فتح الباری ۵/ ۹۹ ومسلم ۴/ ۱۹۹۹

[2] یہ کام حزبی حضرات بااحسن طریق انجام دے رہے ہیں تاکہ اپنے عہدے اور مفادات و مصالح برقرار رہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۵: حسن خلق

اہل سنت وجماعت تمام لوگوں سے بڑھ کر حسن خلق والے ہیں اور حلم و سخاوت اور تواضع وانکساری میں سب سے اعلیٰ وافضل ہیں اور یہی لوگ مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کی طرف دعوت دیتے ہیں کہ تو اس سے صلہ رحمی برتے جو تجھ سے قطع رحمی کرتا ہے۔ اور اس کو دے جو تجھے محروم رکھتا ہے اور جو تجھ پر ظلم کرتا ہے اس سے درگزر کرے وہ لوگوں کو والدین سے حسن سلوک، اور صلہ رحمی اور پڑوسیوں سے حسن معاملہ اور یتیموں سے حسن سلوک کا حکم دیتے ہیں۔ اور مسکینوں، مسافروں کے ساتھ نیکی اور غلاموں سے نرمی کا حکم دیتے ہیں۔

وہ فخر، تکبر، بغاوت اور حق یا ناحق دونوں صورتوں میں مخلوق پر جبر و تسلط سے روکتے ہیں وہ لوگوں کو اعلیٰ ظرفی کا حکم دیتے ہیں اور گھٹیا حرکتوں سے منع کرتے ہیں[1]

۳۶: وسعت ظرفی

وہ سب لوگوں سے بڑھ کر وسیع النظر ہیں اور دوراندیش ہیں اور قوت برداشت میں سب سے بڑھ کر ہیں اور ان جیسا عذر قبول کرنے والا کوئی اور نہ ہوگا[2] وہ حق بات

(گزشتہ سے پیوستہ) اپنے ساتھیوں کے عیوب پر پردہ ڈالا جاتا ہے بلکہ نظر انداز کیا جاتا ہے اور دوسروں کی ان باتوں کو بھی اچھالا جاتا ہے جن کی اجازت کسی صورت میں کتاب و سنت میں موجود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ان باتوں اور افعال واعمال سے روکا ہے نیز اس میں مسلمانوں کی کوئی خیر خواہی نہیں سوائے اپنی پارٹی کو قائم رکھنے اور دوسروں کو بدنام کرنے اور ان سے لوگوں کو متنفر کیا جائے۔ خیر خواہی واصلاح کے نام پر غیبت بہتان اور جھوٹ کو رواج دیا جاتا ہے جو کہ کبیرہ گناہ ہے۔ (ظاہری)

[1] خاتمہ عقیدہ واسطیۃ لشیخ الاسلام ابن تیمیہ [2] دیکھیں: رفع الملام عن الائمۃ الاعلام لشیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اور الرد علی المخالف من اصول الاسلام للشیخ د. بکر ابو زید ص ۶۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سننے یا قبول کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے اور نہ ہی ان کے سینے اس سے تنگ ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ حق کی طرف لوٹنے میں عار محسوس کرتے ہیں اور نہ ہی قبول کرنے میں تکبر نہ ہی قبول کرنے میں تکبر کرتے ہیں پھر وہ لوگوں کو اپنے اجتہادات قبول کرنے پر مجبور بھی نہیں کرتے اور نہ ہی اپنے مخالفوں کو گمراہ قرار دیتے ہیں اور وہ ان اجتہادی امور میں جن میں لوگوں کا فہم مختلف ہوتا ہے کے سلسلے میں اپنے صحن تنگ نہیں کرتے وہ بڑی بڑی مصلحتوں کے حریص ہیں اگرچہ اس سلسلے میں انہیں بعض چھوٹے چھوٹے مفاسد کا بھی ارتکاب کرنا پڑے۔

اس طرح وہ غلطیوں کی درستگی پر بھی حریص ہیں تاکہ امت گمراہ نہ ہو وہ اس بات کے بھی حریص ہیں کہ امت مسلمہ میں کسی ادنیٰ مصیبت کے وقت بھی پھوٹ نہ پڑے ان کی وسعت ظرفی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ گھناؤنے تعصب اور اندھی تقلید سے کوسوں دور اور گروپ بندی کے انڈے کے خول میں قید سے آزاد ہیں۔[1]

---

[1] جب کہ پارٹی باز لوگ اس خول سے نکلنے والوں سے سلام وکلام کے روادار نہیں۔ محبت و نفرت محض پارٹی و گروہ کی بنیاد پر ہے اللہ تعالیٰ کی خاطر نہیں اس لیے اسلام روکتا ہے اور یہ انتہائی خطرناک تحریک ہے جس سے قومیں برباد ہو جاتی ہیں اور حق و باطل کی تمیز نہیں کرتیں جب کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ ولا یجرمنکم شنان قوم ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی ﴾ (المائدۃ: ۸) اور کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کردے۔ عدل کیا کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔

کفار و مشرکین کے ساتھ عدل و انصاف سے کام لینے کا حکم دیا گیا تو مسلمانوں کے ساتھ بالاولیٰ عدل و انصاف سے کام لینا چاہیے لیکن یہ لوگ ساری زندگی مخالفت کرتے رہیں گے اور اپنے اس معمول سے باز نہیں آئیں گے جب کہ اس سے بچنا نہایت ضروری ہے کیوں کہ یہ انتہائی خطرناک طریقہ ہے کہ انسان اصلاح کی بجائے تباہی و بربادی کر رہا ہے۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۷: اختلاف میں ادب ملحوظ رکھنا۔

بسا اوقات اہل سنت کو مناظرہ کرنا پڑتا ہے اور وہ بعض اجتہادی امور میں اختلاف کرتے ہیں لیکن آپس کی الفت، محبت، دوستی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے ہیں[۱] اور بسا اوقات وہ کسی کا رد کرتے ہیں تو حد ودادب میں رہ کر وہ کسی کو ذلیل نہیں کرتے اور نہ ہی وہ تمسخر اڑاتے ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اہل کتاب سے مجادلہ کریں تو اچھے طریقے سے ہاں وہ لوگ جو ان میں سے ظالم ہیں (ان سے ان کی طرح پیش آئیں) تو ہمارا طرز گفتگو مسلمانوں بلکہ خاص مسلمانوں کے ساتھ کیسا ہونا چاہیے۔[۲]

---

[۱] آج اگر کسی سے علمی اختلاف کیا جائے اسے اس کی غلطی پر متنبہ کیا جائے تو وہ ہتک محسوس کرتا ہے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے حق کو قبول کرنے سے گریز کرتا ہے جبکہ مومن کا شیوہ ہے کہ حق کو قبول کرلے۔ لیکن عجیب واقعات پیش آئے کہ اہل باطل نے حق کو قبول کیا حزبی لوگوں نے قبول نہیں کیا بلکہ مخالفت میں تحریک چلائی۔ کچھ عرصہ قبل شیخ عبدالباری فتح اللہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے ایک شخص نے مسئلہ دریافت کیا شیخ نے جواب دیا میں نے کہا کہ شیخ! اللہ تو فرماتا ہے کہ یوں کرو اور آپ فرماتے ہیں کہ یوں کرو اسی وقت شیخ نے اپنی بات سے رجوع کر لیا اور اس شخص سے کہا کہ میں نے غلطی کی ہے میری بات غلط ہے چونکہ شیخ حزبی نہیں تھے بلکہ شیخ حزبیت سے شدید نفرت کرنے والے تھے۔ فوراً حق کو قبول کرلیا لیکن اس کے برعکس کئی ایک حزبی حضرات نے کئی مواقع پر سخت مخالفت کی اور بعض شیوخ کی غلط باتوں کو صحیح قرار دینے کی کوشش کی اور حق کی آواز کو دبانے کی سعی لاحاصل کی۔ منہج نبوی اور اہل سنت کے خلاف مشورے دیئے کہ یہ انداز درست نہیں شیخ کو الگ سے سمجھایا جائے اور شیوخ نے بھی برا منایا۔ جب کہ یہ اہل حق کی شان نہیں بجائے غلطی تسلیم کرنے اور اصلاح کرنے کے نیت پر حملہ کیا گیا حسد کا الزام لگایا گیا وغیرہ وغیرہ۔

مقصود و مطلوب صرف اپنے سانچے میں ڈھالنا اور اپنا مطیع و فرماں بردار بنانا تھا اللہ تعالیٰ ہمیں حزبیت سے محفوظ رکھے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور لوگوں کی عزتوں سے کھیلنے اور بہتان والزام لگانے سے باز رکھے۔ آمین ثم آمین۔ (ظاہری)

[۲] ادب الخلاف للشیخ د۔ صالح بن حمید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸: عالی ہمت

اہل سنت و جماعت بڑے عالی ہمت واقع ہوئے ہیں۔ وہ فضیلت اور کمال کے حصول میں بڑی حرص رکھتے ہیں اور وہ گھٹیا اور چھوٹی چھوٹی چیزوں اور حقیر کاموں سے دور رہتے ہیں۔

ان کی عالی ہمتی کے روشن دلائل اور مظاہر ان کی ذات میں پائے جاتے ہیں۔ طلب علم اور اس کی تبلیغ کی حرص کا اندازہ علماء حدیث کی دن رات کی محنتوں اور مشقتوں سے بڑھ کر اور کسی چیز سے نہیں کیا جا سکتا وہ علم حدیث کی طلب میں تولق و دق صحرا اور سنگلاخ پہاڑوں میں سفر کرتے رہے ایسی ہمت سے جو پست نہ ہو سکی اور ایسے عزم سے جو واپس نہ پلٹا اور ایسی بلند ہمتوں اور جانوں سے جو دنائت قبول نہیں کر سکیں اس سلسلے میں انہوں نے وقت گزارے۔

اور بیکار وقت گزارنے والی روش پر قناعت نہ کی اور تھوڑے علم پر راضی نہ ہوئے اس فضیلت کے حصول میں انہیں تھکاوٹیں بھول گئیں[1] سستی اور بوجھ ان کے قریب نہ پھٹک سکا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے دین کی حفاظت کی انہوں نے غالیوں کی کجی اور ہوا پرستوں کی باطل تاویلات کا پردہ چاک کر دیا تو اس طرح شریعت صاف ستھری اور شیریں رہی اسے نسلوں نے لکھ کر محفوظ کر لیا اور بعد والوں کے سپرد کیا اس وقت اس کے چشمہ صافی سے صاف اور میٹھا پانی پیا جا رہا ہے۔

---

[1] ایک حدیث کے حصول و سماع کے لئے کئی ماہ کا سفر طے کیا اور اسناد و متن کی حفاظت کر کے لوگوں تک پہنچایا ان واقعات کی تفصیلات کے لئے امام ذہبی کی کتاب تذکرۃ الحفاظ کا مطالعہ کریں اس کا ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۹: باہمی تعاون اور تکمیل

وہ جانتے ہیں کہ اللہ کا دین ایک ہے اس کے حصے نہیں ہو سکتے اور سمجھتے ہیں کہ کوئی فرد واحد باوجود علم و قوت کے دین کے تمام محاذوں پر قائم نہیں رہ سکتا اس لئے وہ اقامت دین اور مخلوق میں اس کی نشر و اشاعت اور اس پر عمل کے لئے کوشاں رہتے ہیں وہ اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ کہ یہ دین باہمی تعاون اور شانہ بشانہ (کندھا دینے) اور باہمی استفادے کے بغیر پورا نہیں ہو گا لہٰذا کوئی تو ان میں سے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے سرحدوں پر مسلح کھڑا ہے اور کوئی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے اور کوئی علم دین کی لوگوں میں نشر و اشاعت کر رہا ہے اور کوئی مبتدعین، کفار، زندیقوں کا رد کر رہا ہے اور کوئی ان کے اخلاق اور کردار سنوار رہا ہے اور کوئی مسلمان کے دوسرے مسائل حل کر رہا ہے۔

اس کے باوجود کوئی بھی ان میں ایک دوسرے کی تردید و تنکیر نہیں کر رہا کیوں کہ ان میں سے ہر کوئی اپنی طاقت کے مطابق کام کر رہا ہے۔ سب کے سب خیر، ہدایت اور رشد پر ہیں۔[1]

---

[1] یہ اہل سنت کا خاص وصف ہے کہ وہ خیر کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں لیکن فرق و احزاب (تفرقے باز، پارٹی باز) ہمیشہ ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچتے ہیں اگر دوسرا کام کرے تو اسے غلط ثابت کرنے کے لئے تمام صلاحیتیں بروئے کار لائی جاتی ہیں بذاتِ خود وہ کام کریں تو اسے عین اسلام قرار دیا جاتا ہے اس روش نے اسلام اور مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچایا جب کہ وہ اس طرف ہمیشہ عدل و انصاف پر قائم رہے اور مخالفین کی بلاوجہ تردید و مخالفت نہیں کی اور ان پر الزام و بہتان سے گریز کیا۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰: مکمل اور متوازن تربیت

وہ اپنے ساتھیوں کی علم اور عمل پر تربیت کرتے ہیں اور درجہ بدرجہ اہمیت رکھنے والے امور سے ابتدا کرتے ہیں چنانچہ وہ نہ تو عمل کو نظر انداز کر کے علم پر تربیت کرتے ہیں اور نہ علم کو نظر انداز کر کے عمل کی تربیت دیتے ہیں[1] اور نہ وہ تعصب اور فرقہ بندی کی پٹی پڑھاتے ہیں[2]۔

اور نہ لوگوں کو نفس کشی یا جتی ستی رہنے پر آمادہ کرتے ہیں اور نہ انہیں خود بینی اور دوسروں کو حقیر سمجھنے کی تعلیم دیتے ہیں اور نہ ہی انہیں ذلت و پستی اپنانے اور دوسروں کا دم چھلہ بننے[3] کی ترغیب دیتے ہیں۔

---

[1] جس طرح تبلیغی جماعت اور دوسرے احزاب نے اپنا دستور و منشور علم دشمنی اور اہل علم سے دور رہنا بنا رکھا (گزشتہ سے پیوستہ) ہے۔ (ظاہری)

[2] فرقہ باز اور حزبی لوگوں کا یہی وطیرہ ہے کہ لوگوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے مختلف قسم کے طریقے اختیار کرتے ہیں جس کے نتیجے میں لوگ اپنے مسلمان بھائیوں سے اہل بدعت والا معاملہ کرتے ہیں یہی ان لوگوں کا شعار ہے جب کہ اہل سنت ان افکار سے کوسوں دور ہیں۔ (ظاہری)

[3] یہ صوفیاء اور گمراہ لوگوں کا طریقہ ہے کہ لوگوں کو نام نہاد پیروں کے جال میں پھنساتے ہیں۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱: اہل سنت ہی وہ لوگ ہیں جو امت کے دینی امور کو از سر نو تازگی بخشتے ہیں

وہ احیائے دین کے لئے کام کرتے ہیں اور اس سے درماندگی دور کرتے ہیں اور اس کے مٹے ہوئے نشانات کو اجاگر کرتے ہیں اگر ہم تاریخ اسلام کے مجددین کی تاریخ پڑھیں تو وہ اہل سنت ہی نظر آئیں گے جیسے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ، ائمہ اربعہ[1] شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب وغیرہ اہل علم وایمان* رحمھم اللہ ورضی اللہ عنھم[2]

۴۲: اہل سنت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے علم بردار ہیں

وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور تینوں صورتوں میں برائی سے روکتے ہیں ہاتھ سے ورنہ زبان سے ورنہ دل سے حسب قدرت و مصلحت۔ وہ نرمی، آسانی، سہولت جیسے قریب ترین راستوں پر چل کر مقصد حاصل کرتے ہیں وہ تقرب الٰہی کی خاطر مخلوق کے نفع اور خیر خواہی کے لیے کوشاں ہیں اور انہیں ہر طرح کی بھلائی سے فیض یاب کرنے کا مقصد رکھتے ہیں اور ان سے ہر برائی رفع کرتے ہیں۔ وہ امت کی بھلائی کے محافظ اور ان سے عذاب ٹل جانے کے حریص ہیں۔

---

[1] یہ بات اغلبیت اور شہرت واصلاح کے پیش نظر کہہ دی جاتی ہے۔ امام ابو حنیفہ کے متعلق گزشتہ صفحات میں گزر چکا کہ مرجیہ میں سے ہیں ان کے متعلق مزید معلومات کے لئے ہماری زیر طبع تصنیف "امام ابو حنیفہ اقوال آئمہ وجرح تعدیل کی روشنی میں" ملاحظہ فرمائیں۔ نیز شیخ مقبل بن ہادی کی کتاب نشر الصحیفہ کا مطالعہ بھی نہایت ضروری ہے تاکہ حقیقت حال آشکار ہو جائے۔ (ظاہری)

[2] صفۃ الغرباء للشیخ سلمان العودۃ ص ۱۸۲، ۱۸۸

☆ من تعلیقات سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز۔ الثابہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳: وہی دعوت الی اللہ کے اہل ہیں

وہ حکمت اور وعظ حسنہ سے اچھے مجادلہ ومناظرہ سے لوگوں کو دین اسلام کی دعوت دیتے ہیں اور اس سلسلے میں مختلف اور مباح طریقے استعمال کرتے ہیں حتی کہ لوگ اپنے رب کو پہچان لیتے ہیں اور اس کی ایسی عبادت کرتے ہیں جیسے کہ اس کا حق ہوتا ہے۔ اللہ تعالی کی مخلوق کی ہدایت کے لئے ان سے بڑھ کر اور کوئی حریص نہ ہوگا اور نہ ہی ان سے زیادہ کوئی لوگوں پر مہربان ہوگا۔

۴۴: وہی قدوۃ الصالحین ہیں

کیوں کہ ان میں صدیقین، شہدا اور مجاہدین بھی ہیں اور ہدایت کے مینار اور تاریکیوں کے چراغ بھی۔ اور ان میں فضائل و مراتب والے بھی ہیں اور قابل ذکر خوبیوں والے بھی ان میں ایسے امام جن کی سچائی و راستی پر امت نے اتفاق کیا ہے چنانچہ ان میں ہر انسان کو اپنا قدوۃ اور آئیڈیل مل سکتا ہے۔ اگر کوئی مجاہد ہے تو ایسے بہادر اور شجاع ملیں گے جنہیں وہ اپنے لئے نمونہ بنا سکتا ہے[1] اگر وہ علم دوست اور علم کا راغب ہے تو اسے ایسے علماء مل سکتے ہیں جن کی سیرت پر یہ چل سکتا ہے۔

۴۵: غرباء[2] بھی وہی ہیں

وہی اس چیز کی اصلاح کرتے ہیں جسے لوگوں نے خراب کر چھوڑا اور وہی راہ راست پر رہتے ہیں جب لوگ خراب ہو جائیں۔

---

[1] اس سے تقلید کا نہ تو جواز ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی تعلیم دینا مقصود ہے بلکہ یہ بات معلوم کروانا چاہتے ہیں کہ اہل سنت میں ہر قسم کے افراد موجود اور گزر چکے ہیں۔ (ظاہری)

[2] ان سے مراد غریب الدیار لوگ ہیں جن کا اصل وطن مکہ یا مدینہ نہیں بلکہ دوسرے دیار کے باسی لیکن اسلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶: وہی فرقہ ناجیہ[1] ہیں

جو اس دنیا میں بدعات اور گمراہی سے نجات پاتے اور ان شاء اللہ آخرت میں عذاب جہنم سے نجات پائیں گے۔

۴۷: وہی طائفہ منصورہ ہیں[2]

کیوں کہ اللہ ان کے ساتھ ہے اور ان کا مؤید اور حامی و ناصر ہے۔

۴۸: وہی قیامت تک غالب رہیں گے[3]

وہی مشہور و معروف معرکہ آراء اور فاتح ہیں وہ دین برحق پر ثابت رہنے والے ہیں اور وہی غلبے اور تمکن سے بہرہ ور ہیں[4] اللہ نے ان کی حجت کو غلبہ عطا فرمایا اور ان کا کلمہ بلند ہوگا۔

(گزشتہ سے پیوستہ) قبول کرنے والے، اس کے مطابق زندگی گزارنے اور اس کی حفاظت و اشاعت کرنے والے ان کے لئے رسول اللہ ﷺ نے خوش خبری دی کہ ﴿طوبیٰ للغرباء﴾ (ظاہری)

[1] سنن ترمذی ص ۸۹ اور ابوداود میں صحیح حدیث موجود ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے ایک ہی فرقہ ناجیہ (نجات پانے والا) ہے اور اس کے متعلق آئمہ محدثین کی صراحت موجود ہے کہ یہ صرف اہل حدیث (اہل سنت) ہی ہیں اس کے لئے امام احمد ابن حنبل کا اور امام علی بن مدینی کا قول دیکھیں مشکاۃ ص ۱۷۷۱/۳، بتحقیق شیخ البانی۔ (ظاہری)

[2] دیکھیں! گزشتہ حوالہ مشکاۃ ص ۱۷۷۱/۳، بتحقیق شیخ البانی۔ (ظاہری)

[3] صحیح بخاری و مسلم مشکاۃ ص ۱۷۶۶/۳

[4] صفۃ الغرباء للشیخ سلمان العودۃ ص ۱۸۸، ۱۸۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۹: امت ان کی تعظیم واحترام کرتی ہے

اللہ رب العزۃ نے ان کو قبولیت عامہ بخشی ہے امت مسلمہ ان پر اعتماد کرتی ہے ان کی بات سنتی ہے اور کے اقوال لیتی ہے۔

۵۰: انہی کی جدائی میں لوگ تڑپتے ہیں

یہ اس لئے کہ وہ لوگوں پر شفقت کرتے ہیں وہ خیر کی نشرواشاعت پر حریص ہیں جب وہ فوت ہوئے تو لوگ ان کی خبریں پوچھتے پھرتے ہیں اور ان کی جدائی پر غمناک ہوتے ہیں اس بات کا اس سے بڑھ کر اور ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ آئمہ سنت کے جنازے اس طرح اٹھے کہ لوگوں کا جم غفیر ان کے پیچھے پیچھے تھا یہ والہانہ عقیدت اس بات کا ثبوت ہے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کا مقام تھا اور لوگ ان سے دلی طور پر والہانہ محبت رکھتے ہیں جیسا کہ امام اہل سنت والجماعت احمد بن حنبل رحمہ اللہ[1] اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے جنائز کی مثالیں تابندہ مثال ہے۔

۵۱: اہل سنت وجماعت اپنے اقوال اور عقائد اور دعوت پر سب سے بڑھ کر ثابت قدم ہوتے ہیں[2]

نہ ان کی قوت ٹوٹ سکتی ہے اور نہ ان کے تیروں میں لچک آسکتی ہے وہ اپنے اصول ومبادی کی تجارت نہیں کرتے اور نہ وہ جہالت کو پھیلتا اور شرک کو پھولتا دیکھ سکتے

---

[1] مناقب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ لابن جوزی ص ۴۱۳، ۴۱۸ نقض المنطق لابن تیمیۃ ص ۸،۹

[2] نقض المنطق ص ۴۲، ۴۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور نہ ہی اندوہناک حالت سے سمجھوتہ کرتے ہیں بلکہ وہ دعوت کے پھیلانے اور جہالت دور کرنے میں اپنے آپ کو کھپا دیتے ہیں اور ہر طرح کی قوت صرف کر ڈالتے ہیں وہ اللہ سے اجر حاصل کرنے اور اس کے ہاں بہتر جگہ پانے کے لئے مشروع اور مباح طریقوں سے ناساز گار ماحول بدل ڈالتے ہیں اس راستے میں انہیں جو مصائب اور تکالیف پہنچیں ان پر صبر کرتے ہیں وہ فتنہ پردازوں اور ذلیل کرنے والوں کی پرواہ نہیں کرتے[1]

اس خصوصیت کے ثبوت میں فتنہ خلق قرآن کے متعلق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے موقف سے بڑھ کر اور کون سا ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے کہ انہیں ایذا رسانی پہنچائی گئی، کوڑے مارے گئے قید کیا گیا تاکہ وہ اپنی رائے اور فتوے سے رجوع کر کے خلق قرآن کے قائل بن جائیں لیکن وہ ثابت قدم رہے اور ان کی غلط بات کو تسلیم نہ کیا حتی کہ اللہ تعالی نے ان کے ذریعے سنت کی مدد کی اور بدعت کو مٹا دیا۔

یہی حال شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا ہوا جب انہوں نے صحیح اسلام اور سنت کی طرف دعوت دی اور اہل باطل سے، زبان سے، سنان سے پورے عزم اور ہمت سے مقابلہ کیا حتی کہ اللہ نے سنت کی مدد کی اور بدعت کو مٹایا اور دین کو از سر نو زندہ کیا۔ اور انہیں مبتدعین اور ملحدین کے گلے کی ہڈی بنا دیا اور یہی حال بارہویں صدی کے مجدد امام محمد بن عبدالوہاب کا تھا جو شرک و بدعت اور فسق و ضلالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں شمع

---

[1] حزبی اور اہل باطل ہمیشہ اہل حق پر طعن و تشنیع کرتے ہیں اور انہیں مختلف ہتھکنڈے استعمال کر کے حق بیان کرنے سے روکنا چاہتے ہیں لیکن یہ لوگ کبھی بھی حق اور اہل حق کا مقابلہ نہیں کر سکتے یہ سب کچھ ان کے خوف سے کرتے ہیں انہیں بدنام اور خائن ثابت کرنے کے لئے اور لوگوں میں ان کی دیانت و ثقاہت کو ختم کرنے کی مکمل کوشش کرتے ہیں لیکن اللہ کا وعدہ ہے کہ ﴿إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ کہ اللہ تعالی اہل ایمان کا دفاع کرتا ہے لہٰذا یہ لوگ کسی صورت میں اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ (ظاہری)

[2] ان کی طرف منسوب کر کے اہل حدیث (اہل سنت) کو وہابی کہا جاتا ہے تاکہ لوگوں کو ان سے متنفر کیا جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق لے کر نکلے اور اللہ کی خاطر پوری استقامت سے لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف بلایا اور اپنی کوشش لڑا دی اور اس راستے میں طاقت اور محنت شاقہ سے کام کیا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے مستور دلوں کو ہدایت دی اور بند راستوں اور اندھی آنکھوں کو کھول دیا اور ان کے ذریعے جادۂ حق روشن کیا اور لوگوں پر حجت قائم کر دی۔

۵۲: وہ نصیحت کو دین سمجھتے ہیں

ان کا دین خیر خواہی سے عبارت ہے اللہ کے لیے اس کی کتاب اور اس کے رسولوں اور مسلمانوں کے حکمرانوں اور مسلمان عوام کے لئے [1]

۵۳: وہ عاجز مسلمان پر اس علم کی معرفت واجب نہیں سمجھتے جس طرح صاحب قدرت پر سمجھتے ہیں

وہ مجمل طور پر اس پر ایمان رکھتے ہیں جو کتاب و سنت میں آیا ہے البتہ وہ اس کی معرفت کے سلسلے میں تفصیل اور اجمال کے اعتبار سے عاجز اور صاحب قدرت میں فرق کرتے ہیں۔

(گزشتہ سے پیوستہ) نیز بریلوی، دیوبندی حضرات نے ان پر بہت زیادہ طعن و تشنیع کی ہے دیکھیں! حسین احمد مدنی کی شہاب ثاقب میں کس قدر بازاری زبان استعمال کی گئی ہے اس کے برعکس ان کی خدمات کا دائرہ کس قدر وسیع تھا اور تجدید دین کے لئے کیا قربانیاں دیں۔ مسعود عالم ندوی کی کتاب محمد بن عبد الوہاب ایک بد نام مصلح کا مطالعہ ضروری ہے۔ (ظاہری)

[1] دیکھیں: شرح السنۃ للبربہاری ص، ۳۷ وجامع العلوم والحکم، لابن رجب الحنبلی، ۱/ ۲۱۵، ۲۲۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴: جس چیز کے متعلق اللہ اور اس کے رسول سے کچھ منقول نہ ہو اس کے متعلق وہ لوگوں کو آزمائش میں نہیں ڈالتے

وہ متشابہات اور دقیق امور کے متعلق لوگوں کو آزمائش میں نہیں ڈالتے اور نہ ہی مجمل اور غیر واضح الفاظ کے سلسلے میں انہیں آزماتے ہیں وہ تو واضح اور صریح امور میں جن میں کوئی جھول نہیں ہوتا لوگوں کو آزماتے ہیں۔

۵۵: وہ کمال کی طلب میں کوشاں رہتے ہیں محال کا مطالبہ نہیں کرتے

اہل سنت وجماعت اکمل کی تلاش میں جدوجہد کرتے ہیں اور ہر چیز میں درجہ بدرجہ بحث کرتے ہیں اور منافع کے حصول اور ان کی تکمیل کے لئے اپنی طاقت کے مطابق کام کرتے ہیں اور مفاسد کو مکمل طور پر ترک کرتے ہیں یا بہت کم حد تک اسے اختیار کرتے ہیں اور فوری طور پر محال کا مطالبہ نہیں کرتے اور نہ ہی اپنی طاقت اور قدرت سے ماوراء امور کو مقصد بناتے ہیں۔ اور جن مثالوں سے یہ وصف اجاگر ہو سکتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اہل سنت وجماعت سمجھتے ہیں کہ نماز کے لئے قرآن کے سب سے بڑے عالم کو آگے کیا جائے پھر درجہ بدرجہ[1]

---

[1] لیکن فقہ حنفی میں امامت کی جو شروط ذکر کی گئی ہیں ان کا کسی ایک شخص میں پایا جانا محال ہے جو کہ اس ترتیب سے مذکور ہیں۔ ۱۔ نماز کے احکام کا پوری طرح واقف ہو اور فرائض اور واجبات کو اچھی طرح جانتا ہو۔ ۲۔ قرآن مجید تجوید سے پڑھ سکتا ہو۔ ۳۔ پرہیز گار ہو۔ ۴۔ معمر ہو، ۵۔ خلیق ہو۔ ۶۔ مقتدیوں کے مقابلے میں خوبصورت ہو۔ ۷۔ شریف النسب ہو۔ ۸۔ خوش آواز ہو۔ ۹۔ بیوی سب سے خوب صورت، خوش وضع ہو۔ ۱۰۔ مالدار ہو۔ ۱۱۔ بارعب ہو۔ ۱۲۔ خوش پوش ہو۔ ۱۳۔ سر بڑا ہو۔ ۱۴۔ بعض نے دوسرے دوسرے اعضاء کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کسی جگہ فساق کا اجتماع ہو تو سب سے کم درجہ کے فاسق کو آگے کیا جائے گا منکرات کے متعلق بھی ان کا یہی طرز عمل ہے چنانچہ وہ ان کے ازالے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اور انہیں جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا عزم رکھتے ہیں اگر وہ انہیں مکمل طور پر ختم نہ کر سکیں تو اپنی طاقت کے مطابق ان میں سے چند ایک کو ضرور ختم کرتے اور بقایا کے بارے کلیۃً ختم کرنے کا عزم رکھتے ہیں اور دوسرے فرقوں کا یہ حال ہے کہ وہ کمال کا مطالبہ کرتے ہوئے محال اور ناممکن کے متلاشی بن جاتے ہیں مثلاً خوارج، کہ انہوں نے اپنی احمقانہ سوچ کی بنا پر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بیعت توڑ دی کیوں کہ انہوں نے کتاب اللہ میں انسانوں کو حکم تسلیم کر لیا تھا تو انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ جیسے خلیفہ کا مطالبہ کر دیا لیکن عمر رضی اللہ عنہ جیسا کہاں مل سکتا تھا؟ ان کا مطالبہ ناممکن اور محال تھا جب کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے وقت کے افضل ترین انسان تھے لیکن انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا ان کی بیعت فسخ کر دی کاش کہ جب انہوں نے ایسا کیا ہی تھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ یا سعید بن زید رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ کی بیعت کر لیتے لیکن ان کے غلو اور افراط نے انہیں تفریط کے کنویں میں گرا دیا چنانچہ انہوں نے اعلیٰ کے بدلے ادنیٰ پر قناعت کر لی اور اس شیث ربعی کی بیعت کر لی جو اللہ کے سچے رسول کی وفات کے بعد جھوٹی نبوت کے دعوے دار سجاح بنت حارث

(گزشتہ سے پیوستہ) تناسب کا بھی ذکر فرمایا ہے الدر المختار مع رد المحتار لابن عابدین شامی ار ۵۸۲، ۵۸۳۔ علامہ کاسانی (جن کو ملک العلماء کا لقب دیا گیا ہے) نے ان وجوہ ترجیح کو کسی قدر تقدیم و تاخیر سے اور کم و بیش لکھا ہے۔ البدائع والصنائع ص ۱/۱۵۶، ۱۵۷ لیکن صحیح حدیث کی ترتیب مقصد کے لحاظ سے موزوں اور مناسب ہے۔ جسے اہل سنت وجماعت اختیار کرتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے شیخ الحدیث مولانا اسماعیل سلفی کی کتاب "رسول اکرم کی نماز" ص ۴۴ تا ۴۷ دیکھیں۔ نیز اسی طرح سینکڑوں مسائل کتب فقہ حنفی میں موجود ہیں مثلاً کتا اگر بکری پر کود جائے اور بچہ پیدا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ کب وہ حلال ہو گا اور کب حرام ہو جائے گا۔ دیکھیں فتاویٰ قاضی خاں۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کا مؤذن تھا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اسے اپنی حفاظت میں لے لیا اور وہ ان کی ضلالت ظاہر ہونے پر ان سے بھاگ گیا۔ اس کے بعد ان کی نظر عبد اللہ بن وہب راسبی اعرابی پر پڑی جو اپنی ایڑیوں پر پیشاب کرنے والا تھا نہ اسے سبقت اسلام کا درجہ حاصل تھا نہ شرف صحابیت کا اور نہ فقہ دانی نہ اللہ نے اس کے متعلق خیر کی شہادت دی۔[1]

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ کو بہت سے غالی ملیں گے جو طلب کمال کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن اس کی تحصیل میں جدوجہد نہیں کرتے یا آپ کو ان کے ذہن میں ایسی خیالی تصویر نظر آئے گی جو مثال محسوس ہوگی اگر ایسے آدمی کو اس کی مراد مل گئی تو ٹھیک ورنہ وہ جدوجہد اور عمل پیہم چھوڑ دے گا نہ وہ غلط کو درست کرے گا اور نہ صحیح کے قریب ترین صورت کو اپنائے گا۔

۵۶: ان کی دوستی و دشمنی دین کی بنیاد پر ہے

وہ نہ اپنے لئے عداوت رکھتے ہیں اور نہ اپنی ذات کے لیے بدلہ لیتے ہیں اور نہ ہی جاہلی کبر و نخوت یا مذہبی عصبیت یا گروہی جھنڈے کے اصول پر دوستی اور بھائی چارہ رکھتے ہیں ان کی اخوت و دوستی دین کی بنیاد پر ہوتی ہے۔

ان کی ولاء و براء اللہ کے لئے ہے ان کا موقف پائیدار ہے جس میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔[2]

---

[1] الفصل فی الملل والاھواء والنحل لابن حزم ۴/ ۲۳۸ تحقیق د۔ محمد نصر، د عبد الرحمن عمیرہ

[2] الولاء والبراء فی الاسلام، د۔ محمد بن سعید القحطانی ص ۲۶۳، ۳۷۸۔ الموالاۃ والمعاداۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ للشیخ محماس الجلعود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷: ان کی باہمی محبت اور رحم دلی

اہل سنت، حسن اور صالح اعمال کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت اور دوستی رکھتے ہیں اور ایک دوسرے پر رحم کھاتے ہیں اور ایک دوسرے کا دفاع کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے حق میں دعا کرتے ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان اور نیک عمل کرنے والوں کے متعلق خبر دی ہے کہ وہ ان کے درمیان دوستی بنا دے گا اور اللہ رب العزۃ نے آگاہ کیا ہے کہ مومنین آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ (مریم ۹۶)

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اللہ تعالیٰ انہیں قبولیت عامہ بخشے گا۔ (دنیا ان اہل ایمان سے محبت رکھے گی)

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾

(الحشر: ۱۰)

اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے گزر گئے اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے متعلق کینہ دور کر دے کیوں کہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔

ان کے برعکس گمراہ فرقوں اور کفار قوموں کے درمیان اللہ تعالیٰ نے عداوت اور بغض ڈال دیا ہے اور ہر بعد والی امت داخل ہوتی ہے وہ اپنے پہلوں پر لعنت کرتی ہے۔

اسی طرح نصاریٰ کا حال ہے کہ وہ اپنے نصیحت آموز سبق کے اکثر حصے کو بھول گئے تو ہم نے قیامت تک ان میں بغض و عداوت ڈال دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے پادری جب کبھی اتفاق واتحاد کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں تو زبردست قسم کا دنگا وفساد کر کے اٹھتے ہیں یہی حال کمیونسٹوں کا ہے ان کا ہر آنے والا سربراہ اپنے سے پہلے پر لعنت کرتا ہے اسے بے وقوف ٹھہراتا ہے اور اسے گالیاں دیتا ہے اور یہی حال دیگر گمراہ فرقوں کا ہے ان میں باہمی اتفاق واتحاد نہیں ہے۔

۵۸: ان کا ایک دوسرے کی تکفیر سے بچنا

اہل سنت وجماعت باہم ایک دوسرے کی تکفیر سے بھی بچے ہوئے ہیں وہ اپنے مخالف کا رد ضرور کرتے ہیں اور لوگوں پر حق واضح کرتے ہیں اور مخالف کی غلطی بیان کرتے ہیں لیکن نہ تو اسے کافر قرار دیتے ہیں اور نہ بدعتی اور نہ ہی وہ اسے فاسق گردانتے ہیں الا یہ کہ مخالف واقعتاً ہی اس کا مستحق ہو ان کے برعکس دوسرے فرقوں کا حال یہ ہے کہ وہ کثرت اختلاف کی وجہ سے باہمی طور پر ایک دوسرے کی تضلیل اور تکفیر کرتے رہتے ہیں[1] جیسے خوارج وہ چھوٹی چھوٹی اور لطیف وباریک باتوں سے اختلاف پر ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں[2]

---

[1] جس طرح دیوبندی اور بریلوی ایک دوسرے کی تضلیل وتکفیر کرتے ہیں حالانکہ دونوں اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حنفی المذہب اہل سنت وجماعت ہیں ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ فرقہ بریلویہ کے امام احمد رضا خان بریلوی نے حسام الحرمین لکھ کر فتویٰ لگایا اور اپنے ہم عقیدہ علماء سے بھی فتاویٰ حاصل کیے سب نے بالاتفاق علمائے دیوبند پر شرک وکفر کا فتویٰ لگایا اسی طرح علمائے دیوبند نے جوابا ہاتھ صاف بھی کیا اور ان پر کفر وشرک کے فتوے بھی لگائے۔ اس کی مزید تفصیل کے لئے ان کی کتب جو ایک دوسرے کے رد میں لکھی گئی ہیں ان پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ہی ایک دوسرے کو کافر ومشرک سمجھتے ہیں ان میں سے بعض کتب کے اسماء ذکر کیے دیتا ہوں تاکہ قارئین پر حقیقت واضح ہو جائے۔ مثلاً زلزلہ ارشد القادری بریلوی عالم نے لکھی۔ اس کا جواب "دھماکہ" علمائے دیوبند کی طرف سے دیا گیا۔ اس کے بعد یہ معاملہ اس قدر طویل ہو گیا کہ جواب الجواب کا سلسلہ چل نکلا۔ بریلوی عالم اشرف طلیل نے طمانچہ لکھی پھر سیف یمانی اور رد سیف یمانی۔ اس کے بعد کئی ایک کتب لکھی گئیں۔ آخر میں بریلوی عالم ارشد القادری مصنف زلزلہ نے تمام کتب پر بطور تبصرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹: ان کا بدعات، شرکیات اور کبائر سے عموماً سلامت رہنا

اہل سنت و جماعت سب لوگوں سے بڑھ کر بدعات سے بچنے والے ہیں ان میں مشرکانہ عقائد و اعمال تو ہوتے ہی نہیں البتہ ان کے چند ایک افراد کبائر و معاصی میں ضرور گرفتار ہو جاتے ہیں اس طرح ان میں قدرے جور و ظلم اور جہل بھی پایا جا سکتا ہے البتہ یہ کبائر دوسروں کی بنسبت ان میں بہت کم ہوتے ہیں جب کہ دوسروں میں ان جرائم کی بہتات و فراوانی ہے اور اگر اہل بدعت کے پاس کچھ علم، عدل، خیر، شجاعت، عبادت، جہاد جیسے اوصاف ہوں تو اہل سنت کے پاس یہ اوصاف بدرجہ اتم و اکمل موجود ہوں گے۔[1]

اس کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ کرتا چلوں کہ ان کے کچھ افراد کی جانب سے مخالفات کا ارتکاب، قاعدہ سے خروج اور اصل سے شذوذ شمار کیا جائے گا اور پھر ایسے افراد اہل سنت کے مقتدیٰ بھی نہیں سمجھے جاتے اور ان کے بدعات یا کبائر میں مرتکب ہونے کو اہل سنت نے کبھی اچھا نہیں سمجھا۔ ان کے برعکس دوسرے گروہ سمجھتے ہیں کہ قبروں کی تعظیم اور ان پر قبے بنانا دین کا حصہ ہے مثلاً روافض یہ لوگ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تقیہ[2] کے روپ میں کذب اور نفاق دین کے کل دس حصوں میں سے نو حصے ہے اور جس کا تقیہ نہیں اس کا کوئی دین نہیں[3]

(گزشتہ سے پیوستہ) "زیر و زبر لکھی"۔ ان تمام کتب میں ایک دوسرے کو کافر و مشرک ثابت کرنے کی مکمل سعی و کوشش کی گئی ہے۔ (ظاہری) [2] الفصل فی الملل والاهواء والنحل لابن حزم ۴/ ۲۳۷

[1] نقض المنطق لابن تيمية ص ۷، ۸

[2] اس کا مطلب یہ ہے کہ دل میں جو کچھ عقائد اور نظریات رکھے جائیں زبان سے ان کا انکار کیا جائے جو کہ منافقین کا طریقہ تھا جیسا کہ قرآن بیان کرتا ہے، دیکھیں سورۃ المنافقون۔ (ظاہری)

[3] دیکھیں! الخطوط العريضة لمحب الدين الخطيب ص ۲۳ . الشيعة والسنة لاحسان الهی ظهير ص ۱۵۳، ۱۵۴ . اور الحرکات الباطنیة د، محمد الخطيب ص ۵۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور یہی حال نصیریہ فرقہ کا ہے جو شراب کو مقدس جانتے ہیں اور اسے دین کا اصل اور طریقہ سمجھتے ہیں۔[1]

۶۰: اصحاب رسول کے متعلق ان کی زبانوں اور دلوں کا سلامت رہنا

اہل سنت وجماعت کے دل صحابہ کرام کی محبت سے معمور ہیں اور ان کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام خیر القرون ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ نے ان کے نیک کردار کی شہادت دی ہے اور وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کے باہمی جھگڑوں کی ٹوہ لگانا دین کا اصول وضابطہ نہیں بلکہ ان کے نزدیک ضابطہ واصول یہ ہے کہ اپنی زبانوں کو اس طرح کے معاملات میں سلامت رکھا جائے وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر ان کے باہمی تنازعات کے متعلق مجبوراً گفتگو کرنی پڑ جائے تو ان روایات کی تحقیق کرلی جائے جو ان کے درمیان فتنہ کے متعلق بیان کی جاتی ہیں کیوں کہ ان روایات میں کذب وتحریف داخل ہو چکا ہے پھر اگر جرح وتعدیل کے میزان میں یہ روایات ثابت ہو جائیں اور ان میں صحابہ کرام کی قدح ظاہر ہوتی ہو تو ان کو ان کے حسن قصد پر محمول کرتے ہیں اور ان کے متعلق اچھا مخرج ومطلب اور عذر تلاش کرتے ہیں۔[2]

---

[1] دیکھیں الباکورۃ السلیمانیۃ فی کشف أسرار الدیانۃ العلویۃ النصیریۃ لسلیمان الأذنی ص ۷۵ اور الحرکات الباطنیۃ ص ۳۶۹ والنصیریۃ د: سہیل الفیل ص ۱۰۸

[2] یہ اہل سنت وجماعت کے اوصاف ہیں جب کہ دیگر گمراہ اور باطل فرقے ایسی باتوں کو اچھالتے ہیں اور منظر عام پر لاکر عوام الناس کو صحابہ کرام اور دین اسلام سے متنفر کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان میں سے شیعہ بطور خاص قابل ذکر ہیں کہ ان کے شب وروز اسی مقصد کے لئے وقف ہیں۔ جب کہ ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے بھی "خلافت وملوکیت" لکھ کر یہی سیاہ کارنامہ سرانجام دیا۔ اس کتاب کو ایران حکومت کی طرف سے سرکاری ایوارڈ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ سمجھتے ہیں کہ جس قضیے کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جھگڑا ہوا وہ اس میں مجتہد تھے کیوں کہ وہ قضیے اتنے شدید اور مشتبہ تھے کہ ان کے اجتہادات مختلف ہوگئے اس لئے ان میں درست مجتہد کے لئے دو اجر اور اجتہاد کرتے ہوئے غلطی کرنے والے کے لئے ایک اجر۔ ان کے علاوہ ایک تیسرا گروہ ہے جس پر حق مشتبہ ہو گیا تو اس نے

(گزشتہ سے پیوستہ) دیا گیا ہے اور شیعہ کے ہاں اس کتاب کو خاص مقبولیت حاصل ہے اس کے مختلف لوگوں نے جوابات لکھے ہیں لیکن سب سے عمدہ جواب حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ نے لکھا ہے باقی تمام کتب کے جوابات جماعت اسلامی کی طرف سے تفصیلی یا اجمالی دیئے گئے ہیں۔ حافظ صاحب موصوف کی کتاب کا جواب آج تک نہیں دیا گیا اور نہ ہی ان شاء اللہ دے سکتے ہیں اس لئے کہ حافظ صاحب نے اسلاف و محدثین کا انداز اختیار کیا ہے جو کہ اہل سنت کا طریقہ ہے۔ نیز مودودی صاحب نے کتاب مذکور میں صحابہ پر اعتراضات کے ساتھ ساتھ لفظ "رضی اللہ عنہ" بھی بار بار لکھا ہے اس کا کیا مطلب ؟ اگر مودودی صاحب کے نزدیک واقعۃً معاملہ اسی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو چکا ہے جیسا کہ قرآن بیان کرتا ہے دیکھیں سورۃ المجادلۃ و سورۃ البینہ وغیرھا۔ تو ان کی غلطیوں کو جمع کرنا اور ان پر طعن و تشنیع کرنا اور لوگوں کے لئے اس فتنہ کا دروازہ کھولنا اسے کس قسم کی خدمت کا نام دیا جائے ؟ ظاہر ہے کہ یہ اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی نہیں بلکہ کسی منظم سازش کا پیش خیمہ ہے۔ مودودی صاحب نے ایسی روایات بکثرت ذکر کی ہیں جن سے صحابہ کرام کی توہین و تنقیص ہوتی ہے جب کہ یہ روایات محدثین کے اصول و ضوابط کے تحت پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتیں اگر بفرض محال کوئی ایسی بات ثابت بھی ہو جس سے صحابہ کی غلطی کا پہلو نکلتا ہو تو ایسی روایات کو یکجا کرنا یہ کون سی دین اسلام کی خدمت ہے جب کہ اپنا دستور و منشور یہ بنایا گیا ہے کہ ہم وحدت امت کے لئے کوشاں رہیں گے اور اس طرح کی کتب لکھ کر امت کو متفق یا متحد کرنے کی کوشش کی گئی ہے یا کہ اختلاف، باہم دست و گریبان اور تقسیم کرنے کی محنت کی گئی ہے۔ ایسی کتب کی بناء پر اختلافات کو عروج حاصل ہوا اور امت آپس میں تقسیم ہو گئی اس کے باوجود مودودی صاحب کے پیروکار اس بات پر مصر ہیں کہ مودودی صاحب نے کوئی بات اپنی طرف سے نہیں لکھی اس کا مطلب ہوا کہ اگر غلط باتوں کو لوگوں کی طرف منسوب کر کے ایک جگہ جمع کر دیا جائے تو یہ دین کی خدمت ہو گی۔ نہیں نہیں ہر گز نہیں بلکہ یہی فتنہ و فساد ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اور اہل سنت بذات خود بھی اس سے بچتے ہیں اور امت کو بچانے کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے فتنوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیحدگی کو ترجیح دی اور وہ سمجھتے ہیں کہ جس انجام کو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم پہنچے اس پر وہ بہت نادم ہوئے اور بڑا افسوس کیا کیوں کہ معاملہ جہاں تک پہنچا وہ ان کے خواب وخیال میں بھی نہ تھا اہل سنت وجماعت سمجھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم قتال، فتنہ اور اختلاف کے وقت بھی سب سے بہتر تھے باوجود اتنا کچھ ہونے کے انہوں نے ایک دوسرے کو کافر قرار نہیں دیا[1] اور نہ ہی بدعتی کہا بلکہ وہ ایک دوسرے کی خوبیوں کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہیں[2] اور ایک دوسرے کے لئے عذر تلاش کرتے تھے۔

---

[1] فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾ اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دیا کرو (الحجرات:۹) قرآن ان دونوں گروہوں کو مومن قرار دے رہا ہے انہیں کافر کہنے والے اپنے ایمان کی فکر کریں۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو معیار اور کسوٹی بنا کر مطالبہ کرتا ہے: ﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ (البقرۃ:۱۳۷) ان جیسا ایمان لاؤ گے تو ہدایت یافتہ ہوگے۔ (ظاہری)

[2] جب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنھا کی اونٹنی کی کونچیں اقرع بن حابس نے کاٹ دیں اور وہ اونٹنی سے گر گئیں تو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فوراً اپنی سواری پر سوار کر کے مکمل سیکورٹی کے ساتھ گھر روانہ کر دیا ان کے ساتھیوں نے اعتراض کیا کہ یہ تو آپ کے مقابلہ میں آئی تھیں تو فرمایا میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا ہے کہ "عائشہ دنیا میں بھی میری بیوی ہے اور جنت میں میری بیوی ہے (طبقات ابن سعد ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا) جو لوگ علی رضی اللہ عنہ کے پیروکار اور شیعان علی کے دعوے دار ہیں انہیں علی رضی اللہ عنہ کا اسوہ اختیار کرنا چاہیے اور اپنے غلط عقائد ونظریات سے توبہ کرنی چاہیے رسول اللہ ﷺ عورتوں میں سب زیادہ جس کے ساتھ محبت کرتے تھے ان پر لب کشائی کرنا ایمان سے ہاتھ دھونا ہے۔ اسی طرح احناف کا صحابہ کو غیر فقیہ کہنا بھی ان کی شان میں گستاخی ہے اور یہ بات سب سے پہلے منافقین نے کہی تھی قرآن بیان کرتا ہے ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ﴾ (البقرۃ:۱۳) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ بھلا جس طرح بیوقوف ایمان لے آئے ہیں اس طرح ہم بھی ایمان لے آئیں۔

غور کریں کہ فقیہ کے مقابلے میں سفیہ استعمال ہوتا ہے ایسی بات کہنا گویا کہ منافقین کا طریقہ ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اہل سنت وجماعت کسی صحابی کے متعلق کبیرہ یا صغیرہ گناہوں سے معصوم ہونے کا عقیدہ بھی نہیں رکھتے بلکہ ان سے گناہ کا صدور ممکن ہے لیکن ان کے سبقت الی الاسلام اور فضائل کی بنا پر ان سے سرزد ہونے والی غلطیوں کی مغفرت لازمی ہے اس لئے ان کی معمولی غلطی ان کے نیک اعمال کے سمندر میں ڈوب جائے گی۔ یہ موقف تو ان امور میں ہے جو واقعۃً گناہ ہوں تو ایسے امور کے متعلق کیا خیال ہے جو اجتہادی ہیں اگر انہوں نے ان میں درست کیا ہے تو ان کے لیے دو اجر اگر غلطی ہوئی تو ایک اجر ہے[1]

۶۱: ان کا حیرت واضطراب اور خبط وتناقض سے سلامت رہنا

اہل سنت وجماعت سب لوگوں سے بڑھ کر سکون واطمینان اور یقین وایمان رکھتے ہیں۔ اور تقدیر پر راضی رہتے ہیں اور تشکیک واضطراب اور خبط وتناقض سے کوسوں دور ہیں حتی کہ اہل سنت کے عوام کے ہاں یقین کی پختگی اعتقاد کا حسن اور حیرت وضبط میں اتنا بعد ہوتا ہے جتنا دوسرے فرقوں کے علماء اور اہل کلام کے علماء[2] کے پاس بھی نہیں ہوتا۔ کیوں کہ یہ

(گزشتہ سے پیوستہ) غیر تقیہ کا مطلب سفیہ کہنا ہے۔ ایسی باتیں بھی لکھی جائیں اور صحابہ کے دفاع کے لئے تنظیمیں بھی بنائی جائیں چہ معنی دارد؟ (ظاہری)

[1] اعتقاد اھل السنۃ فی الصحابۃ للشیخ محمد بن عبداللہ لوھیبی ۷۷ ۔ ۹٤

[2] یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ بریلوی، دیوبندی، اور دوسرے باطل فرقوں کے علماء اہل سنت وجماعت (اہل حدیث) عوام الناس کے ساتھ بھی عقائد ومسائل میں گفتگو کرنے سے عاجز ہیں۔ اس کا تجربہ خود بھی ہوا جب مسلک اہل حدیث قبول کیے ہوئے چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک بریلوی شیخ الحدیث والفقہ کے ساتھ گفتگو ہوئی ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور ہدایہ کی عبارت کا بھی جواب نہ دے سکے۔ اسی طرح ہمارے ایک ساتھی محمد اسلم صاحب جو کہ ڈرائیوری کرتے ہیں ان کی ماسٹر امین اوکاڑوی صاحب کے ساتھ گفتگو ہوئی اس دوران میں ماسٹر صاحب کے علم کی قلعی کھل گئی جب یہ عامی آدمی اعتراض کرتا تو انہیں کوئی جواب نہ آتا۔ ماسٹر صاحب وکیل حنفیت نے سورۃ اعراف کو اعراف اور انعام کو انعام کہا جب کہ ڈرائیور صاحب نے درست پڑھا۔ یہ حالت ان فرقوں کے علماء کی ہے جن کو بہت القابات دیئے جاتے ہیں۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاسفہ اپنے عقائد کے اثبات میں اضطراب کے ایسے شکار ہوئے کہ وہ خود تشکیک میں ڈوبے اور دوسروں کو ڈبویا خود تھکے اور دوسروں کو تھکایا[1] اگر یہ لوگ ہدایت کے سرچشمہ سے ہدایت تلاش کرتے تو انہیں اس حالت کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ ان کے حیرت استعجاب اور خبط و تناقض کے دلائل اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتے ہیں کہ اہل کلام کے چوٹی کے علماء اس فن میں اتنی مہارت رکھنے کے باوجود اپنی زبانی اقرار کر گئے کہ وہ اس راہ سے گوہر مراد حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ اور خالی ہاتھ لوٹے۔

چنانچہ اہل کلام کے چوٹی کے عالم امام رازی نے ان اشعار میں اپنا ماتم کیا ہے کہ :۔

نهاية اقدام العقول عقال
وغاية سعي العالمين ضلال
وارواحنا في وحشة من جسومنا
وغاية دنيانا اذى ووبال
ولم نستفد من بحثنا طول عمرنا
سوى ان جمعنا فيه قيل وقالوا
وكم قد رأينا من رجال ودولة
فبادوا جميعا مسرعين وزالوا
وكم من جبال قد علت شرفاتها
رجال فزالوا و الجبال جبال

عقل پرستی کا انجام، حیرت و خبط کی بٹی ہوئی رسی میں بندھا ہے اور اس راستے کے سالکوں کا انجام گمراہی ہے ہماری روحیں ہمارے جسموں کی وحشت میں گرفتار ہیں اور

---

[1] النقض المنطق ص ۲۶،۴۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری دنیا کا انجام تکلیف اور وبال ہے۔ ہم نے اپنی تمام عمر کی بحث میں کچھ فائدہ حاصل نہ کیا سوائے اس بات کے کہ قیل و قال جمع کرتے رہے۔ ہم نے کتنے سارے آدمی کتنی حکومتیں دیکھیں جو تیزی سے آئیں اور مٹ گئیں اور کس قدر پہاڑ دیکھے جن کی چوٹیوں پر آدمی براجمان تھے سو وہ مٹ گئے اور پہاڑ پہاڑ ہی رہے۔

حیرت و استعجاب اور مشکل و متعارض امور میں ڈبکیاں کھانے والوں میں اہل کلام کا عظیم ترین فلسفی ابن ابی الحدید معتزلی بھی ہے وہ علم کلام کی انتہاء تک پہنچنے کے بعد اعتراف کرتا ہے:۔

فیک یا اغلوطۃ الفکر
حار أمری وانقضی عمری
سافرت فیک العقول فما
ربحت الا أذی السفر
فلحی اللہ الالی زعموا
أنک المعروف بالنظر
کذبوا إن الذی زعموا
خارج عن قوۃ البشر

اے فکر کے مغالطے تجھ میں میرا معاملہ متحیر ہو گیا اور اسی حالت میں میری عمر بیت گئی۔ اے فلسفے تیری راہ میں عقلوں نے سفر کیا تو سوائے سفر کی صعوبت کے کچھ نفع نہ ہوا۔ اللہ کے الحی القیوم ہونے کی قسم جن لوگوں نے یہ سوچا کہ تو نظر و فکر میں مشہور ہے انہوں نے جھوٹ بولا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ چیز یعنی ماورئی الطبیعات حقائق کا ادراک قوت بشر سے خارج ہے۔ مزید کہا:۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فإذا الذی استکثرت منہ ھواك

جانی علی عظائم المحن

فظللت فی تیہ بلا علم

وغرقت فی بحر بلاسفن

جس فلسفے کو میں نے اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا وہ میرا حد درجہ خطرناک دشمن ثابت ہوا۔ میں اب لق ودق صحرا میں بغیر جھنڈے کے پھر رہا ہوں اور ایسے سمندر میں غرق ہوا جس میں کشتی نہیں ہے۔

ایسے فلسفہ زدہ حکماء میں شہرستانی بھی شامل ہے۔ وہ کہتا ہے:

لعمری لقد طفت المعاھد کلھا

وقلبت طرفی بین تلك المعالم

فلم ار الا واضعا کف حائر

علی ذقن او قارعا سن نادم

میری عمر کی قسم! میں فلسفیوں کے تمام مراکز کا طواف کرتا رہا اور ان کے راستوں کی خاک چھانتا رہا میں نے وہاں یہی دیکھا وہ یا تو ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے حیرانی میں ڈوبا ہوا تھا یا ندامت کے دانت پیس رہا تھا۔

امیر محمد بن اسماعیل یمانی نے ان اشعار میں اس کا رد لکھا ہے وہ فرماتے ہیں:

لعلك اھملت الطواف بمعھد الر

سول ومن لاقاہ من کل عالم

فمن حار من یھدی محمد

ولست تراہ قارعا سن نادم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاید کہ تو نے معدن نبوت ﷺ کے طواف کو بے کار سمجھا ہو اور اس کے علوم کے حاملین کی ملاقات کی ضرورت نہ سمجھی ہو ورنہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ محمد ﷺ کے راستے پر چلنے والا نہ تو حیرت میں ڈوبا اور نہ ہی اسے ندامت کے دانت پیسنے پڑے۔

اور جو لوگ فلسفہ میں غوطہ زن ہوئے اور پھر انہیں شرمندگی اٹھانی پڑی ان میں امام الحرمین جوینی، غزالی اور خسرو شاہی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔[1]

متاخرین میں جو لوگ فلسفہ میں غوطہ زن ہوئے اور نامرادلوٹنے کے ساتھ ساتھ شک وارتیاب کے اندھے کنویں میں گر پڑے ان کا حال ان ہی کی زبانی سنو۔

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آؤ میں تمہیں اپنے متعلق خبر دیتا ہوں اور اپنے اس خبط کی وضاحت کرتا ہوں جس میں میں مبتلا رہ چکا ہوں۔

میں عنفوان شباب اور زمانہ طالب علمی میں اس علم پر فریفتہ ہوا جسے یہ لوگ کبھی تو علم کلام کا نام دیتے ہیں اور کبھی علم توحید اور کبھی علم اصول الدین کا۔ میں ان کے مختلف گروہوں کی کتب کا عرق ریزی سے مطالعہ کرنے لگا یہ آرزو لئے کہ اس وشت کی سیاحی میں فائدہ حاصل ہو لیکن سوائے شک وارتیاب اور خسران کے کچھ حاصل نہ ہوا۔ انہی اسباب نے مجھے مذہب سلف کا شیدائی و فدائی بنادیا جب کہ میں پہلے بھی اسی مذہب پر تھا لیکن ذوق وشوق اور مزید بصیرت حاصل کرنے کے ارادے سے اس راستے پر چل پڑا اور تشکیک وارتیاب کی ولدل میں دھنس گیا۔ ان کے مذاہب کے متعلق میں نے کچھ اشعار کہے ہیں:

---

[1] دیکھیں! مجموع الفتاوی ٤/ ٧٢،٧٥ . نقض المنطق ص ٢٥،٢٦ .درء تعارض العقل والنقل لابن تیمیة ١/ ١٥٩،١٦٢. کتاب الصفدیة ١/ ٢٩٢،٢٩٥ شرح عقیدہ طحاویة ص ٢٠٨ ، ٢١٠. ترجیح أسالیب القرآن علی اسالیب الیونان لابن الوزیر ١١٢، ١١٣ الکواشف الجلیة ص ٥١١،٥١٤ . الاسماء والصفات د، عمر الاشقر ص ٢١٠،٢٢٢

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وغاية ما حصلته من مباحثي
ومن نظري من بعد طول التبحر
هو الوقف مابين الطريقين حيرة
فما علم من لم يلق غير التحيُّر
علي أنني قد خضت فيه غماره
وما قنعت نفسي بغير التبحر[1]

کہ مجھے اپنے طویل غور و فکر اور لمبے چوڑے مباحث سے جو کچھ حاصل ہوا وہ یہ تھا کہ دو راستوں کے درمیان تشکیک دار تیاب اور بے یقینی کی حالت میں کھڑا رہا سو جو کوئی اس الحاد کی دہلیز تک نہیں پہنچا اسے سوائے ذاتی پسند کے کسی چیز کا پتہ ہی نہیں جب کہ میں اس کی تہہ تک غوطہ لگا چکا ہوں اور میری ذات نے سوائے تبحر علمی کی دھاک کے کسی چیز پر قناعت نہیں کی اور یہی حال ان گروں کا ہے جو اسلام کے مرغزار عقل سے بھٹک گئے۔

رہے کفار و ملحدین وغیرہ جو صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں ان کی نامرادی اور بدبختی کا کیا پوچھنا وہ تو درماندگی و شقاوت کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں ان کا سکون واطمینان تباہ ہو گیا اور وہ اعصابی و نفسیاتی امراض کا شکار ہو گئے اور سامری کی لامساسیت کے مرض میں مبتلا ہو گئے اور تنہائی کے مرض نے انہیں کاٹ کھایا اور نفسیاتی دباؤ کے بیلنے نے انہیں نچوڑ دیا۔ وہ زندگی سے چھٹکارا پانے کی آرزو میں کثرت سے خودکشی کرنے لگے اس چشم دید عذاب کی بھٹی سے ملحد فلسفیوں کا ایک بہت بڑا گروہ گزر چکا ہے اور بدنصیب مشہور کیمونسٹ فلسفی فریڈرک نیطشہ جس نے ایمان باللہ اور حکمت ابتلاء کو خیرباد کہا اور یوم آخرت کے ہر ہو سزا اور جنت و دوزخ کا انکار کیا وہ اپنی اندرونی کشمکش اور مشاہداتی عذاب کی

[1] دیکھیں: التحف في مذاهب السلف للشوكاني ۲/۹۳ اور ادب الطلب للشوكاني ص ۱۴۶، ۱۴۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیفیت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے۔

کہ میں جانتا ہوں اس خوبی علم کو جس وجہ سے صرف انسان ہی ایسا حیوان ہے جو ہنستا ہے کیوں کہ انسان ہی حد درجہ تھکاوٹ کا سامنا کرتا ہے اس بات نے اسے ہنسنے کی اختراع پر مجبور کر دیا۔[1]

اور آؤ اس مشہور انگریز فلسفی ہربرٹ سپنسر کا حال سنو! جس کے تربیتی نظریات دنیا کے اکثر حلقوں میں پڑھائے جاتے ہیں حتی کہ بلاد اسلام میں بھی۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنی گزشتہ زندگی کو سامنے رکھا تو وہ اسے یوں نظر آئی کہ چند دن تھے جو اولی شہرت کمانے میں گزر گئے اور اسے اپنی ذات کے لئے خاک بھی نفع نہ ہوا وہ اپنی حالت پر ہنسا اور اپنا تمسخر اڑایا اور خواہش کی کہ کاش اس کے گزشتہ ایام وسیع اور خوش نصیب زندگی میں گزرتے اور جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو وہ اس یقین پر تھا کہ اس نے زندگی میں کوئی فائدہ مند کام نہ کیا۔[2، 3]

---

[1] کواشف زیوف فی المذاھب الفکریۃ المعاصرۃ لعبدالرحمٰن المیدانی ص ۵۶۰

[2] مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے اپنی تصنیف "وحدت امت" ص ۱۲،۲۱ میں اپنے استاذ انور شاہ کشمیری صاحب کا واقعہ نقل کیا ہے کہ قادیان میں سالانہ جلسہ کے موقع پر شاہ صاحب تشریف لائے میں انہیں تلاش کرتا ہوا ایک کمرہ میں پہنچا۔ شاہ صاحب اندھیرے میں نہایت افسردہ بیٹھے ہیں معلوم کیا کہ آپ کیوں پریشان ہیں۔ فرمانے لگے بھائی عمر ضائع کر دی میں نے کہا حضرت آپ نے ساری عمر خدمت دین اور درس و تدریس میں گزار دی۔ فرمانے لگے بھائی زندگی ضائع کر دی کہ ساری عمر اسی میں مشغول رہے کہ حنفی مذہب سچا ثابت کیا جائے۔ غور کریں بذات خود یہ حضرات اس بات کے معترف ہیں اس کے باوجود وکیل حنفیت بن کر اہل سنت و جماعت (اہل حدیث) کی مخالفت کی جاتی ہے جن لوگوں پر حق واضح ہو چکا ہے ان پر فرض ہے کہ عقیدہ اہل سنت کو اپنا لیں۔ حنفیت، دیوبندیت، بریلویت اور دیگر نت نئے نظریات کو چھوڑ دیں۔ (ظاہری)

[3] کواشف زیوف فی المذاھب الفکریۃ المعاصرۃ ص ۵۶۰،۵۶۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آؤ ایک اور منحوس، ملحد فلسفی ارسر شوبہار کا حال سنو! جب اس نے اپنے تصور سے "مسالۃ ایمان باللہ العظیم و بالاٰخرۃ" جدا کر دیا اور آزمائش وابتلا کی حکمت کو ترک کر دیا۔ تو اسے اپنی زندگی منحوس نظر آئی اس نے خیال کیا کہ زندگی کی بہاریں عبث ہیں اور یہ کہ لوگوں کے مقاصد تنزل کی طرف جا رہے ہیں۔ اس کے اقوال میں سے ایک قول یہ ہے کہ اگر ہم شور و شغب والی زندگی پر غور کریں تو ہم تمام لوگوں کو اس حال میں دیکھیں گے کہ وہ مسلسل اپنی اپنی کم بختی اور ضرورت کی طلب میں مشغول ہیں اور اپنی پوری توانائی اس لئے خرچ کر رہے ہیں کہ وہ دنیا کی کبھی نہ ختم ہونے والی حاجات وضروریات کو پائیدار بنا سکیں اور اس کے بہت سے غم مٹا سکیں۔[1]

اور سنو! اس ملحد یہودی وجودی فلسفی کا حال جو فرانس کا رہنے والا ہے اور اس کا نام جان پال سارٹر ہے اس نے اللہ رب العزۃ اور یوم آخرت کا انکار کر کے زندگی کو اپنے وجودی نظریے سے پرکھا تو اسے وجود کا حال قلق و اضطراب، تھکاوٹ، اور رنج والم کی صورت میں نظر آیا اور اس نے اس کے متعلق تمام قصص اور اشعار درج کئے ہیں جن میں اس نے اپنے وجودی فلسفے کی ان آراء سے استدلال کیا ہے۔ جن تلخیوں کی قے کی گئی ہے اور ان میں اس نے زندگی کو فضول، حقیر، ارزانی چیز اور رنج والم سے بھری ہوئی اور بد بختی و ناکامی کا نام قرار دیا ہے۔ جب وہ فوت ہونے لگا تو اس کے پاس بیٹھنے والوں نے پوچھا تیرا مذہب تجھے کہاں لے گیا تو کہنے لگا: ندامت سے بھرے ہوئے گہرے کنویں میں یعنی مکمل شکست کی طرف۔[2]

---

[1] کواشف زیوف فی المذاہب الفکریۃ المعاصرۃ ص ۵۶۱۔

[2] کواشف زیوف فی المذاہب الفکریۃ المعاصرۃ ص ۳۵۹ اور دیکھیں۔ ص ۵۶۲ من الکتاب نفسہ والمذاہب المعاصرۃ وموقف الاسلام منہا، د. عبدالرحمٰن عمیرہ ص ۲۲۱، ۲۲۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلا یہ لوگ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے درجے کو پہنچ سکتے ہیں جنہوں نے مندرجہ ذیل بابرکات الفاظ کہے: " اصبحت ومالی سرور الا فی مواضع القضاء والقدر "[1] میں اس حال میں صبح کرتا ہوں کہ مجھے قضاء وقدر سے بڑھ کر کسی چیز پر لطف وسرور نہیں آتا اور یہ لوگ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتے ہیں جنہیں قید کیا گیا تو انہوں نے کیا خوب فرمایا: کہ میرے دشمن میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں؟ میرا باغ اور میری جنت میرے سینے میں ہے میں جہاں کہیں جاؤں وہ مجھ سے جدا نہیں ہوتی میری قید میری لئے خلوت ہے اور میرا قتل میری شہادت ہے اور میری جلاوطنی سیاحت ہے[2] اور آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ دنیا میں ایک جنت ہے جو کوئی اس جنت (ایمان وعمل ورضا بالقدر) میں داخل نہ ہوگا وہ آخرت کی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔[3]

٦٢: اہل بدعت اور گمراہ اہل سنت کی طرف لوٹتے ہیں

اگر ان میں سے کسی کو توبہ نصیب ہوتی ہے اور ضلالت وگمراہی سے نکل آتا ہے یا اپنی بدعت سے تائب ہو جاتا ہے اور حق کی طرف لوٹتا ہے[4] تو اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سنت یا اہل سنت کی طرف لوٹ آیا۔ اگر اہل سنت والجماعت حق پر نہ ہوں تو نہ کوئی ان کی طرف لوٹتا اور نہ ان کا عقیدہ ومنہج قبول کرتا۔

---

[1] جامع العلوم والحکم لابن رجب الحنبلی ١/ ٢٨٧ . سیرت عمر بن عبدالعزیز لابن عبدالحکم ص ٩٧. [2] ذیل طبقات الحنابلہ لابن رجب الحنبلی ٢/ ٤٠٢، اور دیکھیے ' الوابل الصیب لابن القیم ص ٦٩

[3] الوابل الصیب ص ٦٩ والشہادۃ الزکیۃ فی ثناء الائمۃ علی ابن تیمیۃ لمرعی الکرمی الحنبلی ص ٣٤

[4] آج بھی کئی ایک علماء برصغیر اپنے غلط عقائد ونظریات یا دیوبندیت، بریلویت، شیعیت، مودودیت، غیرھا سے تائب ہو کر اہل حدیث (اہل سنت وجماعت) کا عقیدہ ومنہج قبول کر کے اعلان حق کر چکے ہیں۔ راقم فقیر بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۳: ان کا مذموم تأویل کو ترک کرنا

مذموم تاویل سے مراد لفظ کی ظاہری اور راجح حقیقت کو مرجوح احتمال کی طرف پھیرنا ہے اہل سنت تاویل کو قبول نہیں کرتے بلکہ رد کر دیتے ہیں۔ کیوں کہ وہ اس کے خوفناک نتائج بھانپ لیتے ہیں اور اس کے تباہ کن اثرات کا ادراک کر لیتے ہیں کہ یہ انبیاء و رسل کی رسالتوں کی دشمن ہے اور اسی سبب عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے اور اس کے سبب "معتزلہ" الگ ہوئے اور رافضی اسلام سے خارج ہوئے اور اس تاویل کے سبب خارجی جماعت سے نکلے۔[1]

(گزشتہ سے پیوستہ) بریلویت، دیوبندیت، کو خیرباد کہہ کر اہل حدیث ہوا ایسی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ اس فقیر کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہندو، عیسائی مسلمان ہوئے اور سینکڑوں کی تعداد میں پاکستان اور کویت میں مسلک اہل حدیث (اہل سنت و جماعت) اختیار کر چکے ہیں نیز میرے پانچ روزہ پروگرام منعقدہ حیدر آباد جس میں مقام ابوحنیفہ کی حقیقت، تاریخ و حقیقت مذہب حنفی، تاریخ دیوبندیت، علمائے دیوبند کے عقائد و کردار، تبلیغی جماعت "تاریخ و عقائد" اور آخر میں سوال و جواب کی نشست بنام "لمحہ فکریہ" کی کیسٹیں بعض حیدر آبادی احباب نے مکہ مکرمہ لے جا کر تقسیم کیں۔ اب سعودیہ، امارات، قطر، کویت، ہندوستان، پاکستان، وغیرہ ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں جن سے سینکڑوں لوگوں کو راہ حق اور مسلک اہل حدیث (اہل سنت و جماعت) قبول کرنے کی توفیق الٰہی نصیب ہوئی۔ یہ میرے اللہ کا مجھ پر ہدایت عطا کرنے کے بعد احسان عظیم ہے۔ " ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء " فالحمد لله على ذلك۔ (ظاہری)

[1] دیکھو! الصواعق المرسلة على الطائفة الجهمية والمعطلة لابن قيم الجوزية ١/ ٧٧، ٩٣ بتحقيق احمد بن عطيه زهراني د، على بن ناصر الفقيهى، التاويل، خطورته، آثاره، د، عمر الاشقر و موالف اهل السنتن المناهج المخالفة لهم لعثمان على حسن ص ٢٥، ٣١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶۴: ان کا اس بات پر پختہ اعتقاد رکھنا کہ شریعت محمدیہ ﷺ سے نکلنا کسی کے لئے بھی روا نہیں

وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ بندہ رب العالمین کی غلامی سے آزاد نہیں ہو سکتا اور اسے اس بات کی قطعاً اجازت نہیں ہے کہ کسی صورت میں وہ اسلام چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کرے یا رسول کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور کی شریعت کو اختیار کرے[1] بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ انسان پر واجب ہے کہ وہ اپنے رب کی آخری دم تک عبادت کرے کیوں کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ (الحجر: ۹۹) کہ یقین آنے تک اپنے رب کی عبادت کرتا رہ۔

یہاں یقین سے مراد موت ہے۔

برخلاف ان لوگوں کے جو شریعت اسلام کے علاوہ کسی اور قانون کو حکم مانتے ہیں اور برخلاف ان کے جو سمجھتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ دوسری شریعت سے منسوخ ہو گئی ہے۔ مثلاً بابیہ، بہائیہ، قادیانیہ[2] اور برخلاف صوفیاء کے جو سمجھتے ہیں کہ جب بندہ حقیقت کونیہ کے ادراک کے لئے مقام شہود تک پہنچ جاتا ہے تو اس سے پردے اٹھ جاتے ہیں اور اس کو یقین آجاتا ہے اور اس سے تکالیف شرعیہ اٹھ جاتی ہیں۔ اس کے بعد اسے نماز، روزہ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں رہتی[3] اللہ کی پناہ اس قسم کی بے دینی سے۔

---

[1] صوفیاء کا گروہ شریعت اور طریقت میں فرق کرتا ہے شریعت قرآن و سنت کو قرار دیتا ہے اور طریقت اپنے مشائخ و صوفیاء کے طور طریقے اعمال و مراقبات و مکاشفات منازل سلوک طے کرنے فنا فی الشیخ وغیرہ کو قرار دیتا ہے۔ جو کہ صریحاً دین اسلام سے بغاوت ہے رسول اللہ ﷺ طریقت بھی بتا اور سکھا کر گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی طریقت کے علاوہ کسی اور کی طریقت کو اختیار کرنا یا اسے شریعت کے مقابلے میں اپنانا اور پیش کرنا صریحاً گمراہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶۵: ان کا خبروں کی تحقیق کرنا اور حکم لگانے میں جلدی نہ کرنا

ان کا یہ طرزِ عمل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تعمیل ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ﴾ (الحجرات:۶)

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو مبادا کہ تم کسی قوم کو جہالت میں نقصان پہنچا بیٹھو پھر تمہیں اپنے کیے پر نادم ہونا پڑے۔

(گزشتہ سے پیوستہ) ہے۔ بلکہ دین اسلام کو نامکمل سمجھنا ہے ایسی طریقت ترک کرنا واجب ہے۔ (ظاہری)

۲ دیکھیں: البابیۃ عرض ونقد والقادیانیۃ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ ص ۳۴، ۴۸، ۹۴، ۱۲۳ وحقیقۃ البابیۃ والبھائیۃ، د: محسن عبدالحمید.

۳ سلطان باہو اپنی کتاب عین الفقر میں لکھتے ہیں "بندہ جب ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے تو جائز ہے کہ اسے رب کہا جائے۔ العیاذ باللہ۔ ایسے عقائد و نظریات انسان کو رب کہنا یا اللہ تعالیٰ کا انسانی شکل میں آکر اپنے بندوں کی مدد کرنا دیوبندی بریلوی حضرات کی کتب میں موجود ہیں۔ دیکھیں! دیوان فریدی مصنف محمد یار فریدی بریلوی کہتا ہے:

گر محمد نے محمد کو خدا مان لیا
پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دغا باز نہیں

یعنی اگر محمد یار فریدی نے محمد رسول اللہ ﷺ کو خدا مان لیا تو مسلمان ورنہ مسلمان نہیں بلکہ دغاباز بھی ہے۔ اس شعر کو صحیح قرار دیتے ہوئے بریلویہ فرقہ کے نامور عالم احمد سعید کاظمی صاحب لکھتے ہیں کہ یہ نظریہ و عقیدہ درست ہے۔ دیکھیں! دیوان فریدی کا مقدمہ۔ ایسے ہی دیوبندیوں کے پیر و مرشد کے ملفوظات حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب نے جمع کیے ہیں ان میں سفینہ کے پھنس جانے کا قصہ بیان کیا ہے" او رمرید نے حاجی صاحب سے کہا کہ میں نے دیکھا کہ آپ سفینہ کو کندھا دے کر طوفان سے نکال رہے ہیں تو حاجی صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی شکل میں آکر ان کی مدد کرتا ہے۔ دیکھیں! شمائم امدادیہ و امداد المشتاق تصنیف اشرف علی تھانوی۔ ایسے سینکڑوں واقعات ان کی کتب میں موجود ہیں۔ العیاذ باللہ۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

برخلاف ان لوگوں کے جو احکام لگانے میں جلد بازی کرتے ہیں اور بے گناہوں پر تہمت در تہمت لگاتے ہیں[1] کبھی کسی کو فاسق اور کسی کو بدعتی کہتے ہیں اور کبھی بغیر کسی دلیل اور برہان کے محض بدگمانی اور بہتان کی بنا پر مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔[2، 3]

۲۲: فتویٰ دینے سے پرہیز

ان کا یہ طرز عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں ہے کیوں کہ وہ بھی مسائل کے متعلق فتویٰ دینے سے گریز واحتراز کرتے تھے۔ کیوں کہ یہ بات ان کے علم میں ہوتی ہے کہ بغیر علم کے اللہ کے نام سے بات بتانے کا کتنا بڑا جرم ہے چنانچہ وہ سلامتی کی چاہت اور بغیر علم کے اللہ کے نام سے بات کہنے کے خوف سے فتووں سے پرہیز کرتے ہیں[4]

---

[1] حزبی لوگ اس معاملہ میں انتہائی نڈر، بے باک و دلیر واقع ہوئے ہیں اپنے مخالفین پر تہمت لگانا ان کے بائیں ہاتھ کا کام ہے۔ جھوٹی اور بے بنیاد باتوں کو پھیلانا ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ ہمہ وقت جاسوسی و تجسس اور ٹوہ میں لگے رہتے ہیں کہ مخالف کی کوئی بات یا کمزوری ہاتھ آئے تو اسے لوگوں میں پھیلایا جائے۔ جب کہ ان تمام کاموں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دیا ہے اور ان سے باز رہنے کا حکم دیا ہے۔ اگر یہ اس بات کا اختیار رکھتے ہوں کہ اپنے مخالفین پر تعزیر لگا سکیں تو اس سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ تاکہ اپنی پارٹی کو مضبوط رکھا جائے اور اجارہ داری قائم رہے اللہ تعالیٰ ہمیں حزبیت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (ظاہری)

[2] جس طرح تکفیری حضرات مسلمان حکمرانوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ (ظاہری)

[3] دیکھیں! تصنیف الناس بین الظن والیقین، للشیخ د: بکر ابو زید۔

[4] حزبی لوگوں میں یہ بیماری بھی عام ہے کہ اگر ان کا جاہل آدمی بھی درس و تقریر کرے تو اہتمام کے ساتھ سننے جائیں گے اور لوگوں کو ترغیب دیں گے اس کے مقابلے میں اگر کوئی عالم دین درس دے یا تقریر کرے تو اس کے پروگرام میں نہ تو شرکت کریں گے اور نہ ہی لوگوں کو خبر دیں گے۔ اگر اپنی پارٹی کا جاہل آدمی کوئی غلط فتویٰ دے یا غلط بات کہے تو اس کی تائید کریں گے اگر کوئی عالم آدمی ان کے خلاف صحیح بات بھی کہے تو اس کی تردید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٦٧: ان کا تزکیہ نفس کی حرص رکھنا

اہل سنت وجماعت تمام لوگوں سے بڑھ کر اللہ کی اطاعت کے ذریعے اپنے نفس کے تزکیہ کی حرص رکھتے ہیں اور اس سلسلے میں افراط اور تفریط سے بچتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے ظاہری اعمال اور باطنی احوال کی اصلاح کا اہتمام کرتے ہیں اور اس مقصد کے حصول کی خاطر، نماز پنجگانہ اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔

استطاعت حاصل ہونے پر حج کرتے ہیں۔ اس طرح اعمال صالحہ کے لئے سبقت کرتے ہیں سستی اور کوتاہی نہیں کرتے۔ کثرت ذکر، نوافل، صدقات وخیرات اور عبادات وغیرھا بڑے ذوق وشوق سے کرتے ہیں۔[1]

(گزشتہ سے پیوستہ) کریں گے اور غلط رنگ دے کر لوگوں میں بات کو اچھالا جائے گا تاکہ لوگ علماء کی بات پر دھیان نہ دیں۔ جب کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل علم سے دریافت وسوال کرو۔ علماء ہی صحیح رہنمائی کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ جہلاء سوائے گمراہی کے کسی چیز کی رہنمائی نہیں کر سکتے۔ فرمان رسول ہے کہ ان کے رئیس وامیر جہلاء ہوں گے: ﴿ فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا ﴾ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ میں نے خود دیکھا کہ میرا ہی ایک شاگرد حزبیت کا شکار ہو گیا اور اپنے زعم باطل میں اپنے آپ کو عالم سمجھنے لگا جب کہ اس نے ترجمہ قرآن تک بھی نہیں پڑھا چونکہ بریلوی سے اہل حدیث ہوا اس لئے چند ایک مسائل گاہے بگاہے دریافت کرتا رہا آج وہ اپنے آپ کو شیخ سمجھتا ہے اور فتوے دیتا ہے یہ نتیجہ ہے حزبیت (پارٹی بازی) کا کہ انسان کس قدر بے خوف ہو جاتا ہے۔ (ظاہری)

[1] دیکھیں! تزکیہ نفس لابن تیمیۃ تحقیق ید، محمد بن سعید القحطانی۔ معالم فی السلوك وتزكية النفوس، د، عبدالعزیز العبداللطیف۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶۸: وقت کے تقاضے کے مطابق رضائے الٰہی کے لیے عمل کرنا

جہاد کے وقت ان کے ہاں افضل عبادت جہاد ہے اگرچہ اس کی خاطر انہیں ذکر واذکار اور درود وظائف ترک ہی کیوں نہ کرنے پڑیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی شدید ضرورت کے پیش نظر یہی فریضہ ادا کرتے ہیں۔ مہمان کی آمد پر اس کے اکرام اور خدمت پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح دوسرے اعمال بھی بجالاتے ہیں۔ برخلاف دوسروں کے کہ وہ اپنی پسندیدہ عبادت سے باہر نہیں نکلتے جب کہ اہل سنت عبودیت کے مختلف مراتب اور منازل اور مقامات پر عمل کرتے ہیں۔

۶۹: ان کا تھوڑی سی مدت میں عملی حقائق اور اعمال میں اتنا مقام حاصل کرنا جو دوسرے لوگ صدیوں میں اور نسلوں بعد حاصل کرتے ہیں [1]

اور یہ چیز محسوس اور مشاہدہ کی جا چکی ہے کیوں کہ ایمان صحیح اور ثابت اور راک کو قوی کر دیتا ہے اور ذہن کو تیز کر دیتا ہے اور علم ویقین میں اضافہ کرتا ہے اور اعمال میں برکت دیتا ہے اگرچہ تھوڑے ہی ہوں اور اوقات میں برکت ڈال دیتا ہے۔ اگرچہ وہ مختصر ہی ہوں۔ قرآن میں ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ﴾ (البقرۃ:۲۸۲) اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تم کو سکھاتا ہے۔

مزید فرمایا: ﴿ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ﴾ (محمد:۱۷) اور جو لوگ ہدایت کی راہ پر گامزن ہوئے ان کی ہدایت کو زیادہ کیا اور ان کے تقوی میں زیادتی فرمائی۔

[1] نقض المنطق ص ۸. اقتضاء الصراط المستقیم ۱/ ۶۴ اور ھدایۃ الحیاری ص ۲۳۴، ۲۴۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور فرمایا: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا﴾(النساء: ۶۶، ۶۷، ۶۸)

اگر وہ کی گئی نصیحت پر عمل کرتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور زیادہ ثابت قدمی کا سبب بنتا تب ہم انہیں اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرماتے اور انہیں صراط مستقیم کی راہ پر چلاتے۔

۷۰: ان کو موت کے وقت خوشخبری ملنا

اس کا سبب یہ کہ وہ اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور اس کے حکم پر ثابت قدم رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیهم الملئكة ان لاتخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی كنتم توعدون﴾(حم سجدۃ: ۳۰)

بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ڈٹ گئے ان پر ملائکہ کرام نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اس جنت کی بشارت حاصل کرو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

۷۱: ان کے دلوں کا دہل جانا اور آنکھوں سے آنسو ٹپکنا

وہ بیدار دلوں اور آنسو ٹپکانے والی آنکھوں والے ہیں جو قرآن اور اس کی نصیحت سے متاثر ہوتے ہیں کیوں کہ ان کے دلوں میں خشیت الٰہی اور اس کی تعظیم ہے۔ برخلاف ان لوگوں کے جو سنگ دل اور غلیظ جگر ہوتے ہیں اور برخلاف ان کے جو مصنوعی رونا روتے ہیں جیسے رافضی جو اپنے بچوں کو ماتم میں رونے کا عادی بناتے ہیں چنانچہ جب وہ بڑے ہوتے ہیں تو جب چاہیں رو دیتے ہیں۔ ان کی گریہ وزاری اور رونا امر اختیاری ہے[۱] اور ان کا غم

[۱] ہم نے بذات خود مشاہدہ کیا ہے امر واقع میں یہ لوگ یہی کچھ کرتے ہیں بلکہ ان کے ذاکر اور واعظین شہادت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنوعی ہے۔[1]

۲۷: دنیا و آخرت میں ان کے چہروں کی تازگی اور چمک

جس طرح چہروں کی رونق اور حسن اہل سنت کا طرۂ امتیاز ہے اسی طرح چہروں کی سیاہی اور بدنمائی اہل بدعت و معصیت کا طرۂ امتیاز ہے امام شافعی نے کیا سچ کہا:

وعلی الفتی لطباعه
سمة تلوح علی جبینه[2]

اور نوجوانوں کی جبیں پر فطرتی علامت چمکتی نظر آتی ہے۔ اہل سنت کو دنیا و آخرت میں چہروں کی رونق اور تازگی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا میں ان کے چہرے کی سفیدی اور روشنی اور تروتازگی کا سبب حسن اعتقاد اور طہارت قلب اور اعمال کی درستگی ہے۔ اور یہ چیز انسان کو ایسی تاثیر بخشتی ہے کہ کیا کہنا؟

شیخ الاسلام امام ابوالعباس ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ جب کبھی نیکی اور تقویٰ کی کثرت ہوگی تو حسن و جمال غالب ہو جائے گا اور جب کبھی گناہ اور زیادتی کا غلبہ ہوگا تو قباحت اور روباہی غالب ہوگی حتی کہ پیدائشی حسن و قبح مسخ ہو جائے گا۔ کتنی ہی صورتیں آپ کو نظر آئیں گی جو فطرتاً تو حسین و جمیل نہ ہوں گی لیکن اعمال صالحہ نے ان کو تازگی اور حسن کو دوبالا کر دیا حتی کہ یہ چیزیں ان کی صورتوں پر نمایاں ہو گئیں۔

(گزشتہ سے پیوستہ) حسین کو زیادہ سے زیادہ دردناک اور مظلومیت کا رنگ دے کر بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ زیادہ دلادیں اور زیادہ روئیں اور زور و شور سے ماتم کریں جب کہ ہر صاحب عقل ودانش یہ منظر دیکھ کر اندازہ لگا سکتا ہے اور حقیقت حال تک پہنچ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ مصنوعی اور محبت سے خالی معاملہ ہے۔ (طاہری)

[1] دیکھو بطلان عقائد الشیعة للتونسوی ص ۱۱۱

[2] دیوان الشافعی تحقیق محمد عفیف الزعبی ص ۸۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

واضح نظر آئے گی ہم دیکھتے ہیں کہ اہل سنت وطاعت کے چہرے بڑھاپے کی عمر میں حسن وتازگی کے اعتبار سے بارونق پرنور ہو جاتے ہیں۔ حتی کہ ان میں ہر کوئی اتنا حسین وجمیل ہوگا جتنا وہ بچپن میں نہ تھا اور ہم اہل بدعت ومعصیت کے چہرے دیکھتے ہیں جو عمر کی زیادتی کے ساتھ ساتھ اتنے ہی قبیح اور بدنما ہوتے جاتے ہیں حتی کہ جو بچپن میں ان کے حسن پر فدا تھا وہ اس حال میں انہیں دیکھ نہیں سکتا

یہ وصف ہر اس آدمی پر ظاہر ہوگا جو اپنی بدعت اور فسق وفجور کی تعظیم کرے گا جیسے رافضی اور ترک وغیرہ مرتکبین ظلم وفحش کا حال ہے۔ رافضی جس قدر بڑا ہوگا اس قدر اس کا چہرہ قبیح اور بدنما ہوگا اور اس کا داغ نفرت بڑا ہوگا حتی کہ اس کی خنزیر سے مشابہت قوی ہوگی[1] اور بسا اوقات وہ مسخ ہو کر خنزیر بن جائے گا اور اس طرح کے واقعات ان سے تواتر کے ساتھ منقول ہیں[2]

آخرت میں اہل سنت کے چہرے اس وقت بھی روشن ہوں گے جب وہ اپنے رب کے سامنے پیش ہوں گے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ﴾ (آل عمران:۱۰۶)

اس کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی عبداللہ بن عباس ہاشمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت وجماعت کے چہرے روشن ہوں گے اور اہل بدعت و تفرق کے چہرے سیاہ ہوں گے۔[3]

---

[1] یہ بات بالکل حق اور سچ ہے میں نے بذات خود کثیر تعداد میں حج پر آنے والے رافضیوں کو دیکھا اور بغور جائزہ لیا سب اسی طرح نظر آئے جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے بلکہ اکثر وبیشتر لوگوں کے چہرے سے ہی دیکھ کر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ اس گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ کویتی، سعودی، ایرانی، پاکستانی، انڈین، اور دوسرے ممالک کے تمام رافضیوں کی شکل ایک جیسی ہی نظر آتی ہے۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۳: ان کے درجات کا بلند ہونا اور نیکیوں کا دوگنا ہونا

حسنات کے دوگنا ہونے اور درجات کے بلند ہونے کا سبب بلکہ اصل اور بنیاد عقیدے کی صحت اور ایمان کی قوت ہے اور اہل سنت وجماعت سب لوگوں سے بڑھ کر صحیح عقیدہ اور قوی ایمان رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے اعمال بڑی مقدار میں بڑھا چڑھا دیئے جاتے ہیں اور ان کے درجات اس قدر رفیع اور بلند کر دیئے جاتے ہیں کہ کوئی ان کی برابری نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس میدان میں کوئی ان کا شریک اور مماثل ہو سکتا ہے ہاں صرف وہی جو ان جیسا عقیدہ اور ایمان رکھتا ہو۔ اس لیے اسلاف کرام کہا کرتے تھے اگر اہل سنت وجماعت کو ان کے اعمال لے ڈوبے تو ان کے عقائد انہیں منزل مقصود تک پہنچا دیں گے اور اہل بدعت کے اعمال اگر زیادہ بھی ہو گئے تو ان کے عقائد انہیں لے ڈوبیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ اہل سنت ہدایت یافتہ ہیں اور اہل بدعت گمراہ ہیں اور یہ تو معلوم ہے کہ صراط مستقیم پر چلنے والے اور اس سے منحرف ہو کر راہ جحیم (یعنی جہنم) اختیار کرنے والے کے درمیان کتنا فرق ہے۔[1]

یہ ہیں اہل سنت وجماعت کے فضائل اور یہ ہیں ان کی خوبیاں، جن کی وجہ سے وہ دوسروں سے ممتاز ہیں اور یہ ہیں وہ خصلتیں جو ہمارے اسلاف کا طرۂ امتیاز تھیں۔ ان کے ہی سبب وہ خیرات کے چشمہ صافی پر پہنچے اور انہوں نے برکات حاصل کیں۔ اس کا معنی یہ

(گزشتہ سے پیوستہ)[2] الاستقامۃ لابن تیمیۃ رحمہ اللہ ۱/ ۳۶۵،۳۶۶۔ اور دیکھو الصارم المسلول لابن تیمیہ رحمہ اللہ ص ۵۸۷

[3] مجموع الفتاوی ۳/ ۲۷۸

[1] الفتاویٰ السعدیہ لابن سعدی ص ۳۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نہیں کہ اہل سنت و جماعت معصوم ہے[1] اور ان کی جماعت معصوم ہے البتہ ان کے افراد بسا اوقات ظلم، بغاوت، زیادتی اور معاصی کر بیٹھتے ہیں لیکن دوسروں کی بلسبت بہت کم اور ان کے افعال کو ہم میں سے کوئی درست نہیں قرار دیتا[2] جیسا کہ ہمارے ساتھ ہو چکا اور پھر ان میں سے جو کوئی جس قدر ان منہیات و مخالفات کا ارتکاب کرے گا اس قدر وہ اہل سنت و جماعت کی ہدایت سے دور ہو گا۔

اے مسلمانوں کی جمعیتو اور گروہو! غور کرو اہل سنت کے منہج کو اختیار کرنا ہمیں کس قدر ضروری ہے اور ہم اہل سنت کو سنت پر ڈٹے رہنا کس قدر لازم ہے ہمیں سلف صالحین کی تمام امور میں پیروی کرنی چاہیے تاکہ ہم اپنے رب العزۃ کو راضی کر سکیں اور صحیح طریقے اور ستھرے اسلام کی عملی تصویر بن سکیں تاکہ لوگ اس کی طرف راغب ہوں اور اسلام میں داخل ہونے کی حرص کریں ورنہ ہم دوسرے کفار و مبتدعین (اہل بدعت) کے لئے فتنہ بن جائیں گے کیوں کہ جب وہ کسی اہل سنت کو راہ راست سے ہٹا ہوا دیکھیں گے تو کہیں گے کہ جب خاص مومنین اس طرح کے ہیں تو ہم پر کیا پڑی ہے کہ ہم بھی طعن و ملامت کا نشانہ بنیں اس طرح حق کے معالم و نشانات مٹ جائیں گے اور ہدایت کی شمعیں بجھ جائیں گی۔

---

[1] ایک پارٹی منہج نبوی کا نعرہ لگانے والی آج اس سے منحرف ہو چکی ہے اس لئے کہ وہ اہل سنت و جماعت کا منہج چھوڑ کر اپنے طور طریقے اختیار کر چکی ہے صرف نعرہ لگانے سے امارت و خلافت اور منہج ثابت و قائم نہیں ہوتا اس کے لئے مستقل اور مسلسل کی جدو جہد بے خوف ہو کر اور لعنت ملامت کی پرواہ کیے بغیر اشد ضرورت ہے۔ لیکن جو لوگ دوسروں کے رحم و کرم پر ہوں وہ کیوں کر یہ کام کر سکتے ہیں۔ (ظاہری)

[2] اہل بدعت اور گمراہ فرقے اپنے اکابرین کی غلطیوں کو تسلیم کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں بلکہ انہیں معصوم ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ جماعت اسلامی کو ہی لیجیے! مودودی صاحب کی کسی غلطی کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس طرح تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار کی غلطی نہیں مانے گی۔ اور امین احسن اصلاحی صاحب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وبعد

اس مقالے کے اختتام پر اس کے اہم مندرجات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

۱: اصطلاح عام میں عقیدہ اس چیز کو کہتے ہیں جس پر انسان یقین رکھتا ہو اور اس کا دل اس چیز پر گرہ ڈال لے خواہ وہ حق ہو یا باطل۔

۲: اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ انسان اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور آخرت کے دن اور اچھی بری تقدیر پر پختہ ایمان رکھتا ہو، اور کتاب وسنت میں مذکور اصول دین واخبار اور اسلاف کرام کے اجماع کو مانتا ہو اور حکم وامر اور شرع وقدر کے معاملات میں اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار اور اس کے رسول ﷺ کا مطیع ومتبع ہو۔

۳: اہل سنت کے نزدیک علم عقیدہ کے چند نام ہیں۔ مثلاً توحید، ایمان، سنت، شریعت اور عقیدہ۔

۴: غیر اہل سنت کے ہاں عقیدہ کے کئی ایک نام ہیں مثلاً علم الکلام، فلسفہ، تصوف، الٰہیات، ما وراء الطبعیۃ

۵: اہل سنت وجماعت کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ وہ اپنی نسبت نبی کریم ﷺ کی سنت کی طرف کرتے ہیں اور قول، عمل، اعتقاد میں ظاہراً اور باطناً سنت نبوی پر جمع ہوتے ہیں۔

۶: اہل سنت وجماعت وہی ہو سکتا ہے جو اس چیز پر گامزن ہو جس پر نبی ﷺ اور ان کے صحابہ تھے۔

(گزشتہ سے پیوستہ) کی پارٹی ان کی بات کو غلط نہیں کہے گی۔ یہ صرف اہل سنت وجماعت (اہل حدیث) کا ہی شیوہ ہے کہ علی الاعلان اپنے افراد کی غلطیوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷: اہل السنۃ والجماعۃ کے اور بھی تعارفی نام ہیں۔ مثلاً اهل السنة، اهل الجماعة ،الجماعة السلف الصالح ، اهل الحديث ، اهل الاثر ،الفرقة الناجيه ،الطائفة المنصورة ، اهل الاتباع۔

۸: اہل السنۃ کے اسلامی عقیدے کی بہت سی خوبیاں ہیں مثلاً ماخذ کی سلامتی، عقل اور فطرت صحیحۃ سے موافقت اور وضاحت اور تشریح، تناقض اور اضطراب سے سلامتی ہیشگی ،استقرار اور گہرائی ، عموم و شمول ہر جگہ اور وقت اور ہر امت کے لئے صلاحیت۔ اپنے اختیار کرنے والوں کے لئے اطمینان اور راحت کا باعث اور حکومت کرنے اور غالب رہنے کا ذریعہ۔

یہ عقیدہ صحیح علم کے منافی بھی نہیں اور یہ روح اور جسم کے مطالب کو جمع کرتا ہے اور یہ عقل کے کردار کا معترف ہے اور اس کا دائرہ محدود کرتا ہے یہ جذبات کا احترام واعتراف کرتا ہے اور انہیں صحیح سمت عطا کرتا ہے۔

۹: اہل السنۃ کے بہت خصائص ہیں جو اسے ممتاز کرتے ہیں مثلاً اتباع رسول کرنا اور بدعت کو ترک کرنا، دین میں مکمل طور پر داخل ہونا، عدل، میانہ روی، کتاب و سنت کی تعظیم اور سلف صالحین کی تعظیم۔

۱۰: نصوص کو جمع کرکے ان کے درمیان تطبیق دینا اور محکم سے متشابہ کو رد کرنا، علم اور عبادت کو جمع کرنا، خوف اور محبت اور امید کو جمع کرنا، سختی اور نرمی اور عقل و جذبات کو جمع کرنا۔

۱۱ ان کے خصائص میں یہ چیزیں بھی شامل ہیں۔ علمی امانت[1] دین میں جھگڑے

---

[1] اہل بدعت اور گمراہ فرقے خائن اور بددیانت ثابت ہوئے ہیں جیسا کہ گزشتہ صفحات پر چند ایک مثالیں ذکر کی گئی ہیں۔ حزبی حضرات بھی اس جرم کے مرتکب ہوئے ہیں صلوۃ الرسول تصنیف مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بچنا، شورائیت سے مسائل طے کرنا[1] ان کا فی سبیل اللہ خرچ کرنا، ان کا جہاد و دعوت[2]

(گزشتہ سے پیوستہ) اللہ کے بعض صفحے نکال کر شائع کی گئی ہے علماء نے اسے ناجائز اور علمی خیانت قرار دیا ہے۔ ایسی کئی مثالیں مل سکتی ہیں چونکہ حزبی اہل سنت کے منہج سے روگردانی اختیار کیے ہوئے ہیں اس کا لازمی نتیجہ اسی صورت میں ظاہر ہوگا۔ (ظاہری)

[1] اہل بدعت اور حزبی بظاہر شورائی نظام بناتے ہیں لیکن اصل معاملات چند افراد طے کرتے ہیں اور اصحاب شوریٰ جو کہ ہاتھ کھڑے کرنے والے ہوتے ہے ان سے منوا لیے جاتے ہیں اگر کوئی اصحاب شوریٰ میں سے اصول اور حق بات کرنے والا ہو تو اسے دبایا جاتا ہے ورنہ الزام لگا کر فارغ کر دیا جاتا ہے اور لوگوں میں بدنام کیا جاتا ہے اور اپنے لوگوں کو اس سے سلام کلام اور میل جول سے منع کر دیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں آئندہ کوئی حق بات کہنے کی جرات نہیں کرتا یہ شوریٰ نہیں بلکہ چند لوگوں کی اجارہ داری ہے اپنا دستور بنا کر لوگوں کو اور اصحاب شوریٰ کو پابند کیا جاتا ہے جب کہ یہی اجارہ دار بذات خود اس دستور کی مخالفت کرتے ہیں۔ (ظاہری)

[2] دعوت و جہاد لازم و ملزوم ہیں دعوت توحید سے شروع ہوتی ہے۔ مسائل اور جہاد سے شروع نہیں ہوتی۔ ایک گروہ نے باقاعدہ طور پر توحید کی بجائے جہاد سے دعوت شروع کر رکھی ہے جو کہ منہج نبوی کے خلاف ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو مبلغ بنا کر روانہ کیا تو انہیں یہ تعلیم دی کہ سب سے پہلے شہادتین کی دعوت دینی ہے۔ اسی طرح آج کل کلمہ گو مشرکوں کو توحید کی دعوت نہیں دی جاتی بلکہ جہاد کی دعوت دی جاتی ہے یہ اسی بات کا نتیجہ ہے کہ ان کے بارے نرم گوشہ رکھا گیا ہے کہ یہ وہ مشرک نہیں جنہیں قرآن کی اصطلاح میں مشرک کہا گیا ہے حالانکہ آج کے مشرکین کا شرک مشرکین مکہ کے شرک سے کسی صورت کم نہیں۔ بلکہ ان سے دو قدم آگے ہے۔ کیوں کہ یہ لوگ توحید ربوبیت میں بھی شرک کرتے ہیں جب کہ اہل مکہ توحید ربوبیت میں شرک نہیں کرتے تھے۔ قرآن ان کے عقیدہ کو بیان کرتا ہے۔

﴿وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ﴾ (لقمان: ۲۵) اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمانوں اور زمین کا خالق کون ہے تو یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ۔

اس کے علاوہ کئی ایک مقامات پر اللہ نے ان کے عقیدہ کو بیان کیا ہے لیکن آج کے مشرکین تو علی ہجویری کو داتا گنج بخش کہتے ہیں اور مانتے ہیں اسی طرح شاہ دولہ گجرات والے کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ یہ اولاد دیتا ہے، بلکہ تمام پیروں اور اصحاب قبور کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے ہمارے فاضل دوست مبشر احمد صاحب ربانی صاحب کی کتاب "کلمہ گو مشرک" کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہل ثابت ہونا۔[1]

۱۲ ان کے خصائص میں سے یہ بھی ہے حسن خلق، امور مسلمین کا اہتمام، ان کا اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب اور اس کے رسول اور مسلمان حکمرانوں اور عوام سے مخلصانہ لگاؤ رکھنا اور خیر خواہی برتنا۔[2]

---

[1] حزبی لوگ اس بات کا بھی طعنہ دیتے اور اعتراض اٹھاتے ہیں کہ ان کو دعوت کا طریقہ کار نہیں آتا یا یہ لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام کرنے کے اہل نہیں جب کہ معاملہ اس کے برعکس ہے یہ اہل بدعت کو خوش کرنے کے لئے حق بات کی وضاحت کرنے سے ڈرتے ہیں اور ان کے ساتھ مل کر چلنا چاہتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ لوگ ان پر غالب آگئے اور یہ حق بات کہنے سے رک گئے اور ان پر حقیقت حال واضح نہیں کر سکتے کیوں کہ ان کے دباؤ میں آکر مرعوب اور محرومیت کا شکار ہو گئے۔ حالانکہ سلف صالحین کا یہی طریقہ رہا ہے کہ اگر کسی نے مجمع عام میں غلطی کی تو اسے مجمع عام میں روکا اور ٹوکا گیا لیکن اگر کسی نے تنہائی میں غلطی کی تو اسے تنہائی میں سمجھایا گیا لیکن اس بات کے دعوے دار پوشیدہ باتوں کو منظر عام پر لا کر اپنے مفادات کی جنگ لڑتے ہیں اور دین کی حفاظت و دفاع کرنے والوں کو اہل سنت کے منہج سے روکنا اور ہٹانا چاہتے ہیں جب کہ یہ لوگ کبھی بھی اپنے اغراض و مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے ان شاء اللہ۔ اس لئے کہ فتح ہمیشہ حق اور سچ کی ہوتی ہے۔ جن کو غلطی پر تسلیم کرتے ہیں ان کے ساتھ اتحاد کرتے ہیں اور ان کی غلطی پر ان کو آگاہ و مطلع نہیں کرتے۔ یہ دین کی خدمت و اشاعت، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں ہرگز نہیں۔ یہ تو اپنی پارٹی کو بچانے اور مضبوط و طاقت ور بنانے کے سہارے ڈھونڈ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں منہج نبوی اور اہل سنت کی سمجھ عطا فرمائے اور اسے اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ظاہری)

[2] حزبی لوگ خیر خواہی کی بجائے بد خواہی اور سازش کرتے ہیں کہ اپنے مخالفین یا تابعداری نہ کرنے والوں کو کس طرح ذلیل و رسوا کیا جائے اس کے لئے منظم طریقہ سے سازش کی جاتی ہے، مسلسل محنت کر کے ذہن سازی کی جاتی ہے تاکہ لوگ ہماری پلاننگ میں ہمارا ہاتھ بٹائیں اور ہمارے پروگرام و سازش سے سر مو اختلاف و انحراف نہ کریں جن باتوں کو دوسروں کے حق میں جرم اور گناہ قرار دیتے ہیں ان کا خود ارتکاب کرتے ہیں۔

"چاہ کن را چاہ در پیش" یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ کوئی اپنے مسلمان بھائی کو ناجائز ذلیل و رسوا کرے گا تو بذات خود بھی ذلیل و رسوا ہوگا اور لوگوں کی نظر میں گر جائے گا نیز جو شخص کسی کی دنیا خراب کرتا ہے وہ اس دنیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۳: اصول دین میں ان کا اختلاف سے محفوظ رہنا، باہمی تکفیر سے بچنا ان کا عمومی کبائر اور بدعت و شرکیات میں التباس سے سلامت رہنا ان کا تشکیک و اضطراب سے محفوظ رہنا۔

۱۴: ان کی خصوصیات میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ فتوی بازی سے بچتے اور وہ تھوڑی سی مدت میں علوم و اعمال کے حقائق کی اتنی مقدار حاصل کر لیتے ہیں جتنی دوسرے فرقے صدیوں میں بھی حاصل نہیں کر سکتے۔

۱۵: وہ ان خصوصیات کے بھی حامل ہیں، ان کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنا، ان کے دلوں کا نرم ہونا دنیا و آخرت میں چہروں کی نورانیت، موت کے وقت بشارت کا حاصل ہونا یہ اس بحث کا اہم خلاصہ ہے اور اس کے ضمن میں آنے والے مضامین کی تصویر ہے۔

آخر میں ہم اللہ رب العزۃ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں اہل سنت بنایا اور ہم اس سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہم پر نعمت اور احسان پورا فرمائے اور ہمیں سنت کو تھامنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ہمیں سنت پر بلا کم و کاست عمل کی حالت میں اس دنیا سے اٹھائے۔

وآخر دعونا ان الحمد لله رب العالمين وسلام على المرسلين والله اعلم

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه اجمعين

(گزشتہ سے پیوستہ) میں چرب زبانی اور تیز لسانی سے لوگوں کو دھوکہ دے سکتا ہے لیکن کل قیامت کو یہ پارٹی، حزب، گروہ، چرب زبانی، تیز لسانی، منصب اور مذہب کسی کام نہیں آئے گا اس لئے انسان کو اللہ تعالیٰ اور آخرت سے ڈرنا چاہیے اور اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔ (ظاہری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری زیر طبع کتب

عنقریب منظر عام پر آرہی ہیں

- سنن ابی داؤد
- خطبات شیخ العرب والعجم
- خطبات حرم
- مقدمة بدیع التفاسیر (اردو)
- لا اله إلا الله محمد رسول الله
- کتاب التوحید
- قصص النبوی (عربی اردو)
- کتاب الدعاء
- صحیح صلوٰۃ الرسول
- صحیح فضائل اعمال (عربی اردو)
- صحیح فضائل صحابه (عربی اردو)
- والدین کی نافرمانی، اسباب وعلاج
- جھوٹ، اسباب وعلاج
- قطع رحمی، اسباب وعلاج
- تربیت اولاد میں کوتاھی، اسباب وعلاج

مرکز البحوث العلمیہ والدراسات الاسلامیہ

اوکاڑہ - پاکستان